الله یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان فرخی اقتران کتاب لاجواب منظور نظر اولی الالباب حجۃ الہند المسمی بہ

تحفۃ الہند

مع رسالہ شیخ سلیمی

کتھا سلوکی

بتصحیح تام وتنقیح مالاکلام از اہتمام مبارک علی عرف اسد در لکھنو سنہ ١٣٣٩ھ

مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اُس ذاتِ پاک کا کس زبان سے ادا ہو سکے کہ جس نے رنگا رنگ خلقت کو پیدا کر کے آدمی کو سب سے اشرف بنایا اور اُس کو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکے وسیلہ سے حق کو ناحق سے جُدا کر کے اپنے مالک کی معرفت حاصل کرے اور اگر اِس نورانی چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سے بچا کر اسکی روشنی مین طرح طرح کے دینون اور مذہبون پر نظر کرے اور غور و فکر اور انصاف سے دیکھے تو بیشک جھوٹے دینون اور کھوٹے مذہبون سے بیزار ہو سچا دین حاصل کر کے مرضی پروردگار کا مطیع ہو جاوے اور جو کہ بسبب ہونے بنیاد انسان کے غفلت پر جُدا ہونا اس سچے موتی یعنے عقل کا تاریکی نفسانیت سے بہت ہی مشکل ہے اسواسطے بموجب حکمت کاملہ اپنی کے حضرات انبیاء علیہم السلام کو سب کا مرشد اور رہنما بنا کر بھیجا تاکہ دین پاک کو سب گندے دینون سے جُدا کر کے عام و خاص کو رہنمائی کرین اور ہر کسی کو شرک اور کفر سے نکالکر مومن اور دیندار بنائین خصوصاً ہمارے پیشوا سید المرسلین رحمة للعالمین حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کی ہدایت کے لیے کہ ہم سب کو باپ دادا کی رسمون کے اندھیرے سے نکال کر سیدھی راہ ہدایت کی اور مان باپ سے زیادہ مہربانی فرما کر ادنی نفع و نقصان دین اور دنیا کا بتا دیا۔ قربان ہون دل مرتی مہربان کے نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا اللّٰھم صلّ و سلّم علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد کہتا ہے بندہ محمد عبید اللہ[1] بیٹا منشی کوٹے مل متوطن قصبہ پائل[2] کا کہ یہ فقیر لڑکپن مین اپنے باپ کے جیتے جی گرفتار دین بت پرستی کا تھا اتنے مین رحمت الٰہی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا یعنی دین اسلام کی خوبیان اور ہندوؤن کے دین کی قباحتین میرے دل پر کھل گئین اور دل جان سے

[1] اسلام سے پہلے مصنف کا نام اننت رام تھا ۱۲ [2] پائل ایک بستی ہے راجہ پٹیالہ کے علاقہ مین اور وہان کفر کا بہت غلبہ ہے چنانچہ وہان کے ہندو اسکو بنارس ثانی کہتے ہین لیکن یہ شہر اسلام خیز ہے اکثر نو مسلم اسی شہر کے ہین اور یہ شہر لودیانہ سے ایک منزل ہے بطرف مشرق ۱۲

دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنے آپ کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار بندون مین گن لیا اور پھر دوبارہ عقل خداداد نے مشورہ دیا کہ دین مذہب کی تحقیق مین کہ ہمیشہ کے آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہے غفلت کرنا اور بے تحقیق صرف باپ دادا کی رسم سے گمراہی کے جال مین پھنسے رہنا کمال نادانی ہے بس یہ خیال کرکے مشہور اور رواجی دینون کا حال دریافت کرنے لگا اور بدون عایت کسی دین کے ہر مذہب مین فکر اور خوض کیا ہندؤن کے دین کو بخوبی تحقیق کیا اور اُنکے بڑے بڑے پنڈتون سے گفتگو کی اور دین نصاریٰ کے اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کی کتابین بھی دیکھین اور عالمون سے بات چیت کی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاؤ کسی دین کے سوچا اور خوب چھانا سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا۔ سوائے دین اسلام کے کہ خوبی اُسکی اچھی طرح ظاہر ہوگئی کہ پیشوا اس دین کے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیون اور اخلاق کے ساتھ موصوف ہین کہ زبان اُسکے بیان سے عاجز ہے اور اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کے اندر ہین جو کوئی معلوم کرتا ہے وہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اُسکی ایسی نہین ہے کہ جس مین معبود حقیقی کی طرف توجہ نہ ہو الحاصل اللہ کی عنایت سے حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اُجالے اور اندھیرے کے جدا جدا ہوگیا کہ ہر چند بہت مدت سے دل ساتھ نور اسلام کے منور اور مُنھ ساتھ کلمہ شہادت کے معطر تھا لیکن نفس اور شیطان نے عیش و آرام دنیا کے لیے بنیاد کی زنجیر مین جکڑ رکھا تھا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سے خراب ہا آخر جذبہ توفیق الٰہی کا زبان حال فرمانے لگا کہ اس گوہر بیبہا کو کب تک پردہ کی صدف مین اور اس اثر راحت افزا کو کہاں تک حجاب کے صندوقچہ مین رکھیگا۔ اس موتی کو گلے کا ہار بنانا چاہیئے اور اس عطر کی خوشبو سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور علماء باعمل نے بھی فتویٰ دیا کہ دین اسلام کو چھپانا اور لباس اور وضع کفار کی رکھنا جہنم کو پہنچاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چونسٹھ مین دن مبارک عید الفطر کے آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سے نکل کر جلوہ گر ہوا اور بھائی مسلمانون کے ساتھ عید کی نماز ادا کی فللہ الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ اور مدت سے یہ خیال تھا کہ واسطے فائدہ عام کے بیان حقیقت دین اسلام اور ملت ہنود مین کچھ لکھا جاوے کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف کی نظر سے دیکھے حق اور باطل اُسپر کھل جاوے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹھ مین یہ رسالہ مختصر مسمیٰ تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودھیانہ کے چھاپہ خانہ مین چھاپا گیا۔ لیکن چونکہ اُس مین بعضے الفاظ اور عبارات مشکل تھی اور کسی کی سمجھ مین نہ آتی تھی اور حالات تحقیقیہ بعضے بزرگون کے جیسے برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کے دولت اظہار اسلام کو پہنچے تھے اس مین درج کرنے منظور تھے سو باشارہ بعضے یاران ہمدمی مثل مولانا و اولٰنا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق جناب میر احمد صاحب متوطن بستی قاضی اور جناب فیضمآب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب متوطن قصبہ جھنجانہ وغیرہم کے اس کتاب کے بعضے مشکلات کو آسان کرکے اور

---

۱ یعنی مالیرکوٹلہ مین کہ پٹھانون کی بستی ہے ۱۲ ۲ چونکہ اس کتاب مین اکثر بیان دین ہنود کا ہے اور بعضی رسوم ہنود کہ مسلمانان ساکنین دیار ہند مین رواج پارہی ہین انکا رد بھی اس مین ہے اور عبارت بھی اُسکی ہندی ہے اس واسطے اس کا نام تحفۃ الہند رکھا گیا۔ ۱۲ منہ

بعضی عبارات بدون فوت ہونے مطلب کے کم زیادہ کرکے اور بعضے مضمون در حقیقت عجائب کہ خوبی اُنکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہو اس مین شامل کرکے مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کے جو علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف رہتے ہین سنہ ١٢٧٢ ہجری مین بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا تھا جو کہ نسخے قلیل طبع ہوئے تھے اور طالب اُسکے کثیر تھے بقول شخصے یک انار صد بیمار تب برادر محمد عبد القادر نے کہ جنکے اوصاف آیندہ مرقوم ہین اپنی فرمایش سے مطبع ہاشمی مین باہتمام محمد ہاشم علی کے سنہ ١٢٧٤ ہجری مین طبع کرائی پھر بار سوم سنہ ١٢٨٥ھ مین بہزار صحت الفاظ وحرف باہتمام عبد الواحد عثمانی شہر بھوپال مطبع سکندری مین چھپی - یہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر **پہلا باب** اعتقاد کے بیان مین - **دوسرا باب** عبادات مین - **تیسرا باب** معاملات مین - **چوتھا باب** ہندوؤن کے اعتراضون کے جواب مین - **خاتمہ** بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے - اب انا یان صاحب شعور سے اُمیدوار ہون کہ تعصب اور طرف داری کو ایک طرف کرکے بدون رعایت کسی کے اس کتاب مین غور اور فکر سے نظر کرین جب حقیقت حال کھلجاوے تو حق کے قبول کرنے اور ناحق کے چھوڑنے مین دیر نفرمائین اور صرف باپ اور دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل مین آوارہ نہ رہین خیال کرنا چاہیئے کہ حق تعالی نے جو شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لئے بخشا ہی تو اس صورت مین لازم ہی کہ دین کے اختیار کرنے مین کسی کی تقلید کا گرفتار نرہے بلکہ جس طرح دنیا کے کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشی کے ساتھ کاروبار کرتا ہی اور جس صورت مین تھوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اُس صورت مین کسی اپنے اور بیگانے کی نہین سُنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اُس سے دین کے کامون مین بھی کہ اُس کا فائدہ ہمیشہ رہنے والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجا لاوے اور اندھون اور باؤلون کی طرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوے مبادا کہ اس غفلت اور نادانی سے ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہووے

غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فروتر از ین ست
غم دنیا مخور کہ بیہودست
ہیچکس در جہان نیاسودست

اکثر ہندوؤن کو کہتے سُنا ہی کہ اپنا دھرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کے دانہ کے برابر دوسرے کا دھرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بھی اپنا دھرم نہ چھوڑے - لیکن تعجب یہ ہی کہ یہ قاعدہ صرف دین اور دھرم کے بارے مین جاری کرتے ہین اور دُنیا کے اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسی کا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کرکے دولتمندی اور نام آوری کو چھوڑ دین بلکہ جس طرح بن پڑے مال و دولت کے حاصل کرنے مین نہایت محنت اور کوشش کرتے ہین اور دین کے ہر امر مین ہر چند کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کی طرح روشن ہو جاوے اُسوقت جھوٹا عذر بزرگون کی پیروی کا پیش لاتے ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا چاہیئے - سوائے اس کے کہ ان لوگون نے دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھ رکھا ہی حالانکہ بموجب مذہب ہندوؤن کے بھی بلکہ تمام دین والون کے نزدیک دُنیا کے عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کے آگے کچھ حقیقت ہی نہین رکھتے

دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ
ای ہیچ بہر ہیچ در پیچ

اللہ فرماتا ہی وما ھذہ الحیوۃ الدنیا

اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنی اور دنیا کا جینا یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا اور پچھلا گھر جو ہے سو وہی ہے جینا اگر یہ سمجھ رکھتے ہوں اور مطلب کے شروع سے پہلے کتنی التماس بیچ خدمت دیکھنے والوں اس رسالہ کے کرتا ہوں * پہلا التماس ہندوون کے بزرگون کی روایات اور حکایات کہ اس کتاب میں لکھی گئی ہین ایسے اور بہت قصے انکی پوتھیوں میں مذکور ہین یہان تھوڑے سے بطور نمونہ کے لکھے گئے۔ لیکن وقت گفتگو اور مناظرے کے بعض ہندو بعضے اُن حکایات سے صاف انکار کر جاتے ہین اور اکثر اہل اسلام کہ انکی کتابون سے واقف نہین ہین اُس کے جواب مین چپ ہو جاتے ہین اسواسطے مناسب یہ ہے کہ وقت گفتگو کے اول سرسری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کے اُن حکایات کو ہندوؤن سے پوچھا جاوے تو صاف صاف سچ کہدینگے جب وے اقرار کرلین پھر جو گفتگو منظور ہو سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنے مذہب سے واقف نہین ہین اسواسطے بھی اُن باتون سے انکار کردیتے ہین دوسرا التماس جس جگہ کہ اس کتاب مین کوئی برا کام ہندوؤن کے بزرگون کے نام منسوب ہے اُس پر یقین ہی نہ کر بیٹھین کیونکہ احتمال ہے کہ شاید انکے بزرگون مین بعضے اشخاص مومن اور مقبول بارگاہ الٰہی ہوئے ہین اور یہ باتین کہ انکی نسبت انکی پوتھیون مین لکھی ہین صرف جھوٹ ہون۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس ملک مین حق تعالےٰ کی طرف سے بعضے انبیاء بھی مبعوث ہوئے ہون لیکن بہر حال جسدن سے خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین پچھلے دین سب بھیجے گئے منسوخ ہی ہوگئے ۱۲ تیسرا التماس جب کسی ہندو سے دین کی بابت مباحثہ کرنا منظور ہو تو اُس مین یہ باتین منظور نظر عالی رکھین کہ سچے دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر ہو جاوے اور بھولا ہوا ہدایت پاوے اور مباحثہ سے کوئی غرض نفسانی یا تعلقہ زبانی منظور نہ ہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کرے آپ صبر کرین اور انکے بزرگون کو حقارت اور گالی گلوچ سے یاد کرین کہ اس مین کچھ فائدہ نہین بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور ہے چوتھا التماس اس کتاب مین بعضی فصلون کا مطلب موقوف ہے بعضی فصلون دوسری پر سوچاہیئے کہ اوّل سے آخر تک ترتیب وار اس کتاب کو حتی المقدور ملاحظہ فرمائین پانچوان التماس اکثر حکایات اور قصص کو مین نے مختصر کرکے لکھا ہے تاکہ کتاب دراز نہوجائے لیکن اصلی مطلب کو گم ہونے نہین دیا اس بات کو مضر مقصد نہ جانین چھٹا التماس غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط بیان مذہب ہنود ہی کا نہین ہے بلکہ واسطے فائدہ مسلمان بھائیون کے اکثر مسائل ضروری دین اسلام کے بھی اس مین بیان ہوئے ہین سوچاہیے کہ جو شخص اہل علم اسکے مضمون سے واقف ہون دوسرے مسلمانون کو کہ اَن پڑھے ہین اس کے مضمون سے واقف کرین۔ انشاء اللہ ثواب عظیم پاوینگے۔ اور اس کتاب مین ایسے عمدہ مسائل ضروری بیان ہوئے ہین کہ خوبی انکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ساتوان التماس اس کتاب مین بعض جگہ پر واسطے ضیافت طبع ناظرین کے گفتگوئے ظرافت آمیز بھی کی گئی ہے اس گستاخی کو معاف فرمائین اور جہان کہین حکایات ہنود مین بیان فسق و فجور وغیرہ کا ہے ایسے مضمون کو عورتون کی بھری مجلس مین نہ سنائین

ف سوط اللہ الجبار مین بھی موجود ہین ۱۲ ۞ تفصیل انکی سوط اللہ الجبار مین دیکھیے ۱۲

آٹھوان التماس درود شریف پڑھ کر اس مسکین کے حق مین اور میرے اُستادون اور دوستون اور مالک مطبع اور سارے مسلمان مرد اور عورتون کے حق مین دعا فرماوین کہ حق تعالیٰ بطفیل حبیب اپنے کے دنیا و آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کیواسطے دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور کہتا ہے تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہووے۔

بماند سالہا این نظم ترتیب
زما ہر ذرہ خاک افتدہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند درکار این مسکین دعائے

نوان التماس ۔ اس کتاب مین اگر کہین غلطی معلوم ہووے اصلاح فرمائین۔ **دسوان التماس** یہ ظاہر ہے کہ اگر دنیا مین ہزار برس عمر پاوے آخر ایک دن دنیا کو چھوڑنا ہی پڑے گا سو سب بھائی مسلمانون کو چاہیئے کہ موت کو یاد رکھین اور آسایش جہان گزران کو چھوڑین اور عاقبت کے سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادائے نماز روزہ وغیرہ عبادات مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف کے خرچ کرین اور تلاوت قرآن شریف بامعنی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح و استغفار اور درود مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتے رہین اور واسطے تہذیب اخلاق کے مضمون کتاب احیاء العلوم ۔ کیمیائے سعادت و منہاج العابدین وغیرہ پڑھتے سنتے رہین اور اتباع سنّت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکھین اور اس برابر کوئی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نے سنّت کو بدعت بدعت کو سنت سمجھ رکھا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ من تمسّک بسُنّتی عند فساد اُمتی فلہ اجر مائۃ شہید یعنی جو کوئی میری سنّت کو مضبوط کر کے پکڑے جسوقت مین کہ میری اُمّت بگڑ جاوے تو اُس شخص کے لیئے سو شہید کا ثواب ہی سو چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کو سچّا سمجھ کر سب سنتون کے زندہ کرنے مین خصوص رانڈون کے نکاح مین بہت سعی کیا کرین اور بھاجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سے دور کرین اور موت کو یاد رکھین اور جو علماء نفسانی اور طالب دنیا ہون اُنکی بات پر اعتماد رکھین اور اپنے دنیا کے سب کام مین مثلاً بیاہ شادی مرنے وغیرہ مین اتباع سنّت نبوی کو ہاتھ سے نہ چھوڑین اور جو رسم باپ اور دادا کی سُنّت نبوی سے ثابت نہو اُسکو ترک کرین اور حضرت کے اہلبیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحاء سے محبّت رکھین ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

باب پہلا اعتقاد کے بیان مین

اس مین آٹھ فصلین ہین۔

فصل پہلی خدا تعالےٰ کی پہچان مین

ہم سب مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہین کہ پیدا کرنے والا اور مالک سارے جہان کا ایک ہے۔ اللہ اس کا نام پاک ہے کوئی اس کا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہوں تو جہان کا بندوبست بگڑ جائے اور سب لڑائیان اور کمال اُسکی ہین

ؕ حدیث کے الفاظ یہ ہین آمین ولک مثل ذلک یعنی اے اللہ اس دعا کو قبول کر اور اے دعا کرنیوالے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو ۱۲ ؕ کہ حقیقت مین اللہ کا عشر ۱۲

اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کیونکہ عیب لائق خدا ہونے کے نہین ہوتا اور کسی کام مین کسی کا محتاج نہین نہ کسی جن
اور آدمی کا نہ کسی فرشتے کا کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو سارے جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکھنی اور سب کی فریاد
سننی اور سب کو رزق پہنچانا اور سبکی حاجت روا کرنی اُس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت
مین اُس سے بے پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اسی کی طرف حاجت ہی اور خدا تعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ
چیز اندھیرے مین ہو خواہ اُجالے مین خواہ زمین مین خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سے
ابد تک ہر چیز کا احوال جس طرح جس وقت جس مکان مین جو کچھ گزرا اور گزرے گا خدا تعالی کو سب معلوم ہی یہان تک کہ ہر
کسی کے دل کے بھید بھی جانتا ہی کسواسطے کہ اگر کسی چیز کو نجانتا تو لائق خدائی کے نہوتا اور اُس کا جاننا آدمیون اور جنون
اور فرشتون کے جاننے کے مانند نہین ہی کیونکہ ان سب کو جو کچھ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی کے بتانے سے معلوم ہوتا ہی اور
عقل و حواس کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی اور کسی وقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت
مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حق تعالی کو سب کچھ آپ ہی بغیر بتلائے اوسکے اور بغیر وسیلہ عقل و حواس کے معلوم ہی اور ہر
چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکھون کے دیکھتا ہی کوئی چیز کسی وقت مین اُسکی نظر سے باہر نہین یہانتک
کہ اندھیری رات مین چیونٹی کے پاؤن کو بھی دیکھتا ہی اور سب کچھ بغیر کانون کے سنتا ہی یہان تک کہ چیونٹی کے پاؤن کی
آواز بھی سُنتا ہی اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہی جو چاہے سو کرے فقط اُس کے ارادہ سے اور ایک حکم کُن[1] سے سارا جہان
پیدا ہوا ہی اور چاہے ایک حکم سے سب کو فنا کر دے اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدائی کے لائق نہوتا اور اُسکی قدرت ایسی
نہین جیسی آدمیون اور جنون اور فرشتون کی قدرت ہی کسواسطے کہ یہ سب اللہ کے محتاج ہین آپسے کچھ نہین کر سکتے اور
اُنکی قدرت ضعیف کسی وقت مین چلتی ہی کسی وقت مین نہین چلتی لیکن اللہ تعالی کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدا تعالی نے
نہ کسی کو جنا ہی اور نہ کسی نے اُسکو جنا اور نہ کسی کا بھائی ہی اور نہ کسی سے ناتہ رکھتا ہی غرضکہ خدا تعالی کے مانند اور کوئی چیز
نہین ہی خدا تعالی بیچون اور بیچگون اور بے شبہہ اور بے نمون ہی اور جو کوئی کہے کہ خدا تعالی کو آنکھون سے دیکھا تو اس جہان
مین ثابت نہین ہوا پھر تم نے خدا تعالی کو کس طرح سے پہچانا ہی - سو اسکا جواب یہ ہی کہ ہم نے اللہ تعالی کو اُسکی مخلوقات کو
دیکھ کر پہچانا ہی مثلاً رنگے ہوئے کپڑے کو دیکھ کر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنے والا ہی اور خط کو دیکھ کر اُس کے
لکھنے والے کو پہچان لیتے ہین کہ کوئی شخص اسکا لکھنے والا ہی کیونکہ بنا لکھنے والے کے لکھا نہین ہو سکتا اور تخت کو دیکھ کر بڑھئی
کو پہچان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانے والا ہی - پھر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک
پانی ہوا آگ درخت دریا پتھر لکڑی حیوان انسان بادل مینہ پھول پھل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ
کو دیکھ کر اُنکے پیدا کرنے والے کو کیونکر نہین پہچانے گا - دوسرے ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش
کے مطابق نہین ہوتا پھر ہمارے اُس ارادہ کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ دینے والا خدا ہی اور آدمی یہ خیال کرے کہ کوئی ہستی

[1] کُن لفظ عربی کا ہی اس کے معنی ہین ہو جا ۔

کے آگے اُس کا نام و نشان بھی نہ تھا پھر پہلے منی کا قطرہ ہوا اُس سے آدمی بنا یہ کس نے بنا دیا اگر جانتا ہے کہ اپنا بنانیوالا آپ ہے تو یہ خیال کرے کہ اسوقت کہ موجود ہے اپنے بدن پر ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلے اسکا نام و نشان نہ تھا اپنے آپ کو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنے والا یہ آپ نہین کوئی اور ہے سوا اسکے پس وہی خدا ہے جسنے سب کچھ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکھا کرے تو اللہ تعالی کے وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندوؤن کے خدا تعالی کی شناخت مین بہت اختلاف ہے چنانچہ کچھ بیان اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین آوے گا انشاء اللہ تعالی اور کچھ بیان یہان بھی ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ از روئے دین ہندوؤن کے خدا دو طور پر ہے ایک نرگن[1] یعنی جسکو کچھ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا۔ اور کہتے ہین کہ نرگن اُسوقت ہوتا ہے جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہے اور اُسکی اُس حالت کا بیان کچھ نہین ہو سکتا۔ اور سرگن اُسوقت ہوتا ہے جب اُس کا پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا[2] کی جنبش ہوتی ہے تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اُس مین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سے برہما کی صورت مین ظاہر ہو کر خلقت کو پیدا کرتا ہے اور ست کی جہت سے بشن[3] کی صورت مین ظاہر ہو کر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی رو سے مہادیو کی صورت مین ظاہر ہو کر خلقت کو فنا کرتا ہے اور مفصل یہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تو گویا برہما۔ بشن۔ مہادیو یہ تینون[4] دیوتے بقول ہندوؤن کے مظہر اور نائب خدا بلکہ ایک خدا کے تین خدا اور بالکل حاکم و مختار سارے جہان کے ہین اس مقام مین ایک بات تو سمجھنا چاہیئے کہ اوّل تو سوائے اللہ کے اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ تینون نائب[5] خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک نہایت ضرور ہے کہ یہ تینون

ف۱ لفظ نر بکسر نون و سکون رای مہملہ بمعنی نفی می آید و لفظ سر بفتح سین مہملہ و سکون رای مہملہ بمعنی معیت می آید و گن بضم کاف فارسی و سکون نون بمعنی صفت است پس معنی نرگن بے صفت و معنی سرگن با صفت است ۱۲ ف۲ بقول ہنود ان چون پیدا شدن شیء بالقوہ پیدا کردن بیوند مشہود آنرا مایا گویند و بیدانتی او را بزبان ایشان اگیان میگویند بفتح ہمزہ و تشدید کسر کاف فارسی و فتح یای تحتانی و الف و سکون نون و تو عدم پیدا کردن بالعجیب شکلت میگویند بکسر موحدہ و جیم فارسی مشددہ و ہاے مختفی و یای مجہول و سکون یای فارسی و فتح شین معجمہ و سکون کاف و تای مثناۃ فوقانی پس مایا دو جز دارد یکے اگیان دوم بچہیپ شکت ۱۲ منہ و معنی مایا کے بہت ہین گویا یعنی مہربانی موہ بواو مجہول یعنے دوستی چھل یعنی فریب ہوکھا یعنے غرور ستیت یعنی دولت بھول یعنی غفلت ۱۲ ف۳ صحیح وشن است بکسر واو و سکون شین و ضم نون کہ این ضمہ مثل واو معروف خواندہ شود و مشہور بشن است ۱۲ ف۴ اندرمن کہتا ہے کہ یہ تینون بتلائے ہوئے اُسکے ہین اور بشن و نون تسلیم اشرف ہے کہ اوتار ہے اور بیدون مین تصریح ہے کہ یہ تینون کوئی موجود نہین ہین صرف اسمائے صفاتی خدا کے ہین انتہی مختصراً ۱۲ اسوط الجبار جلد دوم صفحہ ۱۴۔ اور اُسمین ہے صفحہ ۳ کہ مہابھارت مین ہے کہ گنگا نے آٹھ بشن کو راہ مین متفکر دیکھ کر حال پوچھا بولے بشسٹ کی بددعا سے ہم زمین مین جائین گے اگر تیرے پیٹ سے پیدا ہون تو خوب ہے اور تو ہم کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالے۔ گنگا نے کہا کہ ایک کو رکھ لونگی تاکہ شوہر کی صحبت کرنی ضائع نجائے آٹھ بشن اسپر راضی ہوئے اور وعدہ کیا کہ تیرے اُس آٹھوین فرزند کو ہم اپنی صفات سے آٹھوان حصہ دینگے اور سو وہ آٹھوان بیٹا بھیکم تھا انتہی مختصراً اور اُسمین ہے صفحہ کہ مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین ہے کہ آخر مدگار نے بشن اور برہما کو خلائق کی بہبلی کے لیے پیدا کیا ہے اور اُس مین صفحہ اسی فصل سے کہ جگدیس یعنی خدا نے برہما کو کنار مین لیکر کہا کہ کاروبار خلائق کا بیچ تجکو سونپا اور کہن تیری پیدایش برہما کی فکر سے فارغ ہوا اور اسی مین صفحہ مہابھارت کی فصل راج دھرم سے کہ مہادیو اور نارائن جھگڑتے ہوئے آپس مین لپٹ گئے اور خلائق مین فساد ہوا آخر کار برہما نے صلح کرائی اور ایک دوسرے کو کنار مین لیا۔ نارائن نے مہادیو سے کہا کہ رنجیدہ خاطر نہونا تیرے ترسول کا داغ میرے سینے پر اچھا معلوم ہوگا اور تیرے گلے پر بھی جو میرے پکڑنے سے ہوگئی ہے زینت بخشے گی اور اُسی مین ہے صفحہ کہ مہابھارت کے سبھد دھرم مین ہے کہ جب قیامت ہوتی ہے جگدیس یعنی جہان کا خداوند سب موجود کو نگل لیتا اور سو جاتا ہے اور جب جاگتا ہے پھر اسی طرح ہو جاتا ہے اور جگدیس کیلئے جہان مین ہوتا ہے رو بیدہ روز و بصورت گراز بزرگی اور ساتھ گھوڑے کے اور ہاتھ مانند آدمی کے مختصراً از ترجمہ ۱۲ منہ ف۵ اندرمن کہتا ہے کہ خدا نے فرشتون کو نائب کیا اُسکا جواب یہ ہے کہ فرشتون کو نائب نہین بنایا بلکہ پہلون کو ہلاک کر کے اُن کا خلیفہ کیا اور ملائکہ محض بطور کار پردازان اور عاملون کے ہین پیدائش عالم اور صفات الوہیت مین اُنکو قطعاً کچھ دخل نہین انتہی مختصراً مطلع منیر ۱۲

ف اندرمن کہتا ہے کہ [illegible] اعتقاد دو [illegible] بشن و تا خدا [illegible] برہما مہادیو [illegible] [illegible]

عاقل منصف اور اچھی صفتون سے موصوف اور بُری صفتون سے پاک ہون لیکن ہندؤن کے دین سے ان تینون کے اوصاف ایسے ظاہر ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بھی اُنکی بیعقلی پر ہنسے چنانچہ اسمین سے بہت ہی کم بطور نمونے کے لکھے جاتے ہین مہابھارت[۱] مین لکھا ہی کہ اَتری مُنی کی جورو بہت نیک تھی یہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اُسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اُس کے دروازے پر بھیک مانگنے گئے وہ بیچاری بھیک دینے کو باہر آئی یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم کیا بھوکے ہین کہ ایسی بھیک لین گے ہان اگر ہم کو اپنے گھر مین لیجا کر ننگی ہوکر ہم کو کھانا کھلاوے تو ہم ٹھیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت لیکر ان تینون کو اپنے گھر مین لے گئی جب کھانا کھلانے لگی اُس عورت نے اُن کے بدن پر پانی چھڑکا یہ تینون چھوٹے لڑکے بن گیے انتہی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ یہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسے تھے کہ ایک عورت کے جادو سے لڑکے بن گئے (کلام پورا ہوا) بھلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک ہوسکتا ہی اور کارتک[۲] مہاتم اور پدم پوران مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ اندر[۳] دیوتا مہادیو کے درشن کو کیلاس[۴] پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹھا ہی اندر نے اُس سے پوچھا کہ شو[۵] یعنی مہادیو کہان ہی اُس نے اندر کی بات کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا۔ اندر نے خفا ہوکر اُسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اُسیوقت راکھ ہوگیا۔ اندر حیران رہ گیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تھا۔ مہادیو نے چاہا اندر کو جلا کر راکھ کر ڈالے اتنے مین برہسپت کہ سارے دیوتاؤن کا پیر مرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنے لگا اور بہت عاجزی سے اندر اور برہسپت نے مہادیو کو بہت سراہا تب مہادیو نے اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمھاری مراد ہی مجھ سے مانگو۔ اُن دونون نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ یہ غصہ کی آگ جو تمھاری آنکھون مین بھڑک رہی ہی اُسکو دبا لیجیے مہادیو نے کہا کہ یہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اس کو کہین اور جگہ پھینک دیتا ہون پھر مہادیو نے اُس غصہ کی آگ کو سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہی وہان پھینک دیا وہ آگ وہان پڑتے ہی ایک لڑکے کی صورت بن گئی اور اُس لڑکے نے رونا شروع کیا۔ اُسکی آواز کی ہیبت سے زمین و آسمان مین بھونچال پڑ گیا۔ برہما وہان آیا سمندر نے برہما کی تعظیم بجا لاکر اُس لڑکے کو برہما کی گود مین رکھدیا اور کہا کہ اِس کا نام آپ ہی رکھ دیجیے۔ اس سعادتمند لڑکے نے برہما کی ڈاڑھی ایسے زور سے پکڑی کہ برہما کی آنکھون سے جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اُسوقت برہما کی آنکھون سے جل نکلا تھا اُس لڑکے کا نام جلندھر رکھا اور شنکر[۶] دیوتا کہ سارے دیتون کا گروہ ہی بلا کر کہا کہ جلندھر کو سب دیتون کا راجہ بنا دے اور برندا نام عورت سے کہ کال نیمی[۷] دیتون کے سردار کی بیٹی ہی اُسکا بیاہ کردے شنکر نے بموجب حکم برہما کے اسی طور کیا اور جلندھر اسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا۔ اور زمین کے سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ تھا

[۱] یہ روایت دین حق کی تحقیق مین ہی۔ مہابھارت کا لفظ شاید غلط لکھا گیا ہو اور پنڈت بشن کنوار ساکن چھپرا سیون نے کہا کہ یہ روایت مہابھارت کے بن پرب مین ہی ۱۲ [۲] کارتک نام ماہ کا اور کارتک مہاتم نام کتاب کا کہ کارتک کے مہینے مین ہندو اُسکو برہمن سے سُنا کرتے ہین ۱۲ [۳] اندر نام دیوتا کہ بقول اُنکے سُرگ یعنی بہشت کا راجہ ہی ۱۲ [۴] کیلاس بفتح اول بقول ہنود نام پہاڑ کہ مہادیو کے رہنے کی جگہ ہی ۱۲ [۵] شو بکسر شین معجمہ و سکون واو نام مہادیو است و مشہور ست بہ شب ۱۲ [۶] شُکر بضم شین معجمہ و تشدید کاف و سکون را نام ستارہ کہ آنرا زہرہ گویند بقول ہندوان مُرشد جمع دیتان یعنی جنیان است ۱۲ [۷] کال نیمی بفتح کاف و سکون الف و لام و کسر نون و یائے مجہول و کسر میم و یائے معروف نام سردار دیتان یعنی جنیان ۱۲

کہ کوئی دیت اور دیوتا اُس کے مقابلے کا نہ تھا تب اُسکو بہت سا غرور اور تکبر پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سے نکال دیا۔
اس بات سے سارے دیوتاؤن نے غمناک ہو کر یہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے اُنکو بشن کے پاس بھیجا۔ بشن کو جلندھر کا
ہلاک کرنا منظور ہوا۔ نارد دیوتا کہ بشن کا دل ہے اُس نے بشن کا یہ ارادہ دریافت کر کے یہ سوچا کہ جلندھر بغیر مہادیو کے اور کسی کے
ہاتھ سے مارا نہین جائیگا۔ پھر نارد نے حیلہ کیا کہ جلندھر سے جا کر کہا کہ سب اسباب بادشاہت کا تیرے گھر مین موجود ہے لیکن
پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جب تک وہ تیرے ہاتھ مین نہ آوے تو کچھ لطف نہین ہے جلندھر نے مہادیو سے
پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا۔ چنانچہ مہادیو اور اُنکے صاحبزادے سے جلندھر مین سخت لڑائی ہوئی۔ برہما بشن
اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچے پر جلندھر کے آگے سب عاجز ہوئے پھر بشن نے اپنے دل مین سوچا کہ برندا اس جلندھر کی جورو
بہت نیک اور جتی ہے جبتک اُسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندھر نہین مریگا۔ پھر بشن نے اپنے آپ کو جلندھر کی صورت بنا
اُسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے اُس کا جت توڑ دیا تب جلندھر مہادیو کے ہاتھ سے مارا گیا۔ جب برندا جلندھر کی جورو
کو بشن کا یہ فریب معلوم ہوا اُسنے بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتھر بن جا بشن اُسکے سراپ سے پتھر بن گیا جسکو سالگرام
کہتے ہین اور گنڈک ندی کے مین جا پڑا۔ چنانچہ اب اُس ندی مین سے پتھرون کو لا کر پوجتے ہین۔ القصہ برندا جلندھر کی جورو اس غم سے
آگ مین جلکر راکھ ہو گئی اور اُسکی راکھ سے تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نے برندا کے وصل سے بہت مزہ لوٹا تھا اور برندا پر عاشق
ہو گیا تھا اُسکے جل مرنے سے بہت اُداس ہوا اور بیتاب ہو کر اُسکی بھسم یعنی راکھ پر آبیٹھا اور بیقرار ہونے لگا۔ دوسرے دیوتاؤن نے
یہ حال دیکھ کر تلسی کی پتی اُسکے اُوپر رکھی چونکہ تلسی بھی بشن کی معشوقہ کی راکھ سے ظاہر ہوئی تھی اُس سے بشن کے دل کو تسلی ہوئی
چنانچہ آب تلک جو لوگ بشن کو پوجا کرتے ہین سالگرام پتھر کو بشن کا روپ سمجھ کر پوجتے ہین اور تلسی کی پتی اُس پر چڑھاتے ہین یہ
قصہ مختصر تمام ہوا۔ اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑے خوش اخلاق تھے کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان
پر لازم ہوتی ہے اندر اُنکی زیارت کو گیا اُسکو جھڑک کر بے عزت کر دیا کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے فرد بیک ترش روئی برا فع صد مہمان
بس ست بچین ابروی چوب دربان ست صاحب خانہ لاہ اور عاجز اور مغلوب الغضب ایسے تھے کہ اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکے
اور برہما ایسا عاجز تھا کہ ایک لڑکے سے اپنی ڈاڑھی چھڑا نہ سکا بلکہ چشم پر آب ہوا اور بشن نے دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کے
عشق مین عاجز و بیقرار ہوا اور اُس کی بددعا سے پتھر بن گیا چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکھ کر اُسکی پوجا
کرتے ہین یہ اُسکی زنا کی نشانی ہے کہ ہندوؤن کی عبادت مین داخل ہے اور نارد نے کہ بشن کا دل ہے جلندھر کو بہکا کر
مہادیو کی جورو کا سوال کروایا۔ بیچارے مہادیو کی عزت کو بٹا لگوایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون کہ بقول اُنکے
سارے جہان کے مالک مختار مین ایک جلندھر کے قتل کرنے سے عاجز ہو گئے پھر ایسے فریبی انسانی اور عاجز شخصون کو
نائب خدا بلکہ خدا اور مختارِ کل سمجھنا محض جہالت اور ضلالت ہے اور سوائے بدبختی ازلی کے کیا تصور کیا جائے اور سنو کہ ان کے

سه سورگ بضم سین مہملہ و اشمام واو معدولہ و بسکون را و کاف فارسی نام تمام سکونت دیوتا ہائے کہ عوام الناس تعبیر بہ بہشت می کنند ۱۲ سه نارد نام
ایک دیوتا کا ہے کہ اُنکی کتابون مین اُس کے فریب اور دغا بازیان بہت لکھی ہین اور اُسکو بشن کا دل جانتے ہین یعنی ارادہ بشن کا اُس سے ظہور مین آتا ہے
اور ہندو بشن کو بھی بڑا فریبی جانتے ہین ۱۲ سه کیونکہ مہادیو کے غصہ کی آگ سے پیدا ہوا تھا ۱۲ سه جتی بفتح جیم و کسر تا مثناۃ فوقانی و سکون یا بے معروف صاحب عفت

بعضے اہل تواریخ کہتے ہین کہ ایک بار پاربتی مہادیو کی بیبی اٹنا مل کر نہلانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک پتلا بنا یا جس کا نام گنیش ہے اور اُس کو گھر کے دروازے پر بٹھایا تاکہ کسیکو اندر نہ جانے دے اتنے مین مہادیو باہر سے آئے گنیش نے اُنکو اندر جانے سے منع کیا مہادیو نے خفا ہو کر اُس کا سر کاٹ کر دور پھینک دیا۔ پاربتی اُس کے غم سے بہت روئی اور کہنے لگی کہ اسکو زندہ کرو مہادیو نے ہر چند گنیش کے سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتھی کا سر کاٹ کر گنیش کے جسم سے ملا کر زندہ کر دیا اور اُس کو یہ بڑے انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچھ کام کیا کرے پہلے تیرا نام لیوے اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرے پہلے تیری پوجا کر لے تب اُسکی وہ پوجا قبول ہو اس سے بھی مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پھر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہو سکے اور شیو پوران مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پھول نکلا اُس بیچ برہما پیدا ہوا۔ برہما اور بشن آپس مین جھگڑنے لگے برہما نے کہا تجکو مین نے پیدا کیا ہے بشن نے کہا مین نے تجکو پیدا کیا ہے اتنے مین آسمان سے ایک نور ان ظاہر ہوا اُس دھوئین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور اُس سے تو ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نے اُس دھوئین کی طرف غور سے نگاہ کی تو اس بیچ ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی برہما ہنس کی شکل بنکر اُس لنگ کی پیمائش کے لیئے اوپر کو اُڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا۔ دس ہزار برس تک دونون دوڑے گئے پر اُس لنگ کا انتہا نہ پایا۔ پس برہما نے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنے والا یہی ہے اُسوقت سے اُس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آجتک ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسے جاہل تھے کہ آپس مین جھگڑنے لگے اور ہر کوئی اپنے آپ کو دوسرے کا پیدا کرنے والا جاننے لگا اور پھر برہما نے اپنے خالق کو پہچانا تو اس طرح پہچانا کہ ایک بڑے آلت کو بسبب درازی اُسکی کے اپنا خالق سمجھ لیا اور دونون ملکر اُس آلت کی مقدار دریافت کرنے سے عاجز ہو گئے اور آلت کا دریافت کرنا اور اُسکے ناپنے مین اہتمام کرنا عقلمندون کا کام نہین بلکہ مسخرون اور بیحیاؤن کا کام ہے غرض ایسے شخصون کو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہے اور طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے شاسترون مین ان تینون کی ہجو لکھی ہے جیسا کہ پدم پوران مین لکھا ہے کہ برہما آہنکار یعنی متکبر اور مہادیو کا ماتر یعنی شہوتی ہے ایک بشن تو بیچارا پاک صاف ہے اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ بشن نے جلندھر کی جورو سے زنا کیا۔ سبحان اللہ یوترا ایسا ہی چاہیئے اور اسکند پوران مین لکھا ہے اشلوک شنبو دشن ماتری سے شودر دہ پرجاپتی شودروہات ترسندے ہوتر لن یانت ذارتن یعنی بشن کے درشن سے شو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہے اور مہادیو کی خفگی سے بلاشک بڑی دوزخ مین جاتا ہے اور بیدانت شاستر کہ بقول اُنکے سب شاسترون سے افضل ہے اُسمین یون لکھا ہے کہ اَبدیا یعنی نادانی کا سنبندہ یعنی پیوند خدا سے ہوا تب سے مخلوقات بن گئی یعنی معاذاللہ خدا نے آپ کو جیو یعنی حیوان سمجھ لیا اور بقول سانکھ شاستر کے جہان کا پیدا ہونا خدا سے

(۱) اس روایت کے خاتمہ کا مضمون اسکند پوران مین اور تمام مضمون کا حال شیو پران مین مذکور ہے اور پدم پوران اور شیو پوران اور اسکند پوران یہ تینون اٹھارہ پورانون معتبرین مین سے ہین جنسے اعتبار پنڈت ک اپکند اشر ہین ۱۲ سوط جلد ثانی ۱۲ (۲) گنیش بفتح کاف فارسی وکسر نون و یائے مجہول و سکون شین نام یکے از معبودان ہنود کہ سر اومثل فیل ست ۱۲ (۳) آہنکار یعنی انانیت آہنکاری آنکہ دعوی انانیت کند ۱۲ (۴) کاماتر شہوتی را گویند ۱۲ (۵) بدیا بکسر موحدہ وکسر دال مشددہ وفتح یائے الف یعنی علم والف در اوّلش نافیہ است یعنی ابدیا لاعلمی نادانی است ۱۲ (۶) سنبندہ بفتح سین مہملہ وسکون نون غنہ وفتح بائے موحدہ وسکون نون غنہ ودال مہملہ وہائے مختفی بمعنی پیوند ۱۲ منہ عفی عنہ

نہین بلکہ پرکرتی سے ہی چنانچہ اس کا بیان ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور بقول میمانس شاستر کے بھی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہان کا کام یعنے اعمال سے جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک کال یعنی زمانے پیدا ہونا جہان کا ہی اور بعضون کے نزدیک سبھاؤ یعنی خاصیت سے ہی غرض خلاصہ اُن کے اکثر شاسترون کا یہ ہی کہ خدا تعالی خالق کسی چیز کا نہین ہی سبحان اللہ عجیب بات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہی محض معطل اور بیکار جانتے ہین اتنا نہین بوجھتے کہ اگر اللہ تعالی معطل ہو تو سارے جہان کی خبر کون رکھے اور بقول اُنکے خدا تعالی کا ہونا نہونا برابر ہوا اور خدا سے کسی کو کچھ نفع نہ پہنچے نہ نقصان پھر اُس کے خدا ہونے سے کیا فائدہ اور لوگون کو برے کامون سے بچنا اور اچھے کامون کا کرنا کچھ ضرور نہ ہوا کیونکہ جو سارے جہان کا مالک ہی وہ تو بقول اُن کے کچھ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا دیوے نہ بدون کو سزا پھر کسیکو اُس کا خوف کیا رہا اور کسیکو اُس سے اُمید کیا رہی اور دوسرے جاننا چاہیئے کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچاننے اُسکی مخلوق کے نہین ہو سکتا کیونکہ جو کاریگر آنکھون سے نہ دیکھا ہو تو اُس کے کام کو دیکھکر اُسکا پہچاننا ہوتا ہی اسیطرح خدا تعالی کا دیکھنا آنکھون سے اس جہان مین غایت نہین ہوا ۔ آخر اُسکی مخلوقات کو دیکھکر پہچانا گیا ہی پھر جب کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہ ہو تو اُسکو پہچانئے کس طرح اور عجب تر یہ ہی کہ ہمارے جہان کا مالک دانا ۔ بینا ۔ شنوا ۔ خالق ۔ مدبر ۔ حی ۔ قیوم ہی اُسکو معطل جانتے ہین اور جہان کا پیدا ہونا سمجھتے ہین پرکرتی سے جو بقول اُنکے اندھی اور بےعقل ہی چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل مین اس کا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی یا سمجھتے ہین کرم سے جو فاعل اُسکی مخلوقات ہین اور وہ اُنکا فعل ہی یا سمجھتے ہین کال یعنی وقت سے جو وہ بھی بےشعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سے نادانی کی نسبت کرنی اور اُسکو جہان کی پیدائش کا سبب نہ سمجھنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہی معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان کا کام کس طرح چلے کوئی نادان خدا کو نادان نہ کہیگا یہان منصفون سے امید انصاف ہی کہ بغور تمام قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین کے اللہ صاحب کی صفتین کس طور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہندؤن کے کیا کچھ بیان واہی تباہی ہی ہمارے نزدیک اللہ تعالی ایسا علیم ؎ ہی کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندؤن نے اُسکے ساتھ نادانی کا بہتان جائز رکھا ہمارے نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان بخشنے والا سوا خدا کے اور کسی کو جاننا شرک ہی اور ہندؤن نے خدا کو معطل ہی ٹھیرایا استغفر اللہ الٰہی ہماری ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اس بات سے کہ تجھ عالم الغیب و الشہادۃ سے نادانی کی نسبت کرین یا تجکو معطل سمجھین اور سوا تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنیوالا و نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور سوا تیرے اور سے خوف اور امید رکھین ای پروردگار تو ہی ہی سب کا مالک اور خالق اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا اور عزت دینے والا اور ذلت دینے والا اور جزا دینے والا اور سزا دینے والا تو جو چاہے سو کرے کوئی تیرا شریک نہین سب تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین ۔ اگر ہندو اس مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچھ جانتا اور بغیر کانون کے سنتا اور بغیر آنکھون کے دیکھتا ہی اور خلقت کو پیدا کرتا ہی اور مہابھارت کے ادی پرب یعنے پہلے باب مین حق تعالی کی صفت مین یون لکھا ہی کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اُس نے پیدا کیا ہی اور وہ ہمیشہ

؎ یعنے جاننے والا چھپے اور کھلے کا جو چیز ہماری نظر سے چھپی ہی اللہ اُسکو بھی جانتا دیکھتا ہی اور اُس سے کوئی چیز کسی وقت مین چھپی نہین ۱۲

اور ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہ محیط ہی اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنیوالا ہی سو اسکا جواب یہی کہ یہ بھی تو تمھارے ہی بید اور شاستر سے ثابت ہوا ہی کہ خدا کچھ نہین کرتا چنانچہ ابھی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان اس بات کا اس باب کی ساتوین فصل مین دیکھ لو تو یہ اختلاف تمھارے ہی دین مین ہوا پھر جن شاسترون سے خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم انکو مردود سمجھو تو البتہ یہ بات تمھاری قابل سماعت ہو اور تم سب شاسترون کو ست یعنی حق کہتے ہو اسیواسطے یہ الزام تم پر باقی رہا اور تمھارے اکثر شاسترون کا خلاصہ تو یہی ہی کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدھا قول اسکے برخلاف ہوا تو کیا ہوا۔ اور دوسرے اُن کے دین مین لکھا ہی کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکے دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہی تو خدا تعالے ایک شکل اختیار کرتا ہی یعنے ایک جسم مین اُترتا ہی اسواسطے اسکو اوتار کہتے ہین سو بعضے کہتے ہین کہ چوبیس مرتبہ خدا تعالی نے جسم اختیار کیا۔ ازانجملہ دس اوتارون کو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اُن مین سے چار اوتار ست[۱] جگ کے زمانے مین ہوئے ہین پہلا مچھ اوتار کہتے ہین کہ سنکھاسر دیت برہما کے چارون بید[۲] کو چرا کر نکل گیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما نے لاچار ہو کر بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے مچھلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہ مین جا کر سنکھاسر دیپ کو مار کر بیدون کو اُس کے پیٹ سے نکال برہما کے حوالہ کیا۔ **دوسرا کچھ اوتار** کہتے ہین کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن نکالنے کے لئے چاہا کہ سمندر کو دہی کی طرح بلووین مندراچل پہاڑ کی رائی اور باسک[۳] ناگ کی اُس مین رسّی ڈال کر سمندر کو بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تھا پاتال کو جانے لگا دیوتا اُسکو سنبھال نہ سکے لاچار ہو کر بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے آپ کچھوے کی صورت پر ہو کر اُس پہاڑ کے نیچے تحت الثریٰ اپنی پیٹھ رکھی تب دیوتاؤن نے حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن یہ ہین انمرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر۔ مد یعنی شراب لچھمی یعنے بشن کی جورو۔ کام دھین[۴] گائے سپت مکھی یعنے سات منھ والا گھوڑا سورج کی سواری کا۔ چندرما یعنے چاند ۱۲۔ رنبھا پاتر یعنے عورت ناچنے والی جو اندر کے آگے مجرا کرتی ہی۔ کلپ برچھ یعنے درخت جو سرگ مین ہی۔ کوستبھ منی یعنی جواہر۔ دھنتر بید نام طبیب کا ہی۔ ایراپت نام فیل۔ دھنک یعنی کمان جو بشن کے ہاتھ مین ہی۔ سنکھ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتے ہین۔ **تیسرا باراہ اوتار** کہتے ہین کہ ایک دیت ساری زمین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کی طرح پر لپیٹ کر پاتال کو لے گیا بھگوان خوک کی صورت اختیار کرکے پاتال مین جا کے اُس دیت کو مار کے زمین کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا لایا۔ **چوتھا نرسنگھ[۵] اوتار** کہتے ہین کہ ہرن کسپ دیت نے لوگون سے کہا کہ تم میری عبادت کرو پر پرہلاد اُسکا بیٹا خداپرست تھا ہرن کسپ نے لوہے کا ستون آگ مین سرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے باندھے بھگوان نے اُسی وقت ایسے جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور آدھا پچھلا بدن اُسکا انسان کا تھا ظاہر ہو کر ہرن کسپ کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوئے ہین **پہلا باون اوتار** کہتے ہین کہ بھگوان نے بموجب التماس دیوتاؤن کے

---

[۱] ہندؤن کے نزدیک زمانے کے چار دورے مقرر ہین پہلا ست جگ۔ دوسرا ترتیا تیسرا دواپر چوتھا کلجگ ۱۲ [۲] بید بکسر موحدہ مجہول وبقول ہنود کتاب آسمانی کہ از دہان برہما برآمدہ است ۱۲ [۳] انکے ایک سانپ کا نام ہی کہ ہندو اُسکو دیوتا کہتے ہین ۱۲ منہ [۴] کام دھین بفتح کاف والف وسکون میم وفتح دال وہائے خفی وسکون یا و نون کہتے ہین کہ ایک گائے ہی بہشت مین جس سے طرح طرح کے طعام وغیرہ حاصل ہوں ۱۲ [۵] نر یعنی مرد و سنگھ بکسر سین مہملہ وسکون نون غنہ و کاف فارسی وہائے خفی بمعنی شیر ۱۲ منہ

بقدر باون انگلی کے جسم اختیار کرکے راجہ بل کو کہ بہت عادل اور خوش خصال تھا چھل یعنے مکر کے ساتھ سلطنت سے خارج کیا
چنانچہ اس چھل یعنی مکر کو بھگوان کے مناقب مین داخل کرتے ہین دوسرا پرسرام اوتار کہتے ہین کہ راجہ سہسرباہو[۵۱] چھتری[۵۲]
نے جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اُس کا ہمزلف تھا قتل کردیا بھگوان اسکا بدلہ لینے کو جمدگن کے گھر پیدا ہوا تھا ایک تیر
ہاتھ مین لیکر ایک خون کے بدلے سارے جہان کے چھتریون کو قتل کرڈالا اور چھتریون کا تخم جہان مین نہ چھوڑا ان مقتولون
کی عورتون سے برہمنون نے جماع کیا اُن سے جو اولاد باقی رہی اب کھتری اور چھتری کہلاتے ہین تیسرا رامچندر اوتار
کہ واسطے قتل راون دیت کے راجہ دسرتھ[۵۳] کے گھر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لے گیا رامچندر نے ہنومان[۵۴]
کی مدد سے اُسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چھڑا لیا اور بالمیک کی رامائن مین لکھا ہے کہ شورپنکھا[۵۵] راون کی بہن نے رامچندر سے اپنا
بیاہ کرنا چاہا رامچندر نے کہا کہ میرا بیاہ ہولیا ہے[۵۶] میرے بھائی لچھمن کا نہین ہوا تو اُس کے پاس جا حالانکہ لچھمن کا بیاہ بھی
ہوچکا تھا اور مخفی لچھمن سے کہلا بھیجا کہ اس عورت کی ناک اور کان کاٹ لے لچھمن نے ایسا ہی کیا کہتے ہین کہ اسی سبب سے
راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تھا اور لکھا ہے کہ رامچندر نے عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سے
چھڑا کر پھر اپنے گھر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹھہرا کہ اجودھیا کے لوگ اُس سے پرہیز کرنے لگے۔ آٹھوان اوتار
دواپر جگ مین ہوئے ہین ایک کرشن اوتار کہتے ہین کہ بھگوان نے واسطے قتل کنس نام متھرا کے راجہ باسدیو کے گھر
دیوکی کے پیٹ سے کہ کنس کی چچیری بہن تھی تولد ہوکر کنس کو قتل کیا اور حکومت متھرا کی راجہ اگرسین کو دی کہتے ہین کہ اس اوتار
نے عورتون سے بہت ہنسی اور کھیل[۵۷] کیا ہے دوسرا بودھ اوتار اور وہ آدمی کی صورت صندل سے تراشی ہوئی اب تک
جگن ناتھ مین موجود ہے جب پُرانی ہوجاتی ہے پھر نئی بنا دیتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اُس مورت کا درشن کرلے
اسکی تمام عمر کے گناہ عبادت بن جاتے ہین اور اس مقام مین ہندو ایک دوسرے کے جھوٹ سے پرہیز نہین کرتے
اور کہتے ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین سنبھل شہر مین وشن دت برہمن کے گھر پیدا ہوگا جسکو کلکی اوتار کہتے ہین اور
جانتے ہین کہ اُسکے ہونے سے تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سے بگڑ گئی ہوگی پھر درست ہوجاویگی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا
فقط خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ شناخت حق تعالی کے پورا ہوا۔ اب ذرا انصاف کرنا چاہیئے کہ اوّل تو خدا تعالی کا ظاہر ہونا
کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اوّل نطفہ اور مضغہ ہوکر ماں کے پیٹ مین رہتا ہے اور خون حیض

---

۵۱ سہسرباہو لفظ مرکب ست نام راجہ کہ بقول ایشان ہزار بازو داشت و سہسر بفتح سین مہملہ ہائے و تشدید و فتح سین دوم و سکون رائے مہملہ بمعنی ہزار و باہ بمعنی بازو دست ۱۲ منہ ۵۲ چھتری و کھتری ہر دو مشہور ست و صحیح کھشتری بکاف ساکن و ہائے مخفی و فتح شین منقوطہ و تائے مشددہ و کسر را و سکون یا لیکن خواندن این لفظ مشکل بود و کھتری و چھتری مشہور شد و آن قومیست از ہنود کہ بیان آن در باب سوم این کتاب ست ۱۲ منہ ۵۳ دسرتھ نام پدر رامچندر کہ بکثرت مشہور ست ۱۲ منہ ۵۴ ہنومان ایک دیوتا ہے لنگور کی شکل پر ۱۲ ۵۵ ہندو کہتے ہین کہ اس عورت کے ناخن چھاج برابر تھے شورپ کہتے ہین چھاج کو اور نکھا بفتح نون و سکون کاف و ہائے مختفی کہتے ہین ناخن کو ۱۲ ۵۶ چنانچہ رامائن تلسی کی اس مین ہے کہ بھائی میرا کتخدا ہے اگر راضی ہو میری بھی رکھتا ہے ۱۲ ۵۷ بھاگوت کے اول باب مین ہے کہ سری کرشن منتظر تھے کہ جب عورتین نہانے گئین وہان پہنچے جب انھین غافل پایا کپڑے انکے لیکے درخت پر چڑھ گئے جب وہ نہاکر نکلین بہت خوشامد سے کپڑے لینے لگے مہاراج نے کہا جبتک تم سب میرے سامنے برہنہ ہوکر نہ آؤ گی کپڑے نہ دونگا ناچار آگے پیچھے ہاتھ رکھکر شرمگاہون کو چھپاکر حاضر ہوئین آپنے فرمایا یون نہین دونون ہاتھ جوڑکر میرے سامنے آؤ مجبور حسب الارشاد ایسا ہی کیا تب کپڑے عنایت ہوئے انتہی ۱۲

کھاتا ہے اور پھر وہان سے براہ معہودہ پیدا ہوتا ہے اور پھر بھوکھ پیاس نیند اور قضائے حاجت وغیرہ حادثات کا پایا جانا اور
عاجز ہوتا ہے اور ایسی باتون سے حق تعالیٰ کی قدوسیت مین فرق آتا ہے اور پھر ایسے جسمون مین اترنا کہ صورت نہایت کریہہ ہے
جیسے خوک وغیرہ اور پھر جسم انسانی مین آکر ظلم اور فسق و فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت کے کام
کرنے جیسے اوپر بیان ہوئے ہین اور لکڑی کے جسم مین اترنا یہ باتین تو اللہ کی شان سے نہایت ہی بعید ہین بھلا یہ سب باتین
کہ ہندؤن کے دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن ہین یا وہ باتین مستحسن ہین کہ بموجب دین ہمارے کے حق تعالیٰ
کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ تھوڑی سی عقل رکھتے ہین اس بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جائینگے کہ دونون دینون
مین کونسا سچا ہے **دوسری فصل** فرشتون کے بیان مین - ہمارے مسلمانون کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین
نور سے پیدا ہوئے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچھ کھاتے ہین نہ پیتے اللہ کا ذکر اُن کی زندگی ہے اور پاک ہین گناہ نہین کرتے
جس جس کام پر اللہ نے قائم کر دیے اُسپر قائم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے اور گنتی ان کی سوا اللہ کے کوئی
نہین جانتا اور خدا تعالیٰ نے اُن کو بہت قوت[۱] اور زور دیا ہے اور ہندؤن کے دین سے فرشتون کا حال کچھ نہین کھلتا ہے مگر
کہتے ہین کہ ایک قسم مخلوقات کی دیوتے ہین اور وے مرد بھی ہین اور عورت بھی جن کو دیوتے اور دیوتیان کہتے ہین اور جانتے
ہین کہ دنیا کے کام ان کے تابع ہین **اندر دیوتا** سرگ کا راجہ مینہ برسانے والا **جم راج** یعنی دھرم رائی نرک کا داروغہ خلقت کا
انصاف بعد مرنے کے کرنے والا **اگنی دیوتا** بشن کا دل **چترگپت** متصدی دفتر نویس لوگون کے اعمال لکھنے والا **برہسپت**[۲]
دیوتا سب دیوتاؤن کے گرو اور سوائے اُن کے اور بہت دیوتا ہین اور سانکھ شاستر مین لکھا ہے کہ دیوتے آٹھ قسم پر ہین **پراجاپتی**
اپندر پیتر کا ندرب جچھ راکھچھس پراہمے پیساج اور تین دیوتاؤن کو سب سے افضل جانتے ہین ایک برہما[۳]
نام کتاب مقام اندر ۱۲ رقاطان دھتیا گران ۱۲ نام کتاب مذہب اہل ہنود ۱۲
دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو نائب خدا بلکہ ایک خدا کو تین خدا جانتے ہین اور پدم پوران کہ ہین دیویان سب دیوون سے

---

[۱] انہین چار فرشتے بہت نامور ہین حضرت جبرئیلؑ کہ کتابین خدا کی اور حکم اسکے پیغمبرونپر لایا کرتے تھے حضرت میکائیلؑ کہ خدا کے حکم سے بندونکو روزی پہنچاتے ہین اور مینہ کی طیاری بھی کرتے ہین حضرت اسرافیلؑ کہ صور منہ مین لئے کھڑے ہین حضرت عزرائیلؑ کہ مرنے کیوقت جان نکالتے ہین ۱۲ منہ [۲] اندر من تحفۃ الاسلام اور حلہ ہندمین ملائکہ کی عصمت مین کچھ کلام بیہودہ کرتا ہے اسکا جواب سوط الجبار اور فتح المبین تصنیف حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ مین دیکھنا چاہیئے فقیر عبد الحق
[۳] نام ستارہ کہ اکثر مشتری گویند ۱۲ [۴] سوط اللہ الجبار مین لکھا ہے کہ جلد اول صفحہ ۲۹ اسکند مہ پوران کی ادھیاے ۳۱ مین ہے کہ برہما نے دیوتاؤن سے کہا کہ بزرگ اور مالک سب کا خالق اور پالنے والا اور مارنے والا مین ہون مہادیو نے غصہ ہو کر کہا تو ایسے تکبر کی بات جو کہتا ہے مین جانتا ہون تجھسا نادان کوئی نہین پیدا ہوا اور پرورش اور فنا کرنے والا جہان کا اور سروپ جوت یعنی بیچون اور بیچگون مین ہون تو میرے حکم سے پیدا کرتا ہے اور پھر مین فنا کرتا ہون تو میرے حال سے واقف نہین جو ایسی بات زبان پر لاتا ہے - برہما نے کہا تمھاری پیدایش بھی مجھ سے ہے - یہ قیل و قال سنکر چار وید جو حاضر تھے سب نے علیحدہ علیحدہ دیوتاؤن کے روبرو بیان کیا کہ پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا کل اشیا کا قادر اور موجودات کا مالک حاکم یہی مہادیو ہے - برہما نے کہا تم یہ بات کس طرح جانتے ہو مہادیو کے تن پر راکھ ملی ہوئی پراگندہ بال سب سے الگ پاربتی جی سے مشغول اس مین کونسی وضع خدا ہونے کی ہے لاتے مین سرفتر بید نے کہا یہ صورت ظاہری مہادیو کی ہے ورنہ مہادیو جی پرم برہم ہین اور پاربتی ان کی قدرت کاملہ ہے - اور ذات لازوال منزہ یہی ہین یہ سب کچھ سنکر بھی برہما کو یقین نہ ہوا - ایک تجلی نور کی ظاہر ہوئی اور برہما کا اوپر کا پانچوان سر جلا دیا الخ اور اسی قصہ مین ہے کہ بھیرون ناتھ نے ایک انگلی کے ساتھ ایک سر برہما جس کے ساتھ مہادیو کی مذمت کرتی تھی کاٹ دیا اور بشن بھگوان آیا اور مہادیو کی تعریف کی اور مہادیو نے برہما کی تسلی کری اور برہما کی کھوپری ہاتھ مین لے کر گدائی کرنے کو اور برہما کی ہتیا دور کرنے کو پھرنا شروع کیا انتہی مختصراً ۱۲ -

افضل ہین اور تینون دیوتاؤن کی مددگار ہین۔ ایک مہا کالی کہ مہادیو کی مددگار ہے وطن اس کا ہنگلاج مغرب کی طرف نزدیک کراچی بندر کے اور ظہور اس کا کانگڑہ اور جوالا مکھی وغیرہ اڑتالیس کوس مین کلیسر سے جامندا ملک دوسری مہا لچھمی کہ بشن کی مددگار ہے وطن اسکا بندھیاچل متصل مرزاپور کے اور ظہور اس کا چاندی سونے وغیرہ مال و دولت مین تیسری سارستی کہ برہما کی مددگار ہے وطن اس کا کشمیر اور ظہور بھیوے کے نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتے ہین کہ ان تینون دیویون سے نو کروڑ دیویان موجود ہوئی ہین اور کہتے ہین کہ دیوی دیوتے کھاتے پیتے بھی ہین چنڈی پاٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چنڈی دیوی نے شراب پی ہے اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد اور خدا کی نافرمانی سے شرط نہین جانتے کیونکہ بقول انکے دیوتاؤن سے ایسے کام صادر ہوئے ہین کہ اُن سے ہر عاقل کو عار آتی ہے چنانچہ کچھ بیان اس کا انشاء اللہ تعالیٰ اس باب کی چوتھی فصل مین برہما کی تعریف مین آویگا۔ اور مہا بھارت کی اوپرب مین لکھا ہے کہ راجہ اپرچہر شکار کے لئے گیا اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اس کی منی نکل پڑی راجہ نے اس نطفہ کو ایک پتے مین رکھ کر باز کے ہاتھ اپنی بیوی کے پاس بھیجدیا راہ مین ایک اور باز اس پتے کو طعمہ سمجھ کر اس باز سے آلپٹا پتے مین سوراخ ہو گیا راجہ کا نطفہ وہان سے نکل کر پانی مین ایک مچھلی کے منھ مین جا پڑا اور یہ مچھلی ایک اپشرہ یعنی بہشت کی عورت تھی کہ برہما کی دعا سے مچھلی بنگئی تھی الغرض بعد دس مہینے کے ایک مچھوے نے اس مچھلی کو پکڑ کر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اس کے پیٹ سے نکلے مچھوا ان کو راجہ اپرچہر کے پاس لے گیا۔ راجہ نے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بنا کر رکھا اور لڑکی مچھوے کو دیدی اس نے لڑکی کا نام ستونتی رکھا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور راست گو تھی اور اس کے بدن سے مچھلی کی بو آتی تھی اسواسطے اسکو مچھ گندھا بھی کہتے تھے اور اُس کے باپ نے ایک چھوٹی کشتی اس کے حوالہ کی اور وہ مسافرون کو بدون لینے مزدوری کے دریا سے پار کیا کرتی ایک بار پراسر رکھ وہان آپہنچا اور اُس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکھین گے کیا کہین گے پراسر نے ایسا منتر پڑھا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندھیرا ہو گیا اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا لڑکی نے کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہو جاویگی تو فضیحت ہو گی پراسر نے کہا تیری بکارت پھر بدستور ہو جاوے گی اور تو مجھ سے کچھ اور بھی مانگ لڑکی نے کہا میرے بدن کی بدبو دور ہو جاوے پراسر نے دعا کی اس کے بدن سے ایسی خوشبو آنے لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہنچتی تھی پھر اُس کا نام جوجن گندھا مشہور تھا القصہ اس مستجاب الدعوات شہوت پرست نے اس ستونتی سے جماع کیا اور اس کے نطفہ سے اُسی وقت ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا۔ اور جنگل کو عبادت کے لئے چلا گیا اور اپنی ماں سے کہہ گیا کہ وقت مشکل کے مجھ کو یاد کرنا اور اس لڑکے کا نام بید بیاس ہے یعنی بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتے ہین کہ بید کو چار حصے اسی نے کیا جب اس لڑکی سے مچھوئے وغیرہ نے پوچھا کہ تیرے بدن سے خوشبو کیسی آتی ہے اُس نے کہا مین نے ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تھا اُس نے میرے حق مین دعا کی یہ اُس کی برکت ہے چنانچہ پھر اس لڑکی کا نام جوجن گندھا رکھا گیا اتفاقاً ایک راجہ اس لڑکی پر عاشق ہو

---

۱ بیائے مجہول نام جائے در کوہ بر کنار دریا بیاہ ۱۲ ۲ جامندا دیوی و جائیست مشہور بنام آن دیوی ۱۲ ۳ مہا لچھمی غلط العام و صحیح مہالکشمی است بفتح میم ہائے الف و فتح لام و سکون کاف و ہائے مختفی و فتح شین معجمہ و کسر میم و سکون یائے ۱۲ ۴ مچھ بمعنی ماہی و گندھ بمعنی بو ۵ یعنی اسی دن ۱۲ منہ ۶ بید بقول ہندوان

اور اسکے باپ سے اسکو چاہا اس نے کہا ایک شرط سے تجکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نے یہ منظور نہ کیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میرے ایک بیٹا گنگا کے پیٹ سے موجود ہو اُسکے ہوتے ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کردون لیکن راجا کے دل مین تشویش رہی آگے بدستور بیقرار رہی تھی راجہ کے بیٹے نے جو گنگا کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور نام اُسکا بھیکم تھا اس حال سے واقف ہوکر ستونتی کے باپ کے پاس آکر اس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد ریاست پاوے ستونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اٹھا کر لایا باپ کے حوالہ کی اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے راجہ کے مرنے کے بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اس کے بعد چھوٹا بیٹا مسند پر بیٹھا بھیکم نے بنارس کے راجہ کی دو بیٹیان کو زبردستی سے پکڑ لاکر اس سے بیاہ دین لیکن اس کے اولاد نہ ہوئی جب مر گیا ستونتی نے بھیکم سے کہا کہ تیرے بھائی کی دو جورو ئین موجود ہین تو ان سے صحبت کر تاکہ نسل باقی رہے بھیکم نے منظور نہ کیا آخرش یہ بات ٹھہری کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی بیویون سے جماع کر تاکہ اولاد باقی رہے بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اس نے بیاس کی صورت دیکھی بال سُرخ اور بیاد جٹے ہوئے آنکھین مستعل داڑھی اور مونچھین سُرخ وہ عورت دہشت سے اپنی آنکھین بند کرلین بیاس نے اس سے جماع کیا اور اپنی ماں سے کہا اس عورت سے لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب و عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجکو دیکھ کر آنکھین بند کرلین وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ اس سے راجہ دہراشت پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس بموجب حکم ستونتی کے دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اُس عورت کو ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اس سے جماع کیا اور کہا کہ

ؔ بھیکم بکسر موحدہ و بائی حطی و یاے معروف و فتح کاف و ہاے خفی میم نام دیوتا پسر گنگا ندی و بھیشم بھی خواندہ میشود بجاے کاف ہاے شین معجمہ مستعمل است ۱۲ وہی کبراہ سے کا تخم ہی ۱۲ ؔ دیکھو سوط اللہ الجبار صفحہ اندر من کہتا ہی کہ ہمارے دین مین یہ مسئلہ ہی کہ جو عورت بیوہ ہوگئی اور اولاد کی ہو اور جس عورت کا شوہر بسبب بیماری وغیرہ کے جماع پر قادر نہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے دیور وغیرہ سے اولاد حاصل کرے اور وہ اپنے بزرگ مثل باپ اُستاد سے اجازت لے اور اپنے بدن پر روغن ملے اور بوسہ وغیرہ نہ لے اور اندھیرے مکان مین حمل کے ٹھیرنے کے دنون مین رات کو اس عورت سے صحبت کرے جبتک کہ حمل ٹھہر جاوے بس اگر وہ اس طور نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور اس عمل کو نیوگ کہتے ہین چنانچہ دھیا ئی اول ستاجر مین مرقوم ہی اور دھیائی نہم منوسمرتی مین ہی کہ یہ عمل نیوگ کا کل جگ مین اس لیئے متروک ہی کہ اس زمانے مین خلوص نیت نہین مبادا افراط شہوت سے بیچ مین پڑ جاتی ہی اور قاعدے کے بموجب اس کام کو نہ کرین اور گنہگار ہوان سب عقلمند اس پر متفق ہین کہ ایک عورت کبھی دو مرد کا فراش نہین ہوسکتی یعنے جب وہ نکاح مین ایک آدمی کے ہو تو دوسرا اس سے مباشرت کرین منجملہ مستقبحات عقلیہ کے ہی اور اہل غیرت و اہل عقل ایسے آدمی کو جو اپنی عورت کی مجامعت دوسرے مرد کے ساتھ پسند کرے یا اس پر رضامند ہوئے ایک ایسے برے لفظ سے ملقب کرتے ہین کہ مجھے اس مقام پر وہ لفظ کہنا مناسب نہین معلوم ہوتا اور عقلاے دوران و حکماے زمان اس پر بھی اتفاق رکھتے ہین کہ مولود ولد اس شخص کا ہی جس کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو کیونکہ ابوت و نبوت مین نسبت جزئیت کی ہی پس جس کا جزء ہی اس کا بیٹا ہی اسیواسطے اُن شرائع مین جو حکمت اور عقل پر مبنی ہین متبنی بیٹا نہین ہوسکتا اور میراث وغیرہ احکام مین اجنبی شخص کی مثل ہی لالہ صاحب نے اس قبیح عقل سے بیاس کو نہ بچایا مگر نیز شریعت کو ہدف تیر ملامت بنایا اور اس سے لازم آیا کہ شریعت ہنود کی خدا کی طرف سے نہین ورنہ اس قسم کی بیحیائی اور بے شرمی مستقبحات عقلیہ سمین جائز نہ رکھی جاتین۔ غرضکہ بیاس پر سے زنا کا اعتراض نہین اُٹھ سکتا کیونکہ یہ عمل اس کا مطابق کندی شریعت ہنود کے بھی نہین ہوا بیاس ان عورتون کا دیور نہ تھا بلکہ ان کے شوہر کا برادر اخیافی بھائی بھی نہ تھا یہ برہمن وہ چھتری وہ پراسر کے نطفہ سے ولد الزنا یہ ستنتین کا بیٹا اور ان کی عورتون نے خواہش اولاد کی نہ کی تھی بلکہ ان کو بیاس سے نفرت تھی اور بیاس نے بھی باپ اور اُستاد سے اجازت نہین لی اور جماع اندھیرے مین نہین کیا بیاس کی صورت دیکھکر وہ بیزار ہوئین اور بیاس سے ایک عورت کا آنکھ بند کرلینا اور دوسرے کا رنگ زرد ہوجانا تو خوب دیکھا اور باندی سے مجامعت کی تو کسی طور عمل نیوگ نہین ہوسکتا پھر جبکہ تینون عورتون سے عمل نیوگ ثابت نہوا تو زنا بصورت ثابت ہوا بموجب شریعت ہنود اور قانون عقل اور شریعت غرا محمد صلعم کے بلکہ بموجب جمیع شرائع کے بیاس جی زناکار ٹھہرے اور نہ جو اندر من ملتفر نکاح یوسف کا بی بی زلیخا سے لکھتا ہی سو حضرت یوسف حقیقت مین حرم تھے نہ زلیخا کے غلام عزیز مصر کے انتہی مختصر ۱۲ دیکھو سوط اللہ الجبار ؔ بکسر اول و ہاے خفی و سکون راے مہملہ و سر تا دنسے فوقانی فتح راء مہملہ و سکون شین معجمہ ہندی نام راجا ۱۲ منہ

اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہو گیا اس کا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجہ پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نے اُسی عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈراونی صورت کے خوف سے اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اس باندی نے بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے اس سے جماع کیا اس سے راجہ بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کے لیئے باہر گیا جنگل مین ایک بزرگ اور اُس کی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکے جماع کر رہے تھے راجا پانڈ نے اُس کے تیر مارا اُس نے راجا کے حق مین بددعا کی کہ تو جب جماع کرے ہلاک ہو جاوے راجا پانڈ نے گھر مین آکر اپنی عورتون سے یہ قصہ کہا اور کہا کہ مین اب جماع نہین کر سکتا اور مین نے سنا ہی کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو کنتی[۱] سے کہا کہ جس طرح ہو سکے میرے لیئے اولاد حاصل کریں کنتی نے کہین سے تین بیٹے حاصل کیئے ایک جد ہستر دھرم دیوتا سے سبحان اللہ جو دھرم یعنی خیر و صلاح بیگانی جورو سے مشغول ہو تو ادھرم یعنی شر و فساد کیا کچھ کریگا دوسرا بھیم سین پون دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اس بات سے خوش ہوا اور کہا جیسے تو نے اولاد حاصل کری اسیطرح مادری کے لیئے بھی اولاد حاصل کرا در مادری اُسکی دوسری جورو تھی چنانچہ اُسنے کمار دیوتا سے دو بیٹے مادری کے پیدا ہوے ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہ پانچ بھائی[۲] پانڈو کہائے کہ اس دیوث بے عزت کی اولاد ہین سبحان اللہ بہشت کے داخل ہونے کا یہی سبب ہی کہ اولاد ولدالزنا حاصل کرے گویا ان کے دین مین بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تھی دروپدی نام سات سات دن ہر ایک بھائی اپنی نوبت پر اس سے کامرانی کرتا تھا اور اسی کتاب کے ادیپرب مین لکھا ہی کہ بھیکم اپنی مایند یعنی سوتیلی مان ستونتی سے کہنے لگا کہ ایک عابد اسکی جورو کا نام تھا ممتا ایک روز اُس عابد کا بھائی برشبت[۳] دیوتا اسکی جورو سے جماع کرنے کو آیا اُس نے کہا مجکو تیرے بھائی سے حمل ٹھیر رہا ہی اور اس کا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہی بید پڑھتا ہی اور ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھیر جاویگا برشبت شہوت کے غلبہ کو ضبط نہ کر سکا اور اس سے صحبت کرنے لگا وہ لڑکا پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ مت کر برشبت نے کچھ نہ مانا اور تخم ریزی کی اس بچے نے اپنا قدم آگے بڑھا کر بچہ دان کا منھ بند کیا اور برشبت کا نطفہ ضائع کر دیا برشبت نے خفا ہو کر کہا کہ تو نے میرا عیش بے مزا کر دیا مین بھگوان سے چاہتا ہون کہ تو مادرزاد اندھا ہو چنانچہ اس کی دعا قبول ہوئی لڑکا اندھا ہی پیدا ہوا سبحان اللہ ایسے زناکار شہوت پرست کی دعا مین زنا کیوقت کیون نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم بید خوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اس کو جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور ہوئے اسکے اور کئی بیٹے اُس کے پیدا ہوئے پر اُسکی عورت اس سے راضی نتھی ایک روز خاوند نے عورت سے سبب دلگیری کا پوچھا اس نے تنگی گذران کی بیان کی خاوند نے کہا تو مجکو چھتریون[۴] کے پاس لے چل کہ کچھ اُن سے مانگ کر تجھ کو دون عورت خفا ہو کر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیرے گھر کا انتظام نہین کرنے کی تو جو چاہے سو کر خاوند نے کہا آج سے مین ایسا قاعدہ

[۱] کنتی بیٹی سورسین کی اور سدیو باپ کرشن جی کا بیٹا سورسین کا پس کنتی پھوپھی سے سری کشن ہندوؤن کے خدا کی کذا فی مہابھارت و بھاگوت ۱۲ منہ [۱] اور کنتی اولاد مین سورج کی ہی اور راجہ چندر بہنسی نسل راجپوت اور راجہ بیرد ولی ہی جو تو سورج کا تھا ۱۲ [۲] پانچ پانڈو راجہ پانڈ کے فرضی بیٹے ہین ان کے نام یہ ہین جدہشتر بھیم سین ارجن نکل سہدیو ۱۲ [۳] برشبت یعنی مشتری ستارہ کہ بقول ان کے نام دیوتاؤن کا گرو یعنی پیر مرشد ہی ۱۲ [۴] یعنی جماع کا تو مضائقہ نہین لیکن ... ایک پنڈت بھی شراپ رکھتے ہین ان کا لحاظ چاہیئے تھا ۱۲ [۵] نام قوم ہندوان کہ اکثر کھتری گویند ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ٹھیراون گاکہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کے دوسرا خاوند کرے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے۔ عورت یہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکون کو کہا کہ اس کو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندھ کر گنگا ندی مین بہا دیا اور وہان پہنچا جہان راجہ بل نہا رہا تھا راجہ اسکو اپنے گھر لیگیا اس ارادہ سے کہ اسکی جورو مین اس نابینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اس کے پاس جانیکا حکم دیا اس عورت نے اندھے کی نزدیکی سے کنارہ کیا اور اپنی جگہ دائی کو بھیجدیا اُس دائی کو اس اندھے سے گیارہ بیٹے حاصل ہوے اندھے نے انکو وید پڑھایا پھر راجہ نے اپنی دوسری عورت اس پاس بھیجی اندھے نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا تیرے ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اُس وقت حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ کیون نہ ہو نیک بخت پرہیزگار کے بچن بھلا خالی جاتے ہین بھیکم نے کہا اس طور اچھے نیک چھتری برہمنون سے پیدا ہوتے رہے ہین اور اسی کتاب کے انوپرب مین لکھا ہی کہ بسوامتر نے جب بہت عبادت کی اندر دیوتا[1] ہولناک ہوا کہ مبادا یہ شخص کثرت عبادت سے میری منزل یعنی بہشت کا راج لیلے ایک عورت اپچھرا کو بہشت سے بھیجا تھا اس عورت نے اپنے ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سے بسوامتر کو اپنی صحبت مین مائل کیا اور عبادت سے باز رکھا جاننا چاہیے کہ عبادت سے ہٹانا شیطان کا کام ہی اور اسی کتاب کے اُدیوگ پرب مین لکھا ہی بشیم پائن نے راجہ جنمیجے سے کہا کہ راجہ پرجی تارکِ دنیا ہوکر عبادت کرنے لگا اندر دیوتا نے اس کو طرح طرح کی باتون سے فریب دیکر عبادت سے ہٹا دیا اور اسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونون اہلیا نام گوتم رکھی کی بیوی پر عاشق ہوے ان دونون مین سے ایک نے مرغ کی صوت پر بنکر آدھی رات کو آواز بلند کی گوتم رکھی نے جانا کہ مرغ بولتا ہی صبح ہوگئی جلدی سے اُٹھکر نہانے کے لئے گنگا پر گیا گنگا نے کہا کہ ابھی بڑی رات ہی نہانے کا وقت نہین ہوا گوتم رکھی گھر مین آیا کیا دیکھتا ہے کہ چندرمان دیوتا دروازہ پر کھڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہی اور اندر دیوتا اس کی جورو کے ساتھ جماع کر رہا ہی گوتم نے خفا ہو کر مرگ چھالا یعنی ہرن کی کھال چندرمان کے ماری اور سراپ یعنی بد دعا کی کہ اُس کا داغ تمام عمر تیرے بدن پر رہیگا۔ اسیوقت سیاہی کا داغ چندرمان سے بدن پر پڑگیا اور یہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اسیکا نشان ہی اور اندر خوف سے بھاگ گیا گوتم رکھی نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے یہ محنت اٹھائی تیرے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہو جاوینگی چنانچہ اُسیوقت اندر کے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوگئین اندر اسکی شرم سے چھپکر تالاب کے درمیان کنول کی جڑ مین جا چھپا القصہ کوتاہ بعد مدت دراز کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین کہ اندر کے بدن پر تھین آنکھ کی صورت پر بدل ہوگئین تب اندر وہان سے باہر نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندؤن کا معبود اور اندر بقول اُنکے بہشت کا راجا ان دونون کے بدن پر بقول اُنکے اب تک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکھ اور یہ دیوتا ایسے تھے کہ دونون ملکر ایک عورت سے زنا کرنے گئے معاذاللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اسکے بدن پر زنا کی شامت سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اُس بہشت کے رہنے والون کے عیش بے مزا ہو جاوینگے اور دیوان نام ایک برہمن کہنے لگا کہ دھرم راجے سے کہا بقول

[1] اندر دیوتا کے حالات اور اس اجمال کی تفصیل کتاب سوط الجبار کے باب دوم مین جو گرنتھ باسسٹھ اور مہابھارت وغیرہ سے اندرمین کے جوابات کے ردجواب صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۲۷ تک درج ہین جسکو زیادہ شوق ہو اُسے مطالعہ کرے ۱۲

انکے سارے جہان کا عدالتی ہی اور بعد مرنے کے ہر کسی کے اعمال کا حساب لیتا ہی کنتی راجہ پانڈے کی جورو نے بیٹا
حاصل کیا جس کا نام جدہشٹر ہی اور اسیواسطے اُسکو دھرم پُت کہتے ہین ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ صاحب عدالت
عاقبت غیر کی جورو سے زنا کرے اور اسکے زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو عجب ہے کہ لوگ زنا کو کیا برا جانین گے
اور وہ صاحب عدالت زنا کارون پر کیونکر مواخذہ کریگا ذرا سمجھو تو سہی کہ بقول ہندوون کے اندر بہشت کا حاکم اسنے گوتم کی
جورو سے زنا کیا دھرم راے دوزخ کا حاکم اُسنے راجا پانڈو کی جورو سے زنا کیا جب ایسے ایسے عالم علوی اور سفلی کے حاکم زنا سے نہ بچا
بگڑا ہوا ہو پھر اس دین سے فلاح کی امید رکھنی عبث ہی اور جو ہندو یہ کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتے ایک عورت پر عاشق
ہوے تو اس کا جواب یہ ہی کہ اول ان کے عاشق ہونیکی روایت بعضے علما کے نزدیک معتبر نہین ہی دوسرے جب انھون نے
گناہ کیا تھا اسوقت مین محض فرشتے نہ رہے تھے بلکہ بعضی صفات بشریت کی ان کو لاحق ہو گئی تھی اور گناہ کے بعد بہت
نادم ہوئے اور اللہ تعالی نے گناہ کی سزا انکو دی اب تلک بابل کے کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت
تلک عذاب ہی مین رہین گے برخلاف تمھارے بڑے دیوتاؤن کے کہ بقول تمھارے رنگا رنگ گناہ اُنسے ہوے اور بیگانی
بہو بیٹیون سے بھوگ یعنی مزے کرتے رہے اور کبھی پشیمان نہ ہوے یہ دیوتا کیا اگر ان کو سانڈ کہو تو بجا ہی۔

فصل تیسری بیچ بیان کتابون آسمانی کے

ہم یقین رکھتے ہین اس بات پر کہ بعضے پیغمبرون پر حق تعالی کی طرف سے لوگونکی ہدایت کے لئے کتابین نازل ہوئین کہ
وہ خاص اللہ کے کلام ہین اُنمین سے چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسیٰ ع پر نازل ہوئی۔ زبور حضرت داؤد پر۔ انجیل
حضرت عیسیٰ ع پر۔ قرآن شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر سبب قرآن شریف اُترنے اگلی کتابون پر چلنے کی حاجت
نہ رہی اب یہ خدا تعالی کا حکم ہی کہ ہر کوئی اپنے چال چلن بموجب حکم قرآن شریف کے رکھے اور ہندوون کے نزدیک کتاب
آسمانی چارون وید ہین مہابھارت مین لکھا ہی کہ بید کو چار حصے بیاس نے کر دیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چارون بید
برہما کے چارون منھ سے نکلے ہین اور برہما کے چار منھ ہونے کا سبب اس باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہی اب سننا چاہیئے کہ
قرآن شریف مین اتنی کچھ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین آسکتے پر بطور مختصر کے یہان بیان کرتا ہون پہلی
خوبی یہ کہ مقتضائے عقل کا یہی ہی کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اترے ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان دنیا مین بولی جاتی ہو اور
جو نبی اس کتاب کو لاوے اُسکی اور اُسکی قوم کی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب اُترے تاکہ لوگون پر خدا تعالی کا الزام
پورا ہو سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہ کہ ایسی زبان ہو کہ اب وہ سارے عالم مین کسی کی بولی نہین ہی جیسے ہندوونکے
بید کہ انکو کتاب آسمانی کہتے ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کے کلام نہین بلکہ بڑے بڑے پنڈتون سے کوئی ہزار
مین ایک ہوگا کہ بید کے معنی سمجھتا ہوگا دوسری خوبی عقلاً یہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر
لیکے آوے چاہیے کہ اچھی صفتون سے موصوف اور برے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے ہاتھ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہی ایسے ہی تھے چنانچہ اس کا بیان انشاء اللہ تعالی اس باب کی چوتھی فصل
مین ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اسکو حامل کتاب آسمانی جانتے ہین اور اسکا فاسق اور
نفسانی ہونا انھین کے دین سے ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بھی اسی باب کی چوتھی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالے
تیسری خوبی لازم ہی کہ جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہون ان مین اختلاف نہو
ورنہ کلام الہی پر کذب لازم آویگا سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصولِ دین مین باہم اختلاف نہین ہی نہ یہ کہ اسکے اخبار اور
اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسے ہندون کے چھ شاستر کہ بقول انکے بید سے نکلے ہین اور اخبار اور اصول دین مین اختلاف
عظیم ہی کہ بیان اسکا اسی باب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کچھ اختلاف کا حال اس باب کی پہلی
فصل مین معلوم ہو چکا ہی - **چوتھی خوبی** مناسب ہی کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم سارے جہان مین پھیل جاوے سو قرآن شریف
اس کثرت سے جہان مین پھیلا ہوا ہی کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہ ہوگی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نکلین گے نہ یہ کہ
ہزار تلاش اور تردد سے کسی پرگنہ مین ملے نہ ملے جیسے ہندون کے وید شاید بنارس مین موجود ہونگے اور کہین پتا
نہین لگتا **پانچوین خوبی** جبتک خدا پاک کو اس کتاب آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکھنا ہو چاہیے کہ اتنی مدت تک
امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہو جاوے سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تک باقی رکھنا منظور
ہی قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ حضرت کے وقت سے اب تک صدہا اور ہزارہا اور لکھہا حافظ قرآن مجید کے عالم مین موجود ہین
اور اس مقام مین ایک اور بات ہی کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن ہی اور وہ یہ ہی
کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی آپ حفاظت کرنیوالے ہین سو یہ پیشین گوئی ظاہر ہوئی
کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سے مغرب تک جتنے نسخہ قرآن مجید کے موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابون کو پہنچے تھے کسی مین زیر و زبر کا بھی اختلاف نہین ہی اور جب کہین سے کچھ غلطی ظاہر ہوتی ہی
تو فی الفور حافظ اور عالم اس کو نکال دیتے ہین نہ یہ کہ حامل کتاب سے اسکے پہنچنے مین شک ہو جیسے ہندون کے وید کہ
معلوم نہین کہ کس کے کلام ہین اور کس کے ہاتھ سے پہنچے اور سارے جہان مین ایک بھی حافظ انکا ایسا نہین ہی جس کی
زبان پر یاد ہون اور اس مقام مین اگر ہندو یہ کہین کہ یہ خدا کے کلام قدیم ہین اور برہما سے ہمکو پہنچے ہین سو اس کا جواب
یہ ہی کہ تم لوگ تواریخ کے بہت کچے ہو تمھاری روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کے لئے
ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اس کا بیان چوتھے باب مین آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے یہ بھی شک ہوتا ہی کہ خدا جانے برہما
اصل مین کچھ وجود بھی رکھتا ہی یا یون ہی تمھارے بڑون کی وہم اور خیال بندی ہی اور اس وید کی بابت خود تمھارے بعضے
شاستر اس قول کے برخلاف کہتے ہین چنانچہ منو شاستر مین ہی کہ برہمانے ویدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا -
اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کے وید خدا کا کلام اور قدیم کہان رہا **چھٹی خوبی** باوجود رنگینی عبارت اور اسلوبی

سلہ بدل ہو جانا عبارت یا معنی کا ۱۲ سلہ ایک لیل انکے پکے ہین کی یہ ہی کہ حضرت نوح کے طوفان کا احوال یہود و نصاریٰ اور ہمارے دینون والے کہتے ہین ہندون نے

قوانین علم صرف اور نحو اور بیان کے جھوٹ سے خالی ہی اور طرح طرح کے مضمون اس مین ہین چنانچہ جتنے علم دین کے ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب قرآن ہی سے نکلے ہین بلکہ سوائے انکے جتنے علم دنیا مین ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن اسے سمجھنے کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیئے اور کچھ بیان اس بات کا انشاء اللہ تعالیٰ اسی باب کی چوتھی فصل مین ہوگا۔ ساتوین خوبی لائق ہی کہ اُس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک[1] کی برائی بیان ہی نہ یہ کہ اس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل (بیکار ۱۲) اور غیرون کی تعریف بہت نکلے چنانچہ ہندؤن کے وید[2] اللہ کی توحید کا بیان اُنمین کم ہی بلکہ بعضے شاستر کہ وید سے نکلے ہین اُن سے اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل ہونا ثابت ہی چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل سے معلوم ہوگا اور سوائے اللہ کے دوسرون کی تعریف بہت سی موجود ہی اور گائتری کہ انکے نزدیک سارے ویدون کا خلاصہ اور سب منترون سے افضل ہی اسیواسطے اسکو مول (یعنے اصلی ۱۲) منتر کہتے ہین سو اسمین اللہ کا ذکر بھی نہین بلکہ سورج ہی کا ذکر ہے اور اس کا مضمون بھی خراب اور مخالف توحید کے ہی چنانچہ گائتری کی تعریف اور اس کے معنی کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے باب کی پہلی فصل مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1] اللہ کا شریک نہ کرنا کسی کو ۱۲ [2] ویدون کے متعلق مختصر تقریر جماعۃ محققین پنڈتان کہ جو ست دھرم سبھا بریلی کے نام سے مشہور ہی یہ ہی کہ ابتدا وید کی یہ ہی کہ وید کو چار نام سے یعنی رگ وید یجر وید شام وید اتھربن وید مشہور جاننا چاہیئے۔ لیکن اس کا طرح طرح بزدکرا ور شاستر سے معلوم ہوتا ہی یعنی بہت پرانے گرنتھ لکھنے والون نے کسی جگہ اتھربن وید کو وید کرکے نہین مانا ہی اور منوجی نے بھی کچھ اتھربن وید کا تذکرہ نہین لکھا ہی ان کی انست مین تین ہی وید تھے اور منوسنگتا مین بھی دوم ادھیا سے دوسوتین اور چھتر اشلوک مین لکھا ہی اور امرکوس مین بھی تین ہی وید کرکے لکھا ہی۔ اور بدو اوپنشد کے پہلے کھنڈ مین اتھربن وید کا تذکرہ لکھا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اتھربن وید انھین تینون وید سے نکلا ہی کہ جن کے اوپر نام لکھے ہین اور اس کی عبارت کے مطالعہ سے بھی صاف واضح ہوتا ہی کہ اور وید سے ایجاد ہوا ہی۔ لہذا اس اتھربن وید کو ان تینون وید سے پیچھے بہ ترتیب بنانا لکھا ہے سوائے اسکے تین وید رگ یجر شام مین بھی بیان اسکا بالکل ہی جدا معلوم ہوتا ہی۔ اھ۔ رگ وید اگلے لوگون کی زبان ہی یعنی جب کوئی دیوتا ان کے مکان پر تشریف لیجاتا تھا وہ لوگ زبان صفت اور تعظیم سے پیش آتے تھے یعنی استت کرتے تھے اور مضمون اس کا چھند کے طور اور جگہ جگہ چھند رس سے بھرا ہی مگر خلاصہ کلام یہ ہی کہ رگ وید اگلے لوگون کی سبھا کی زبان یعنی بال وستھا در عمر خوردسالی بنا ہی اسمین کچھ شک نہین ہی کیونکہ اسکے مضمون اور مطلب سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ پہلے زمانے کے لوگون کو حال بطور بیت کے اور یجر وید مین زیادہ تر جگ وغیرہ کرنے کا ان کی ترکیب و منتر وغیرہ سب لکھے ہین لہذا پچھلے ہندؤن کے بیچ دھرم اور اسکے ذریعہ سے طرح طرح کے بنائے ہوئے قاعدے ترقی پکڑکر یہ وید ہوا ہی اور اس کی جگہ جگہ مین رگ وید کا مضمون زبان توصیف یعنی رستت سے بھرا ہوا ہی اور شام وید بالکل رگ وید کا ترجمہ یعنی بیان ہی رگوید سے توصیفی مضمون لیکر راگ کے واسطے نئی طرح سے بنایا ہی [3] وید کے اشلوک اور راگھ سے جن سے اور وید مین پایا جاتا ہی اس سے رکھ وید مین اور کوئی ویدکی بات پائی نہین جاتی تہی سو اسی سے رکھ وید جو سب ویدون سے بڑا وید ہی اور قدیم ہی۔ سو اسی سے بخوبی معلوم ہوتا ہی لہذا ہم لوگون کو پرانی سبھا کا حال دریافت کرنے کو سوائے رکھ وید کے اور کوئی پرانا گرنت نہین دکھائی دیتا ہی کیونکہ اور یہ سب رگ وید سے ایجاد ہوئے ہین اور پران کی مت مین یہ چارون وید برہما کی زبان سے یعنی چار مُنھ سے نکلنا لکھا ہی۔ تو چارون وید ایک ہی وقت مین ہونا اور ان کو برابر ماننا ضرور چاہیئے لیکن یہ بات قابل اعتماد کے نہین ہی۔ اس بات کو پنڈت لوگ جاننے والے وید کے خوب جانتے ہین۔ کہ کوئی وید ایک وقت مین ایک آدمی کی زبان سے نہین بنا ہی سب ویدون کے جدے جدے بھاگ جدے جدے رشیون نے بنائے ہین بلکہ بید بنانیوالے رشیون کے نام بھی جگہ جگہ پائے جاتے ہین۔ اسی طرح پر پہلے رشی لوگ وقت بوقت اپنے اعتقادون سے جو جو کہ باتین کیا کرتے تھے انھین باتون کو ان کے ماتحت لوگ آپس مین وظیفہ کیا کرتے تھے اور اسکو گرو چیلا کہکر ابتک بیان ہوتا چلا آیا ہی۔ اور بید کے اشلوک جو بہت روز سے ابتر ہی۔ اس مین کوئی شک نہین اور بعد ازان وید بیاس جی نے تفصیل کی ہی۔ اس واسطے یہ چارون بید جدے جدے ہوسے ہین کیونکہ وید بیاس جی کے پہلے یہ چارون بید نہ تھے انتہی ۱۲

فصل چوتھی

بیچ بیان اُن شخصون کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی راہ بتاتے ہین۔ اور اُن کے وسیلے سے ہر کوئی اپنی بہتری کو پہنچتا ہے اور ان کی متابعت بدون کسیکو نجات حاصل نہین ہوتی۔ جاننا چاہیئے کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالےٰ نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اسواسطے بنایا ہو کہ اپنی سعادت حاصل کرے اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کے آرام مین رہنا اور ہمیشہ کے دُکھ سے بچنا اور یہ بات اُس وقت حاصل ہو کہ اپنے مالک اور پیدا کرنے والے کو پہچان کر اُسکی رضامندی اور نارضامندی کے کام جان کر اُسی کے حکم کا تابع رہے اُس کی رضامندی کے کام کرے اور نارضامندی کے کامون سے بچے سو ہر کسیکو چاہیئے کہ ایسے شخص کو جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کر کے اپنا اُستاد و مرشد بنائے اور زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملے تو اس زمانے سے پہلے جو کوئی ایسا شخص گزرا ہو اس کا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانون سے دریافت کر کے اسکی متابعت کرے پر ایسے شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہیئے کیونکہ فرد۔ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست ؎ سو ایسے شخص کی بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے یون ہو کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون کی بہتری کے واسطے اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتانے کے واسطے انھین آدمیون سے ایسے شخص مقرر کیئے ہین کہ وہ لوگ اللہ کے بہت مقبول ہین اور انکا مرتبہ اللہ کے نزدیک ساری مخلوقات سے بہت زیادہ ہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام انھی زبانی بندون پر بھیجے ہین اسواسطے اُن کو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش خلق ہوتے ہین کہ اُن سے کبھی تمام عمر مین برا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹ بولین نہ کسی سے مکر و فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بھی اُنسے ہونی درست نہین غرض اُن سے قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر برے کام کرنے لگین تو اورون کو بُرے کامون سے کس طرح ہٹا دین اور لوگ اُنکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پھر وہ اللہ کے رسول لوگون سے فرماتے ہین کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف بھیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتانیوالے ہین تم ہماری متابعت کرو اور نہین ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگے پھر جب لوگ اُن کے پیغمبر ہونے پر کوئی نشان مانگتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُنکے سچا کرنے کو اُن کے ہاتھ سے بعضے ایسے کام ظاہر کر دیتا ہی جو اللہ کی عادت کے برخلاف ہوتے ہین۔ جیسے کہ پتھر لکڑی کا گویا کر دینا۔ اور دو تین سیر اناج سے سیکڑون آدمیون کا پیٹ بھر دینا اور بعضی خبرین غیب کی بتا دینی اور انگلیون سے پانی کا نالا چلا دینا علیٰ ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہو جاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہی تو اُس کو معجزہ[1] کہتے ہین سو پیغمبر جہان مین بیشمار[2] ہوئے گنتی اُنکی اللہ خوب جانتا ہی سب سے پہلے حضرت

---

[1] معجزہ یعنی عاجز کر دینے والا مخالفون کا اور کرامات وغیرہ کا بیان چوتھے باب مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ [2] بعضی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیہم السلام ہوئے ہین۔ لیکن یہ روایت ایسی روایت نہین جس پر یقین بالجزم کیا جائے اتنا ایمان کافی ہی کہ جتنے پیغمبر ہوئے سب برحق ہوئے

آدم ؑ کہ سب آدمی اُنھین کی اولاد ہین اور سب سے پیچھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلے پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوے جب اُن کی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل ؑ فرشتہ انپر بھیجا اُس روز سے پیغمبری ہوئی قرآن شریف اُترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ مین رہے وہان سے معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطے سواری حضرت ؐ کے لیکر آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصےٰ[1] مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمانون پر تشریف لیگئے عرش و کرسی سب کچھ دیکھا بہشت و دوزخ کی بھی سیر کی اس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا سے پائین پھر جب حضرت ؐ ترپن ۵۳ برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مدینہ کو تشریف لے گئے دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال فرمایا قبر شریف وہان ہی ہے چار کرسی آپ کی یہ ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد مناف کا تریسٹھ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالیٰ نے پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تک حضرت ہی کا دین اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول ہے پچھلے دین سب منسوخ[2] ہوگئے ایک دفعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کہ آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوین گے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہونگے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے بہت معجزے ظاہر ہوئے چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہے کتاب استفسار مین لکھا ہے حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ محدث نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک بار رات کو مکہ کے بُت پرست سردار جیسے ابوجہل ابن ہشام عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اگر تو سچا پیغمبر ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کرکے ہمین دکھادے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور پھر مل گئے اور حضرت امام حنبل رح اپنی کتاب مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب کے سامنے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہی مکے کے بُت پرستون نے دیکھا اور کہنے لگے کہ اگر اس شخص نے جادو کیا ہے تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر لوگ آوین اُنسے پوچھنا چاہیئے پھر جب مسافر لوگ آئے اُنھون نے اس واقعہ کے دیکھنے کی گواہی دی اور اس معجزہ کی روایت اور بھی محدثون نے مثل امام بخاری و مسلم وغیرہ نے بہت سے صحابیون سے بیان کی ہے اور اس معجزہ کی خبر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین بھی دی ہے اُن بے دینون کے واسطے جن کے نزدیک قیامت کا قائم ہونا اور آسمان کا پھٹ جانا محال تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک پہنچی اور اگر تم کو شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا۔ دیکھو چاند پھٹ گیا اور بیدینون کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہین تو ٹال جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہے قدیم اور حضرت امام مسلم نے حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ صحابیون سے روایت کی ہے کہ حنین کی لڑائی مین جب بُت پرست ہوذیون کا ازدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر دوسے ٹوٹ پڑے اور ہزارون ہی تھے تو پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک کی اُٹھا کر اُن کے لشکر کی طرف پھینکی تو

---

[1] مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس ۱۲ [2] منسوخ کے معنی یہ نہین کہ رد ہوگئے بلکہ ان پر عمل کرنا موقوف ہوا ایسے جو بات پچھلے دینون کی اس دین کے مخالف تھی اب اسپر عمل موقوف ہوا اور اختلاف اخبار اور اصول دین مین نہین ہے بلکہ اعمال فروع مین ہوتا ہے ۱۲ منہ

غزوۂ خندق

کوئی انمین ایسا باقی نرہا کہ جس کی آنکھون مین خاک نہ بھر گئی ہو اور اُنھون نے ہزیمت فاش اوٹھائی اور شکست کھائی اور مشکوۃ شریف اور روضتہ الاحباب و معارج النبوۃ وغیرہ کتابون مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ عرب کے بہت سے کافر جمع ہو کر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کرنے کو مدینہ منورہ پر چڑھ کر آئے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کے مشورے سے حکم فرمایا کہ اپنی اور انکی فوج کے بیچ ایک خندق کھودی جاوے پس حضرت کے اصحاب خندق کھودنے لگے اور حضرت باوجود اس عظمت اور شان کے آپ بھی یارون کے ساتھ خندق کھودنے مین شریک تھے ناگہان ایک جگہ خندق مین ایسا سخت پتھر ظاہر ہوا کہ لوگ اُس کے توڑنے سے عاجز ہوئے یہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسپر ساپل مارا وہ پتھر چورہ ہو کر ریت بن گیا۔ اور حضرت کے پیٹ پر بسبب غلبہ بھوک کے پتھر بندھا ہوا تھا کسواسطے کہ اس ہنگامہ مین بہادرون کو تین دن سے روٹی کھانیکا اتفاق نہین ہوا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت کی بھوک کا حال دریافت کر کے اپنے گھر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نے بقدر چار سیر کے جو کہ اتنے ہی موجود تھے پیسے اور مین نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر آہستہ آپ سے عرض کیا کہ اتنا کچھ سامان ضیافت کا میرے گھر ہی آپ اور کئی اصحاب آپکے ساتھ میرے گھر تشریف لیچلین حضرت نے باواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو جابر نے تمھاری مہمانی کی ہی جلد آؤ اور مجھے فرمایا کہ جبتک مین تمھارے گھر نہ آؤن ہنڈیا چولھے سے نیچے نہ اُتاریو اور روٹی مت پکائیو۔ پھر حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور گندھے ہوئے آٹے مین اور گوشت کی ہنڈیا مین اپنے منھ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانیکا حکم دیا اور حضرت اپنے دست مبارک سے روٹی تنور سے نکالکر گوشت اور شوربے مین ملاکر لوگون کو کھلاتے تھے یہانتک کہ ہزار بھوکون نے پیٹ بھر کے کھایا اور حضرت کے ارشاد سے ہم نے بھی کھایا اور ہمسایون کو بھی تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین حضرت جابر صحابی سے روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا تھا حضرت نے اُس سے وضو کیا اصحاب حضرت کیطرف جھکے اور عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سے وضو کرین اور پیئین مگر یہی پانی کہ آپکی خدمت مین موجود ہی پھر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اُس برتن مین ڈالا پھر حضرت کی انگلیون مین سے پانی کی نہرین جاری ہوئین وہ پانی ہم نے پیا اور اس سے وضو کیا کسی نے حضرت جابر سے پوچھا کہ تم اُسدن کتنے تھے حضرت جابر نے کہا کہ اگر ایک لاکھ ہوتے تو سیر ہو جاتے لیکن اُس دن ہم پندرہ سو آدمی تھے اور روضتہ الاحباب و مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سے ایک گوہ پکڑ کے لایا راہ مین بہت لوگون کا مجمع دیکھا اور پوچھا کہ یہ لوگ کون اور کیون جمع ہوئے ہین لوگون نے بتلایا کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا دعوی پیغمبری کا کر رہا ہی لوگ اُسپر جمع ہوئے ہین اعرابی نے اس جماعت مین دخل کر حضرت سے کہا کہ قسم لات[1] اور عزی[2] کی کہ تجھ سے زیادہ جھوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت عمر نے

معجزہ تھوڑے کھانے سے بہت آدمیون کا سیر ہوجانا

غزوۂ حدیبیہ

معجزہ حضرت کی انگلیون سے پانی جاری ہونا

---

[1] عرب مین ایک بزرگ تھا حج کے دنون مین حوض مین ستو لت کر کے لوگون کو کھلایا کرتا تھا اس واسطے اُس کا نام لات مشہور ہوا یعنی لت کرنے والا بعد مرنے کے لوگون نے اُس کے نام پر بُت بنا لیا وہ اسی نام سے مشہور رہا مکے کے کافر اس کی بہت تعظیم کرتے تھے ہمارے حضرت عمر کے زمانہ مین توڑا گیا ۱۲ [2] عزی نام ہی ایک بڑے بُت کا جسکو مکے کے کافر پوجتے تھے جب دین اسلام ظاہر ہوا وہ بت توڑا گیا ۱۲

چاہا کہ اُسکو تنہائی کرین حضرت نے فرمایا کہ ای عمر وہ جہلکا درجہ نبوت سے نزدیک ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ ای اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین زمین و آسمان مین امانت دار ہون اور آدمیون اور فرشتون کے نزدیک سراہا گیا ہون خدا سے ڈر اور ہون کی پرستش چھوڑ دو اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کومان اعرابی نے کہا قسم ہی لات اور عزےٰ کی کہ مین تجھ پر ایمان نہین لاتا جبتک کہ یہ گوہ تجھ پر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت کے آگے چھوڑ دیا گوہ بھاگنے لگی حضرت نے فرمایا اے گوہ آگے آ۔ گوہ ہٹ آئی پھر حضرت نے فرمایا ای گوہ۔ گوہ نے خوش آوازی سے کہا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ حضرت نے فرمایا تو کس کی بندگی کرتی ہی بولی اُس اللہ کی بندگی کرتی ہون جس کا عرش ہی آسمان مین اور اُسکی حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اُسکی رحمت ہی اور دوزخ مین اس کا عذاب ہی حضرت نے فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمیان کا اور خاتم ہی پیغمبرون کا جو کوئی تمکو سچا نبی جانے نجات پاوے اور جو کوئی تم کو جھٹلاوے دوزخ مین مبتلا ہو اعرابی گوہ کی یہ باتین سنکر حیران ہوا اور کہا مین کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجھے اتنی ہی بات سے آپکے سچے ہونیکا یقین ہو گیا پھر کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ[ع] کہا اور قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مین آیا تھا اس وقت آپ سے زیادہ کوئی میرا دشمن نہ تھا اب مین آپکو اپنے کان اور آنکھ اور مان باپ اور اولاد سے زیادہ دوست رکھتا ہون حضرت نے فرمایا الحمد للہ اور مشکوٰۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ حضرت امام بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ستون سے جو کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب حضرت کے لئے ممبر تیار کیا گیا حضرت ممبر پر تشریف لائے وہ ستون ایسا چلانے لگا گویا ابھی پھٹا جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ممبر سے اُترے اور اُس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون اس طرح رونے لگا جیسے چھوٹا لڑکا روتا ہی اور کوئی اُسکو رونے سے چپ کراوے اور وہ روتا رہے آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا اُس کے غم سے رونے لگا تھا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی کے بھائی نے بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ فرسنگ مین مین نے حضرت کے کئی معجزے دیکھے ایک یہ کہ مین پیاسا تھا حضرت سے پیاس کا حال ذکر کیا آپنے فرمایا کہ جا اور اس پہاڑ سے کہہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مجھکو پانی دے مین نے موجب فرمودہ حضرت کے عمل کیا پہاڑ مجھ سے بات کرنے لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ مجکو جب سے یہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ ڈرو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجھ مین پانی باقی نہین رہا دوسرا یہ کہ اُسدن حضرت نے چاہا کہ قضائے حاجت کرین کہ کوئی آڑ نہ تھی وہان سے دور کئی درخت تھے حضرت نے اُن درختون کو فرمایا کہ تم مجھکو چھپا لو درخت گنبد کے مانند جمع ہوئے حضرت اُس پردہ مین قضائے حاجت کو گئے تیسرا یہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دوزانو ہو کر کہنے لگا الامان الامان اور اُسکے پیچھے سے ایک اعرابی تلوار کھینچے ہوئے آیا حضرت نے فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارے سے کیا چاہتا ہی کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مین نے اس لیے خریدا ہی کہ

ع یعنی گواہ ہون مین اس بات پر کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہین اور تم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہو۔ ۱۲

میرا کام کرے اور مجکو اس سے نفع ہو اب یہ میری نافرمانی کرتا ہے مین نے یہ قصد کیا کہ اسکو ذبح کر کے اسکے گوشت سے نفع
پکڑون حضرتؐ نے اونٹ سے فرمایا تو کیون باغی ہوا ہے اونٹ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ اس واسطے
اس کی نافرمانی نہین کرتا جو اس کا کام نہ کرون بلکہ مین نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا کرے اسکو اللہ کا تند
پہنچے اور یہ اعرابی معہ اپنی قوم کے عشاء کی نماز نہین پڑھتے ہین اسواسطے بھاگتا ہون کہ مبادا ان کی شامت سے مجھے بھی
عذاب پہنچے حضرتؐ نے فرمایا کہ اعرابی ایسا ہی ہے جو یہ کہتا ہے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے پر مین نے عہد کیا کہ پھر رات کی نماز مین
سستی نہ کرونگا۔ اور اپنی قوم کو بھی تاکید کرونگا اس سے پیچھے اونٹ اس کا فرمانبردار ہوا اور معارج النبوۃ اور
روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرتؐ نے کئی سنگریزہ زمین سے اپنے ہاتھ مین لیے سنگریزہ اللہ کی پاکی بیان کرنے
لگے اس طرح کی آواز سے جیسے زنبور عسل کی آواز ہوتی ہے جب حضرتؐ نے سنگریزون کو زمین پر رکھدیا چپ ہوگئے پھر ان کو
اٹھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہاتھ مین رکھدیا اسیطرح سے تسبیح کرنے لگے پھر جب حضرت عمر رضؓ کے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ مین رکھدیا اسیطرح تسبیح کرتے تھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت مرتضےٰ علی رضی اللہ عنہ بھی وہان حاضر تھے
ان کے ہاتھ مین بھی سنگریزون نے تسبیح کی اسطرح پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے بموجب حکم حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سنگریزون کو اپنے ہاتھ مین اٹھایا سنگریزون نے تسبیح نہ کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزے ان کے ہاتھو نمین تسبیح بولتے تھے میرے ہاتھ مین خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے ابوذر تو کیا چاہتا ہے خلفاء راشدین کی برابر ہو یہ نہین ہو سکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہے کہ حضرت بریدہ رضؓ بن
حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین مسلمان ہو کر
آیا ہون پر مجھکو ایک معجزہ دکھلائیے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہے عرض کیا کہ اس
درخت کو بلائیے آپنے فرمایا کہ جا اور میری درخت کو پیغام پہنچا کر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا اور کہا اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو
بلاتا ہے درخت اپنے رگ و ریشہ کو زمین سے کھینچ کر حضرتؐ کی طرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو کر کہا السلام علیک
یا رسول اللہ اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہے پھر بموجب حکم حضرتؐ کے وہ درخت اپنی اسی جگہ پر جا رہا
اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ طائف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے ایک بیری کے
درخت پر پہونچے جسمین کانٹے بہت تھے اور اس وقت حضرتؐ کی آنکھین خواب آلودہ تھین جب درخت کے قریب ہوئے وہ درخت
بیچ سے پھٹ کر آدھا ایک طرف اور آدھا دوسری طرف ہوگیا اور حضرتؐ کا اونٹ سلامتی سے اسمین سے گذر گیا کہتے ہین کہ وہ درخت
ابتک اسی طرح دوپارہ ہوا کھڑا ہے اور اس کو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری کہتے ہین اور حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ مین
بہت بھوکا تھا حضرتؐ نے میرا حال دیکھ کر مجھے اپنے گھر بلا کر ایک دودھ کے پیالہ سے تمام اہل صفہ[1] کو شکم سیر کیا پھر مجھے پیٹ بھر کے
پلایا پھر حضرتؐ نے آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرتؐ کی خدمت مین

[1] صفہ ایک چبوترہ چھت والا تھا حضرت کے دولت خانہ کے آگے اس مین مسکین اصحاب رہتے تھے ۱۲ عفی عنہ

لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح وشام دیوانہ بنجاتا ہی حضرتؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اسکے سینے پر لگایا اور دعا کی تو اس بچہ کو قی آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کے اسکے اندر سے نکلا اور چلا گیا اور لڑکا تندرست ہو گیا اور سوا اس کے اور معجزات کا حال جس کو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کرے اور سب سے بڑا معجزہ حضرتؐ کی پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام آلہی ہی کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ اپنی زبان آوری مین اپنے مقابلہ مین سارے جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہین اور ان مین بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور کبر کے تمنا رکھتے تھے کہ کسیطرح حضرت کو جھوٹ کا الزام دین اور انھون نے مارے غیرت کے حضرت کی دشمنی مین اپنے مال اور جانین تلف کین جب حضرتؐ نے قرآن شریف کے مقابلہ مین ایک سورۃ ان کی تصنیف مانگی اور یہ بھی فرمایا کہ تم سے ہرگز نہ بن آویگی سو اُن سے نہ بن آئی اور اُن کی سب فصاحت اور شاعری اس جگہ گم ہوئی اور ایک سورۃ کے کہنے سے عاجز ہو گئے چنانچہ فرمایا ہی حق سبحانہ تعالے نے سورۂ بقر کے تیسرے رکوع مین وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی اور اے لوگو اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اُتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورۃ اس قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور اُس کے آگے یون فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ یعنی پھر اگر نہ کرو اور ہرگز نہ کروگے تو بچو آگ سے جسکا ایندھن ہین آدمی پتھر تیار ہی منکرون کے واسطے اور سورۂ یونس کے چوتھے رکوع مین یون فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی کیا لوگ کہتے ہین یہ بنا لایا تو کہہ دے لے آؤ ایک سورۃ ایسی اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور سورۂ ہود کے دوسرے رکوع مین یون فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ الخ یعنے کیا کہتے ہین باندھ لایا ہی اُسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین ایسی باندھکر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کرین تمھارا کہنا تو جان لو کہ یہ اُترا ہی اللہ کی خبر سے اور سورۂ بنی اسرائیل کے دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ یعنی کہہ اگر جمع ہون آدمی اور جن اس پر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہ آیتین قرآن مجید کی حضرتؐ کی تصدیق نبوت اور قرآن مجید کے کلام آلہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضاً پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبری کے دعوے مین جھوٹے ہوتے تو صدہا شاعر فصیح کے سامنے کبھی یون نہ کہتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورۃ تم سے اور تمھارے شاہدین اور مددگارون سے تمام جن اور آدمیون سے نہ بن سکینگی کیونکہ جھوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون ایسے ہی اور لوگ ہین اگر یہ کہون گا کہ اس کلام کے مانند تم سے ہرگز نہ بن آویگا تو شاید کوئی شخص اُس کے مقابلہ مین

سلہ اگرچہ شیخی مارتے تھے کہ ہم اگر چاہین اس قرآن کے مانند کہہ لین چنانچہ سورۂ انفال مین ہی وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ الآیۃ یعنی جب پڑھی جاوین اُنپر ہماری آیتین کہین بیشک ہم نے سنا اگر ہم چاہین ایسا کہہ لین لیکن یہ ایسا ہی کہ کوئی کہے میری بکری شیر کو مار سکتی ہی ۱۲

بیان معجزات

معجزہ قرآن مجید

ایسے ہی کلام کہہ لاوے تو مین شرمندہ ہو جاؤن غرض بہر صورت جھوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہین ہو سکتا چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صادق تھے اور یہ کلام بیشک اللہ کا کلام تھا اسواسطے چار مقام مین قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہئے کہ حضرت کے وقت سے ابتک ہر زمانے مین دین اسلام کے بہت دشمن ہوتے رہے اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتے ہین کہ کسی وجہسے دین مسلمانی کو باطل ٹھیراوین اور اس کام کیواسطے طرح طرح کے علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکھتے ہین کسیوقت مین قرآن شریف کے مانند کسی نے دو تین سطر کی عبارت بھی نہین لکھی اور نیز ظاہر ہے کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور ہجر و وصل اور شراب و کباب اور رزم و بزم اور باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمین فصاحت و بلاغت اور صنائع و بدائع اور معانی و بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہے سو قرآن شریف مین نہین ہے اور جھوٹ و مبالغہ شاعرانہ سے بالکل خالی رکھی ہے بلکہ مبدا اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کے بیان مین ہے جیسے فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا
یعنے اور پھیر پھیر سمجھایا ہم نے لوگون کو اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت نے ناشکری کی اور باوجود اس کے خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان اور معانی بھی اسمین ہے پر آدمی منصف غور کرنے والا چاہیئے تاکہ اُن دلائل مین فکر کرکے اور قرآن شریف کے مضامین اور عبارات کو سمجھکے قرآن شریف کے کلام الہی ہونے کو اور حضرت کے نبی برحق ہونیکو عقل سے سمجھے کہ عقل سلیم کے نزدیک اس باب مین ایک ذرہ بھر بھی شبہہ اور شک نہین ہے اور اگر کوئی اس سے بھی نہ ہدایت پاوے تو کمبخت ازلی ہے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھے کہ اُن کے پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین از انجملہ مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ مین نے دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنے عرصہ مین کبھی مجھکو اُف نہین فرمایا اور نہ کبھی فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون نہین کیا اور نہ فرمایا کہ یہ کام کیون کیا ایضاً اور انھین سے روایت ہے کہ مین آٹھ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس برس مین نے حضرت کی خدمت کی کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر حضرت نے مجھے ملامت نہین کی اور اگر کوئی

۱ـــہ اور سورۂ طور مین ہے کہ ام یقولون تقولہ بل لا یؤمنون فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صدقین یعنی یہ لوگ کہتے ہین کہ قرآن محمدؐ نے بنا لیا ہے بلکہ از راہ تکبر اور حسد کے ایمان نہین لاتے سو اس قرآن کے مانند کوئی بات یہ لوگ لے آوین اگر سچے ہین ۱۲ ۲ـــہ یعنی ابتدا ہر چیز کا ۱۲ ۳ـــہ اخلاق مہلکات یعنی خلق ہلاک کرنے والے جیسے تکبر یعنی اپنے آپکو اور سے اچھا سمجھنا کسی بات مین اور ریا یعنی اللہ کی عبادت کسیکے دکھانیکے واسطے کرنی اور سمعہ یعنی نام آوری کی طلب اور رعونت یعنی فی نفسہ اپنے آپ کو بزرگ جاننا اور حسد یعنی کسی کی نعمت دیکھ کر رنجیدہ ہونا اور طول امل یعنی جینے کی اُمید دیر تک رکھنی اور غفلت یعنی موت اور قبر اور حشر اور دوزخ سے غافل رہنا اور حب دنیا یعنی عیش و عشرت اور آرام اور لذتون سے بہت محبت رکھنی اور سواے اس کے اور بھی اخلاق بد ہین ۱۲ ۴ـــہ منجیات خلق نجات دینے والی جیسے کہ تواضع اور فروتنی مقابلہ تکبر کے اور اخلاص مقابلہ ریا اور سمعہ کے اور ذکر منت مقابلہ رعونت کے اور کوتاہی امل مقابلہ طول امل کے اور یاد کرنا موت قبر و حشر و دوزخ کا اور ڈرنا یہان کے جانے سے مقابلہ غفلت کے اور خدا کا خوف اور رحمت کی اُمید رکھنی اور سواے اس کے ۱۲ منہ ۵ـــہ اُف یہ لفظ محاورۂ عرب مین جھڑک اور کراہت کا ہے ۱۲ -

آپ کے گھر والون سے مجھے ملامت کرتا تو حضرتؐ فرماتے چھوڑو اسکو ملامت نہ کرو جو کچھ تقدیر مین ہے وہی ہوتا ہی ایضاً اور انھین سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش اخلاق تھے کہ اگر مدینہ کے لوگون کی ایک باندی بھی آپکا ہاتھ پکڑ لیتی (یعنی مشکوٰۃ شریف مین ہی) تو جہان وہ چاہتی حضرت اُس کے ساتھ چلے جاتے ایضاً اور انھین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریان مانگین اس قدر کہ درمیان دو پہاڑون کے تھین (یعنے مشکوٰۃ مین ۱۲) حضرت نے وہ سب بکریان اُس کو بخشدین پھر وہ شخص اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہت کچھ دیتا ہی کہ فقیر ہو جانے سے نہین ڈرتا ایضاً اور حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا یا سے نرفت لا زبان مبارک کش ہرگز نہ مگر باشہد ان لا آلہ الا اللہ ایضاً اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹے کنارے والی چادر تھی اتنے مین ایک گنوار آ پہنچا اس نے حضرت کی چادر مبارک پکڑ کر حضرت کو اس قدر سختی سے کھینچا کہ حضرت اُسکے سینہ تک آ گئے یہان تلک کہ مین نے دیکھا کہ اُس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن مبارک مین چبھ گیا اور اُس کا نشان پڑ گیا تھا پھر وہ کہنے لگا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ مال کہ تیرے پاس ہی تیرا نہین ہی اور تیرے باپ کا نہین اللہ کا ہی اس مین سے مجکو دلوا پھر حضرتؐ نے اسکی طرف دیکھا اور ہنسے اور اس کا سوال بھی پورا کردیا ایضاً اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون پر بددعا کرو آپنے فرمایا مجکو اللہ نے عبر کہنے کے واسطے پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کیواسطے رحمت بھیجا ہی ایضاً اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو گالی نہ دیتے اور بازارون مین نہ چلاتے اور اگر کوئی حضرت سے بدی کرتا اس سے بدلہ نہ لیتے معاف کردیتے ایضاً اور حضرت انسؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسے متوکل تھے کہ اپنے نفس کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے تھے ایضاً اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہؓ اگر مین چاہون سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلین میرے پاس اتنا دراز فرشتہ ہی کہ کمر اسکی کعبے کے برابر تھی آیا اس نے کہا کہ تمھارا رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ ہو مین نے حضرت جبرئیلؑ کی طرف دیکھا یعنی بطور مشورہ پوچھنے کے پس جبرئیلؑ نے میری طرف اشارہ کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری اختیار کرو پس کہا مین نے کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ اس حال سے پیچھے پھر کبھی حضرتؐ نے تکیہ لگا کر کھانا نہین کھایا اور فرماتے کہ مین کھانا کھاتا ہون جیسے بندے کھایا کرتے ہین اور بیٹھتا ہون جیسے کہ بندے بیٹھا کرتے ہین ایضاً اور حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عالم کے کچھ دینار حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھے سو اس نے حضرتؐ پر تقاضا کیا آپنے فرمایا کہ اے یہودی میرے پاس کچھ بھی نہین کہ تجکو دون یہودی نے کہا ای محمد جبتک تو میرا قرض ادا نہ کریگا مین تجھ سے جدا نہین ہونے کا آپ نے فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا سو حضرت اُسکے پاس بیٹھے رہے پھر نماز پڑھی حضرتؐ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اتنی مدت تک اسی یہودی کے ساتھ رہے اور حضرت کے یار اس یہودی کو جھڑکتے تھے حضرت کو صحا

سلہ یعنی ایسے کامون مین جن مین حق تعالیٰ ناراض نہ ہوتا ۱۲ سلہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اس گنوار کے ساتھ دوا ونٹ تھے حضرت نے ایک پر جو اور ایک پر کھجور لدوا دین ۱۲

کی یہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھلا ایک یہودی آپکو روکے رکھے اور نکلنے نہ دے
پھر حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے منع فرمایا ہی اس سے کہ ظلم کرون کسی پر پھر جب صبح ہوئی اُس یہودی نے کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تحقیق نہین بندگی کسیکی سوا اللہ کے اور
گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک تم اللہ کے بھیجے ہوئے ہو اور کہا کہ میرا آدھا مال تصدق ہی راہ خدا مین سنئے ہو
مین نے جو آپ سے یہ گستاخی کی ہی صرف اسواسطے کی ہی کہ دریافت کرون آپکی تعریف جو توریت مین ہے اور وہ تعریف یہ ہے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اُسکی مکہ مین اور اُسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور شوکت
اُسکی شام کے ملک مین نہین ہی محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش
کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا پھر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلا شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بلا شبہ تم اللہ
کے رسول ہو اور کہا یہ میرا مال[1] ہی بموجب حکم اللہ کے جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرو ایضاً اور حضرت
ابن مسعودؓ صحابی روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے ہوئے تھے جب اُٹھے تو آپکے بدن مبارک
پر بوریا چبھ کر نشان پڑ گیا تھا ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہم کو فرماتے کہ ہم آپکے لیے نرم فرش
بچھا دین اور اچھے کپڑے بنا دین حضرت نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام ہی مجھے دنیا سے اتنی غرض ہی جیسے کسی سوار نے ایک درخت
کے نیچے کچھ آرام پکڑا اور سوار ہی کھڑا رہا پس چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابو امامہؓ صحابی سے روایت ہی کہ حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے لئے بطحاء مکہ کو سونا کر دون پس مین
نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین یہ نہین چاہتا ہون مین اتنی خواہش[2] رکھتا ہون کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز
بھوکا رہون پھر جب بھوکا ہون تیرے آگے عاجزی کرون اور تجھ کو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر ادا کرون اس مقام
مین حضرت کے اخلاق مین سے بہت ہی تھوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ و شمائل ترمذی وغیرہ کتب تواریخ
اور حدیث سے دریافت کرے کہ حضرت کے کیا نیک اخلاق تھے جیسے کہا ہی شاعر نے فرد مجمع اوصاف تیری ذات ہی آپ کی ہر بات
کی کیا بات ہی۔ اور اسیواسطے فرمایا حق تعالے نے وانک لعلٰی خلق عظیم یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑے خلق پر پیدا ہوا ہی اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قرآن ہی یعنی جو کچھ قرآن مجید مین ہی وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین سبحان اللہ فرد
وصف خُلق کسیکہ قرآن است خلق را وصف او چہ امکان است۔ اور پیغمبرون سے نیچے دین کی راہ بتانے والے پیغمبرون کے نائب
ہوتے ہین اگرچہ اُن کا گناہون سے بالکل پاک ہونا شرط نہین لیکن پھر بھی ان کے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہین

---

[1] اس شخص نے اول تو آدھا مال اللہ کی راہ مین قربان کیا اور بعد ایک لحظہ کے سارا ہی مال حاضر کیا اس کا سبب یہ ہی کہ حضرت کی صحبت کی تاثیر سے یک لحظہ کے بعد نور ایمان اس کے دل مین زیادہ روشن ہو گیا ۱۲ [2] رود فراخ سنگریزہ ۱۲ منہ [3] قربان جائیے حضرت کی دانائی پر کہ ایک عا مین کمال ایمان کا مانگ لیا یعنے ایک روز بھوکا رہنا کہ صبر کرین اور ایک روز کھانا تاکہ شکر ادا کرین حدیث مین آیا ہے کہ صبر آدھا ایمان ہی اور شکر آدھا ایمان تو صبر اور شکر مین سارا ایمان حاصل ہوا۔ اللہم صل علے محمد وعلے آل محمد وبارک وسلم ۱۲

اور اگر ان سے کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب نبوت
سے آج تک جہان مین موجود رہے ہین انہین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کے اہل بیت اور اصحاب ہین جنہون نے
با ایمان حضرت کو دیکھا اور ان سے اتر کر تابعین ہین کہ جنہون نے با ایمان اصحابونکو اور انسے اتر کر تبع تابعین ہین جنہون نے با ایمان
تابعین کو دیکھا اور ان سے اتر کر اور علما اولیا اور صلحا ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکھون سے کم نہین اور ان نائبون کے اخلاق
اور افعال ایسے اچھے ہین کہ جنکے بیان سے دل وجان کو لذت حاصل ہوتی ہی اور بعضین بہتون کے ہاتھ سے خرق عادات بھی ظاہر
ہوئے ہین چنانچہ اس مقام مین یکے از ہزاران و اندکے از بسیار بعضے اخلاق اور خرق عادات بعضے بزرگون کے بیان ہوتے ہین
روضۃ الاحباب اور دوسری کتب تواریخ اور احادیث مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا سامان کر رہے تھے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدھا مال حضرت کی خدمت لے آئے حضرت نے پوچھا گھروالون کے واسطے کیا چھوڑ آیا انھون نے
عرض کیا کہ آدھا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اٹھا لائے حضرت نے پوچھا کہ گھروالون کے واسطے کیا
چھوڑ آیا ہی انھون نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اور کیمیائے سعادت مین لکھا ہی کہ ایک دن ایک غلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کو دودھ لاکر پلایا پیچھے سے معلوم ہوا کہ وجہ حلال سے نہ تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے حلق مین انگلی ڈالکے قے کر دی
تمام دودھ نکال دیا اور کہا کہ بارخدایا جو کچھ میری رگون مین باقی رہ گیا ہو اس سے تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ
کتابون مین لکھا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دنون مین ایک شخص کو کہ نام اسکا ساریہ تھا ایک لشکر کا سردار
بنا کر کسیطرف کو روانہ کیا تھا اور وہ بزرگ ایک دن اپنی فوج کے ساتھ عجم کے ملک مین کافرون کے غلبہ سے بھاگ چلا تھا اور
اسوقت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ مین ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ حال کشف سے معلوم ہوا
خطبہ ہی کے درمیان فرمانے لگے کہ یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہوکر اپنے آپ کو قائم رکھ ساریہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز وہان سے سنی اور خبردار ہو گیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرون کو بھگا دیا اور اسی
کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین دستور تھا کہ ایک کنواری لڑکی کو واسطے نذر کے بھینٹ دریائے نیل کی بناؤ سنگار کرکے دریائے
نیل مین ڈال دیا کرتے تھے تو دریا جاری ہوا کرتا تھا جب وہان حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہ حاکم
اس شہر کے تھے اس رسم بد کو موقوف کرا دیا دریا بالکل خشک رہا وہان کے رہنے والون نے جلاوطن ہونے کا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص
نے یہ سب حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکے جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو
خط لکھا کہ تم نے اس رسم کو موقوف کیا اچھا کیا اور ایک رقعہ چھوٹا سا لکھکر اس خط مین ملفوف کرکے لکھا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل
مین ڈالدینا اور مضمون اس رقعہ کا یہ تھا کہ رقعہ اللہ کے بندے امیر المومنین عمر رض کا دریائے نیل کی طرف اما بعد اگر تو اپنے آپ سے
جاری تھا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجھ کو اللہ جاری کرتا تھا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سے کہ تجھکو جاری کردے
عمرو بن عاص نے اس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالی نے دریائے نیل کو جاری کر دیا تب سے وہ رسم بد اس شہر سے

لـه اتفاق سے اہل سنت کا اسپر کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رض سب سے افضل ہین ۱۲ لـه واو از عمرو بعد نقطه عمر بالفتح برآن نویسند تا فرق کنند درمیانه

موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکھا ہو کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوکے اس قدر روئے کہ ڈاڑھی مبارک تر ہو گئی رفیقون نے پوچھا کہ آپ کبھی بہشت و دوزخ کے ڈر سے اتنا نہین روئے جتنا آج روئے ہین اس کا کیا سبب ہو آپ نے فرمایا کہ مین نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہو جس کو اُسمین آرام رہا باقی منزلین اُسپر آسان ہوئین اور جسکو اُسمین تکلیف رہی باقی منزلین تکلیف سے گزرین تو پہلی منزل مین سب منزلون کا غم ہوتا ہو اور لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت اکثر اوقات مسجد نبوی مین زمین پر سوتے۔ جب اُٹھتے تو سنگریزون کے نشان آپکے بدن پر پڑ جاتے اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکھتے ہین کہ ایک دفعہ ایک گلی مین نادانستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤن ایک کنگال کے پاؤن پر آگیا اس نے خفا ہوکر کہا کہ تو اندھا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اندھا تو نہین مگر بھول گیا ہون تو مجکو معاف کر دے اور اسی کتاب مین لکھا ہو کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا آپنے اس کا جواب فرمایا اُس مجلس مین سے ایک شخص نے کہا کہ یہ مسئلہ یون نہین ہو جسطرح آپ فرماتے ہین آپ نے فرمایا جو تجھے معلوم ہو کہدے اس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین بھول گیا تھا یہ سچ کہتا ہو اور صواعق محرقہ مین لکھا ہو کہ حضرت معاویہ نے حضرت ضرار بن حمزہ سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصف مجھ سے بیان کرو حضرت ضرار نے اول اس بات سے عذر کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یون بیان کرنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے بزرگ اور متقی تھے بڑی قوت والے تھے قول اُن کا افضل تھا حاکم اور عادل تھے علم اُن کے اطراف سے رواں تھا باتیں اُنکی حکمت کی تھی دُنیا اور اُسکی زینتون سے بیزار تھے اُن کی آنکھون سے بہت آنسو جاری رہتے تھے تدبر اور تفکر کیا کرتے تھے روکھی سوکھی روٹی اور موٹے کپڑے پر قناعت کرتے تھے اپنے آپ کو ایک ادنیٰ آدمی سمجھتے تھے جو کچھ ہم پوچھتے اُس کا جواب دیتے اگر ہم اُن کو بُلاتے تو اجابت کرتے اہل دین کی تعظیم کرتے مسکینون سے قرب رکھتے قول باطل کے تابع نہ ہوتے کوئی ناتوان اُن کے عدل سے ناامید نہ ہوتا اور مین نے اُن کو اندھیری رات مین تنہا دیکھا ہو کہ اپنا ہاتھ ڈاڑھی مین ملتے تھے اور غم سے روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے دنیا مین تجھ پر نہ بھولون گا تیرا فریب نہ کھاؤن گا یہ فریب اورون کو دے تو مجھ سے شوق رکھتی ہو اور مین تجھ سے بیزار ہون کہاں ہوسکتا ہو کہ مین تجھ سے محبت رکھون میری محبت ہونی تجھ سے بعید ہو مین نے تجھکو تین طلاقین بائن دی ہین کہ پھر رجوع نہ کرون گا عمر تیری چھوٹی ہو اور خوف تیرا بہت ہی ہائے ہائے توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف۔ یہ باتین سُنکر حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے خدا تعالیٰ ابوالحسن پر رحمت کرے کہ واللہ ایسے ہی تھے اور جو تم نے کہا سچ ہے اور اسی کتاب مین لکھا ہو کہ حضرت امام حسن نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہو اُس سے کہ اپنے پروردگار سے ملون ایسے حال مین کہ اپنے پروردگار کے گھر کیطرف پاپیادہ نہ گیا ہون اسواسطے حضرت ممدوح نے پچیس ۲۵ حج پاپیادہ ہوکر کیے حالانکہ سواریان آپکے ساتھ چلتی تھین اور اسی کتاب مین ابونعیم سے روایت کی ہو کہ حضرت امام حسن رض نے دو بار اپنا سارا ہی مال اللہ کے نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیان یا دو موزے ہوتے تو ایک اللہ کے نام پر دیدیتے اور اسی کتاب مین لکھا ہو ایک بڑھیا نے حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے

ہزار دینار سونے کے اور ہزار بکرے اُس بڑھیا کو بخشے اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسکو دیا اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اُسکو بخشین اور تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہے کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اُس نے چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نے جانا کہ اس فاسق نالائق سے بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس اس کی بیعت سے انکار کیا اور اسی سبب سے اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کی اور طرح طرح کی سختیان اُٹھا کر مع اکثر صاحبزادون کے شہید ہوئے پر اُس نابکار کی متابعت اختیار نہ کی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شفعوی اپنی کتاب قلائد العقیان فی مناقب الامام ابحنیفۃ النعمان مین لکھتے ہین کہ حضرت مسعر نے کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رض جب کبھی اپنے بال بچون کے لیے کچھ کھانا یا کپڑا خریدتے تو پہلے اُس سے اسی قدر علماء کو بھی دیتے اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ حسن ابن زیاد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبھی امیرون اور بادشاہون کا ہدیہ قبول نہین کیا اور ایک دفعہ حضرت امام نے کچھ کپڑا واسطے بیچنے کے اپنی تجارت کے شریک پاس بھیجا اُس مین ایک تھان عیب دار تھا آپنے کہلا بھیجا کہ خریدار سے اس تھان کا عیب ظاہر کر کے بیچیو تقدیر الٰہی سے وہ شخص اس تھان کا عیب بیان کرنا بھول گیا اور سب اسباب بیچ ڈالا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اُسکی قیمت کو اپنے خرچ مین لانا گوارا نہ رکھا قیمت اور نفع اس کا سب کے بقدر تیس ہزار درم کے تھا محتاجون کو دیدیا اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور اکثر تو مین ایسا اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قرآن شریف ختم کرتے اور اُس مین اس قدر رقت ہوتی کہ اُن کے رونے کی آواز ہمسایہ سنکر اُنکے حال پر ترس کھاتے اور یہ بھی روایت ہے کہ جس جگہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی آپنے اسجگہ مین سات ہزار قرآن شریف ختم کئے تھے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس مین لکھتے ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ابو عبداللہ کی فرماتی ہین کہ جب سے میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا ہے اس نے رمضان شریف کے دنون مین کبھی دودھ نہین پیا کہتے ہین کہ ایک دفعہ رمضان کا چاند بادل کے سبب سے دکھائی نہین دیا تھا لوگون نے حضرت محبوب سبحانی رض کی مان سے رمضان کے چاند کا حال پوچھا انھون نے فرمایا کہ آج عبدالقادر رض نے دودھ نہین پیا پھر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رح نے فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کے دن مین گائے چرانے جنگل مین گیا اُس گائے نے میری طرف مُنھ کر کے کہا اے عبدالقادر خدا تعالیٰ نے تجھے اس کام کیواسطے نہین بنایا اور اس کام کا حکم نہین دیا مین یہ سنکر ڈرا اور پلٹ کر اپنے گھر کے کوٹھے پر چڑھ گیا کیا دیکھتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجھکو نظر آتے ہین تب مین نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے چھوڑ دو اور اجازت دے کہ بغداد مین جا کر علم پڑھون اور نیکون کی زیارت کرون مان نے اس کا سبب پوچھا مین نے احوال ظاہر کیا مان روئی اور چالیس دینار میرے خرچ کے لیے میرے جامے مین سی دیے اور مجھکو رخصت کیا اور مجھ سے عہد لیا کہ جھوٹ کبھی مت بولیو مین قافلہ سے ملکر بغداد کو چلا راہ مین ساٹھ سوارون کا ڈاکہ قافلہ پر پڑا ایک سوار نے مجھ سے پوچھا اے فقیر تجھ پاس کیا ہے مین نے کہا چالیس دینار بولا کہان ہین مین نے کہا میرے جامے مین

بغل کے نیچے سلے ہوئے ہین وہ سمجھا کہ مجھ سے مسخری کرتا ہو چلا گیا۔ دوسرے نے اسی طور پوچھا مین نے سچ سچ کہدیا ان دونون
سوارون نے میرا حال اپنے امیر سے ظاہر کیا امیر نے مجھ کو بلا کر اسیطرح پوچھا مین نے وہی جواب دیا پھر میرا جامہ پھاڑ کر دیکھا جو مین نے
کہا تھا وہی پایا مجھ سے اس سچ بولنے کا سبب پوچھا مین نے کہا میری مان نے مجھ سے سچ بولنے کا عہد لیا ہی مین اپنے عہد مین
خیانت نہین کرتا یہ سنکر قزاقون کا سردار رونے لگا اور کہا کہ مین کئی برس سے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کر رہا ہون اور اُس
سردار نے میرے ہاتھ پر رہزنی اور قزاقی سے توبہ کی اور اس کے سب ساتھ والون نے بھی میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور کیمیائے سعادت
مین لکھا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسے زاہد تھے کہ گلیون مین سے کھجور کی کٹھلیان اُٹھا کر اپنی غذا کرتے اور
چھوٹی چھوٹی دھجیان گری پڑی اُٹھا کر پاک کر کے اپنے کپڑے بنا لیتے اور کتاب محبوب الابرار مین لکھا ہی کہ حضرت بابا فرید
شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تک ایک کنوئے مین اُلٹے ہو کر لٹکے عشا کی نماز پڑھ کر لٹکتے فجر کی نماز سے پہلے باہر
آجاتے اور مین نے کسی سے سُنا ہی کہ سبب اس کا یہ تھا کہ ایک رات آپ تہجد کے وقت سوتے رہ گئے اور اس روز کی نماز و ترقضا
ہوگئی آپ نے اپنے نفس کو سُستی کی یہ سزا دی اور اسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت بابا فرید کری کے درختون کے نیچے
عبادت کیا کرتے اور غذا آپ کی کری کا پھل تھا جسکو ڈیلا کہتے ہین اور یہ بھی پیٹ بھر نہ کھاتے تھے اور اسی کتاب مین لکھا ہی
کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبکی حالت مین آگئے تو اس بیہوشی مین آپکی مونچھین اندازہ شرعی سے
زیادہ ہو گئی تھین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن آپ کی ڈاڑھی پکڑ کر مونچھین کتر ڈالین حضرت
بوعلی صاحب اپنی ڈاڑھی کو چوما کرتے اور فرماتے کہ یہ میری ڈاڑھی شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہی اور سُنا گیا ہی کہ ایک
شخص جیپور کے راجہ کا لے پالک بھاگ کر دلی مین مولانا شاہ عبد العزیز کی خدمت مین پہنچا اور کہنے لگا کہ ہمیشہ آسمان
اور زمین کے بیچ مین ایک حجلہ مجکو نظر آتا ہی مولانا نے فرمایا کہ اسکی تعبیر یہ ہی کہ یہ تخت بہشت کا ہی تو مسلمان ہو تو یہ تخت تجکو
نصیب ہووے وہ شخص اسیوقت مشرف باسلام ہوا اور سُنا ہی کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد
کی رفاقت مین کافرون سے جہاد کر رہے تھے باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید صاحب کے تھے بعضے وقت اپنے گھوڑے
کے لیے آپ جنگل سے گھانس لایا کرتے تھے اور کبھی لشکر کے اونٹون کے تیلیتے اپنے ہاتھ سے بندھواتے اور کبھی لکڑی کی بھٹیون
مین اپنے ہاتھ سے لکڑیان چیر کر ڈالتے مولانا ممدوح بہت ہی بے تکلف رہتے اور ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تھا اور ایک
روز مولانا قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار تھے اور انکی
بیوی اُس کشتی کے بیچ گاڑی مین بیٹھی ہوئی تھین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نے نماز پڑھی اور بیوی سے کہا تم بھی نماز
پڑھو بیوی صاحب نے کہا مین نے بھی گاڑی میں جسطرح مجھ سے ہوسکی نماز پڑھ لی ہی مولویصاحب نے فرمایا یون نہین ہی
بلکہ گاڑی سے اُتر کر کھڑے ہو کر پڑھو تب بیوی صاحب نے اپنا سر منہ ڈھانپ کر گاڑی سے اُتر کر کشتی مین کھڑے ہو کر نماز پڑھی
مولوی صاحب نے لوگون کی تعلیم کے لیے باواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکھو عبد الحی کی بیوی نماز پڑھ رہی ہی یعنی تمھاری بیبیون کو
بھی ایسا ہی چاہیئے کہ سفر مین اسطور پر نماز ادا کرین نہ یہ کہ بیموقع شرم و غیرت کر کے اللہ فرض مین قصور کرین۔ اور

ہندوؤنکے دین کے پیشوا بھی بہت ہوئے ہین پر اُنکے افعال اور اخلاق عجب طرح کے ہین کہ جن سے عقل حیران ہی بڑا پیشوا ان کے دین کا برہما ہی اور اُس کو رسول خدا بلکہ خدا جانتے ہین اور بقول انکے چارون بید برہما کے چارون منہ سے نکلے ہین اور بید کو کلام آلہی جانتے ہین باقی تمام شاسترون کو انھین بیدونسے نکلے ہوے جانتے ہین چنانچہ برہما اُن کے سب پیشواؤن کا پیشوا ہی۔ مہابھارت کے آدی پرب مین (یعنی پہلا باب) لکھا ہی کہ برہما سارے دیوتاؤن کا اُستاد ہی اور مہادیو بھی اس سے پیدا ہوا اور دوسری جگہ لکھا ہی کہ مہادیو برہما کی دونو ابرو سے پیدا ہوا چنانچہ اس کی نسبت انکی کئی تواریخون مین لکھا ہی کہ پہلے برہما نے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت جماع کو بھی بنایا کام دیو نے برہما سے یہ بر یعنی بخشش (مثل بھاگوت وغیرہ) چاہی کہ وہ جس کے دل مین جا گھسے اُسکی عقل ماری جاوے برہما نے اسے یہی بر دیدیا کام دیو برہما ہی کے دل مین جا گھسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی اپنی بیٹی سے قصد جماع کا کیا سارستی بسبب شرم و حیا کے ایک طرف کو پھر گئی اُس طرف برہما کی صورت مین ایک اور منہ ظاہر ہو گیا سارستی کو اُس منہ سے (یعنی دوسرے برہما) گھورنے لگا سارستی پیچھے کو ہو گئی اس طرف بھی ایک اور منہ برہما کے ظاہر ہو گیا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف کو ہو گئی یہی حال اس طرف ہوا چنانچہ برہما کے چار منہ اسیوقت سے ہین اسی واسطے برہما کو چترمکھ کہتے ہین القصہ سارستی نے دیکھا کہ برہما پیچھا نہین چھوڑتا وہان سے بھاگ چلی برہما اُس کے پیچھے دوڑا سارستی زمین مین غائب ہو کر بھاگنے لگی جب باہر نکل کر دوڑی برہما بھی اس کے پیچھے بھاگا گیا غرض اسیطرح سارستی کبھی ظاہر کبھی غائب ہو کر اس کے ہاتھ سے بھاگی پر اس جوانمرد نے پیچھا نہ چھوڑا مصرع آفرین باد برین ہمت مردانہ او جب دیوتاؤن مین اس بات کے چرچے ہوئے مہادیو نے اس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتے پوجے جاتے ہین نہ برہما اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دفعہ برہما نے پاربتی مہادیو کی بیوی سے آشنائی کی تھی اسواسطے مہادیو نے اس کا سر کاٹ دیا اور کہتے ہین کہ اس سارستی نے ندی کی صورت پر ظہور کیا ہی کہ کھیتر[۱] کی زمین مین تھانیسر کے نیچے کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی سو ابتک اس بات کا یہ نشان موجود ہی اور متیھ پوران مین لکھا ہی کہ برہما نے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتاؤن کی سو برس تک رکھا پھر اُسکو اپنے بیٹے سویم بہوہ سے بیاہ دیا اور باتن پوران مین لکھا ہی کہ برہما نے مہادیو کے ذکر کی درازی کی انتہا نہ پائی اور جھوٹون کہہ دیا کہ مین نے مہادیو کے لنگ کی مقدار دریافت کر لی ہی اس جھوٹ کی شامت سے اُسکی پوجا جہان سے موقوف ہوئی اور انکی بعض تواریخ سے برہما کا شراب پینا بھی معلوم ہوتا ہی اور عقلمند ایسا تھا۔ کہ ایک بار شب کے وقت آلت کو ناپنے لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اس کا انتہا نہ پایا تو برہما نے جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اسکی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان ایسی ہی چاہیے اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہیے جیسا کہ برہما ہی جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت کرنا ہو مہابھارت اور لنگ پران اور باون پران وغیرہ تاریخون مین دیکھے۔ غرض ہندوؤن کے دین سے بخوبی ثابت ہی کہ برہما فسق و فجور سے پاک نہ تھا اور یہان تک نوبت پہنچی

[۱] معروف بہ کلچھتر و صحیح کرکھیتر بضم کاف عربی و سکون رائے و کاف و ہائے مخفی و کسر سین منقوط و یائے مجہول و فتح تائے مثناۃ فوقانی و سکون را نام زمینی کہ در ان زمین تھانیسر و جھونپہ چند قریہ دیگر اند نزدیک ہندوان در ان زمین ثواب عبادت و عذاب گناہ چند در چند مضاعف میشود ۱۲ منہ رہ ۵۲ اس حصہ کا ذکر

کہ اپنی بیٹی سے جماع کیا پھر ایسے نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنے سے کیا حاصل ہی فاسق اور جھوٹا اس لائق نہین ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول ہو اور جھوٹے اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلون کا کام ہی بلکہ جاہل بھی نہین کرتے اس مقام پر بعضے ہندو جواب دیا کرتے ہین کہ برہما سامرتھی[۵۱] تھے یعنی مقدور والا تھا اور سامرتھی کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اس کا جواب یہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بیعقل ہو جائے وہ سامرتھی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نے ضرر نہ کیا تھا تو مہادیو نے اس کا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اس کی پوجا جہان سے کیون اُٹھ گئی اور بالفرض اگر سامرتھی کو گناہ ضرر نہ کرے جب بھی ضرور ہی کہ اللہ کا رسول گناہ سے پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگون کو فائدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ بُرے کام کرے اور دوسرون کو اس سے منع کرے لوگ اس سے مسخری کرین گے اور کہین گے کہ اگر یہ کام بُرے ہین تو آپ کیون کرتا ہی اور اسکی یہ مثال ہی جیسے کوئی شخص حلوا کھاتا ہو اور لوگون سے کہتا ہو کہ اسمین زہر ملا ہوا ہی تم مت کھاؤ لوگ اس کے کہنے کا یقین نہ کرینگے اور کہین گے کہ اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیون کھاتا اور بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے ہین کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ہوئی کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر[۵۲] کی اِچھا دی یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہی کہ برہما سے بھی نہ ٹلی یعنی خدا کے ارادے مین یون ہی تھا کہ برہما سے یہ حرکت ہوئی اسکا جواب یہ ہی کہ ارادہ الٰہی کا ظاہر ہونا کچھ اسی بات پر موقوف نہ تھا کہ اللہ تعالی کا پیغمبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑے بلکہ جو اور کسیکا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑجاتا ارادہ الٰہی کا غالب ہونا اُس سے بھی خوب ظاہر ہوجاتا اور اللہ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والون کے نزدیک ہر طرح ثابت ہی اور یہ بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت نے ایک روز اس بات کا یہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگون کی نظر مین معلوم ہوتا ہی کہ برہما نے یہ حرکت کی ورنہ حقیقت مین یہ کام برہما سے سرزد نہین ہوا سو اس کا جواب یہ ہی کہ ہر فاسق اور زنا کار کہہ سکتا ہی کہ مین نے یہ گناہ نہین کیا تمھاری نظر مین غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت مین برہما نے یہ گناہ نہ کیا تو مہادیو نے اُس کا سر کیون کاٹا اور اگر یہ کہو کہ مہادیو نے بھی سر نہین کاٹا یہ بھی نظرون کی غلطی ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ تمھاری پوتھیون کی غلطی ہی جسمین سراسر غلط اور جھوٹ بھرا ہوا ہی تو اس سے تمھارا دین ہی غلط ٹھیرا اور جو دین غلط ہو اس سے نجات کی امید رکھنی محض غلط ہی حکایت جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا ایک روز مینے دیوان ہندو برہمن سے پوچھا کہ حضیر بھلا اگر کوئی شخص راجا سے ملاقات حاصل کیا چاہے تو آیا کسی میر وزیر معتبر کے ذریعہ سے یا فلانے فلانے بدکارون کے وسیلے سے ملے۔

[۵۱] سامرتھی بمین مہملہ و سکون تاء مثناۃ فوقانی و باء مخفی یعنی مقتدر و توفیق و چون یاء نسبت بدو لحق شد معنی وی اہل مقدور و توفیق شد ۱۲ منہ [۵۲] پرمیشر بفتح بائے فارسی و سکون رہ و کسر میم و یای مجہول و ضم شین معجمہ و سکون را خدا تعالی را میگویند و این لفظ در اصل پرم ایشر است پرم بمعنی غایت نہایت ایشر بکسر ہمزہ و یای معروف بمعنی خداوند ہمزہ ساقط شد و کسرہ اش بمیم دادند و یائی معروف را یای مجہول خواندند پرمیشر شد معنی او خداوند کلان است ۱۲ ف اہل ہند مین کتنے ہین کہ حوا آدم کی دختر تھی۔ (جواب) کوئی اہل اسلام اس بات کا قائل نہین بلکہ یون کہتے ہین کہ آدم کی پسلی سے کچھ اجزا لیکر بنائی گئی ہین اور پسلی سے گوشت بھر دیا تو یہ ہندون کا قاعدہ ہی کہ بدون پیدا ہونے کے نطفہ سے بعد انقطاع پوست یا استخوان کسی جاندار کے کوئی چیز اس کی بنائی جائے تو وہ اس کی اولاد ہوتی ہی یون تو بقول ہندون کے دروپدی کو آگ مین جلا کر اس کی راکھ سے دوسری دروپدی بنائی جاتی تھی تو دوسری دروپدی پہلی دروپدی کی بیٹی ہوئی بلکہ دروپدی پانچون پانڈو کی بیٹی ہوئی اور شیو پران او کھنڈ ادھیائی ۲ صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہی اسی سکت سداشیو کے جسم سے علیحدہ ہو کر با طلعت نورانی آفتاب کی مانند طلوع فرمایا یہ سداشیو کے آدشکتی بشن اور برہما کی ماتا اور سب سے تینون جہان کے سب کے مالک اور سداشیو کی زوجہ الخ پس بقول اہل ہند کے سداشکت سداشیو کی زوجہ اور بیٹی ہوئی ۱۲ منہ

کہنے لگے کہ بھلا مہاراج ایسے بچون کو راجا کے دربار مین کون پوچھتا ہی مین نے کہا کہ جب ان راجون کے دربار مین بچون کے
وسیلے سے نہین پہنچ سکتے ہین تو اس شہنشاہ یعنی اللہ کے دربار مین قطبون کے وسیلہ سے ہرگز رسائی نہوگی بولا کہ ہان سچ ہی پھر
مین نے کہا کہ تم ایسے شخص کے پیچھے کیون لگے کہ بقول تمھارے ایسا بچا ہی کہ اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا یعنے وہ برھما ہی بس اُس نے
اسبات کا یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تم کو ایک بات کہتے ہین ہمارا کہنا مانو جو کچھ تمھارے من مین ہی وہ دل ہی مین رکھو اسطرح ظاہر مت کہا
کرو اتنی بات برھما سے اُتر کر اور لوگ جنھے دین کی راہ بتلائیوالے ہین چنانچہ اُن کا حال بھی ایسا ہی ہی کسی نے اپنی بیٹی سے زنا کیا
کسی نے بیگانی عورتون سے بُرا کام کیا کسی نے دغابازی اور فریب کیا اور کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ اور کوئی ان سب بُری صفتون سے موصوف
ہوا چنانچہ بھاگوت وغیرہ ان کی پوتھیون مین کشن کا یہ حال لکھا ہی کہ رات دن برج کی عورتون کے ساتھ مشغول رہتا تھا مسخری
کرتا بنسری بجا کر اُن کو سُناتا ایک دفعہ کئی عورتین نہاتی تھین اُن کے کپڑے اُٹھا کر کدم کے درخت پر چڑھ گیا تا کہ اُن کا بدن ننگا دیکھے
اور اس نے رادھا نام بیگانہ عورت کہ جس کا خاوند جیتا تھا آشنائی لگا کر اسکو اپنی بیوی بنایا غرض اس کے فسق و فجور کی باتین
ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹھ خیال ٹپا چھند چھپا دھرپت کبت مین گاتے بجاتے ہین بلکہ بعضے وقت کشن اور
اسکی بیویون کے سانگ بنا کر اُن کو اپنے سامنے نچاتے ہین اسکا نام راس لیلا ہی اور کہتے ہین کہ پراسر سفر کو چلا بیوی سے عہد کر گیا
کہ جب تجھے حیض آکر فراغت ہوگی اپنا نطفہ تیرے پاس بھیجونگا پھر اُسنے اپنی منی نکال کر ایک درخت کے پتے مین لپیٹ کر ایک شکرے
کے ہاتھ اپنی بیوی کے پاس بھیجی راہ مین ایک دریا پر اس شکرے سے ایک اور شکرا لڑنے لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ پراسر کا دریا مین
گر پڑا اس کو ایک مچھلی نگل کر حاملہ ہو گئی اس سے ایک لڑکی پیدا ہو گئی جس کا نام مچھودری ہی وہ لڑکی ایک ملاح نے اپنی بیٹی کر کے رکھی
اتفاقاً اسی دریا پر ایک دفعہ پراسر رکھ آیا مچھودری اس کو دریا سے پار کرنے لگی پراسر اُس پر عاشق ہوا بُرے کام کا قصد کیا مچھودری نے
کہا میرے بدن سے مچھلی کی بدبو آتی ہی پراسر کی دعا سے وہ بدبو خوشبو بن گئی مچھودری نے کہا میرا باپ اور ملاح دیکھتے ہین اور سورج
دیکھتا ہی چونکہ جناب پراسر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تھی دعا کی اور اندھیرا ہو گیا کہ کسی کو کچھ نہ سوجھے اسوقت شوق سے مچھودری
کے ساتھ کہ حقیقت مین انھین کی صاحبزادی تھی جماع کیا اور مہابھارت مین یون لکھا ہی کہ لڑکی اجرا پرجر کے نطفہ سے پیدا ہوئی
تھی جس سے پراسر نے زنا کیا چنانچہ یہ قصہ دوسری فصل مین مذکور ہی الغرض اس زنا سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بیاس ہی
چنانچہ بہت سی کتابین تواریخ وغیرہ کی خصوصاً بیدانت شاستر کہ جس کو سارے شاستروں سے افضل جانتے ہین اس کی تصنیف
ہین اور بیدون کو کہتے ہین کہ اسی نے چار حصہ کیا ہی اسواسطے اسکو بید بیاس کہتے ہین سو بیاس بھی اُن کا بڑا پیشوا ہی سو اُسنے
راجہ پانڈو کی جورون سے زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہو چکا ہی اور روایت ہی کہ بسوامتر نے ہزارہا برس عبادت کری ایک روز
ارنبسی پر عاشق ہو کر اس سے خراب ہو کر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سے مجذوم ہوا آخرش کتابین کر اس کے (نام عورت ۱۲)

ؔ بھاگوت کے باب اول مین ہی کہ جب عورتون نے کپڑے مانگے فرمایا جبتک برہنہ ہو کر میرے پاس نہ آوگی کپڑے نہ دونگا عورتین آگے پیچھے شرمگاہون پر ہاتھ رکھ کر حاضر ہوئین فرمایا دونون ہاتھ جوڑ کر آو تب کپڑے پاوگی ناچار انھون نے حسب ارشاد ایسا ہی کیا الہی اندرمن کہتا ہی کہ پانی مین ننگا ہونا نہایت منع ہی یہ اس کی تنبیہ ہوئی تھی سو جواب یہ ہی کہ اچھی تنبیہ بیحیائی کی ہی اور میدان مین برہنہ ہونا تو اس سے بھی زیادہ بیحیائی ہی خصوصاً جبکہ شرمگاہ کو بھی نہ چھپاوین یہ اندرمن کا عذر بدتر از گناہ ہی ۱۲ اسوط باب ثانی صفحہ ۱۰۔

پیچھے پیچھے ہو کر بہشت کے سرگ مین گیا غرض ہندؤن کے دین کے رہنماؤن کا حال اُنکے شاسترون سے ایسا ہی نکلتا ہی جسکو زیادہ دیکھنا ہو مہابھارت اور پدم پوران وغیرہ کی سیر کرے اس مقام مین زیادہ بیان ایسی فحش باتون کا کیا کرون اب ہندون کو مناسب بلکہ فرض ہی کہ ان لوگون کی پیروی کو چھوڑین کہ ایسے لوگ لائق پیغمبری اور رہنمائی کے نہین ہوتے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کے پیغمبر ہین اُن کے اور اُنکے نائبون کے اخلاق اور افعال کیطرف غور کرین اور اپنے بزرگون کے اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کس کی متابعت سے اللہ کے ملنے کی اُمید ہوتی ہی اور ہم یہ بات ہندؤن کی خیرخواہی کیلئے کہتے ہین حق تعالےٰ ان کو ہدایت کرے ❊

فصل پانچوین قیامت کے بیان مین

ہم یقین رکھتے ہین اسپر کہ ایک دن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچھ نظر آتا ہی سب فنا ہوگا کچھ نہ رہیگا پھر حق تعالےٰ ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسیکو اچھے بُرے کامون کا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمون سے مظلومون کا حق دلایا جاویگا بعد ہونے انصاف کے اچھے لوگ جنھون نے پیغمبرون کا حکم قبول کیا ہی اور گناہون سے بچتے رہے یا گناہ سے توبہ کری ہی اور اُنکے ساتھ مرے ہین بہشت مین داخل ہونگے پھر کبھی نہ نکالے جائینگے اور نہ مرینگے اور بُرے لوگ جنھون نے پیغمبرون کا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکالے جائینگے نہ مرینگے نہ عذاب کم ہوگا اور جنھون نے پیغمبرون کا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کرکے بدون توبہ مرگئے کچھ مدت موافق گناہ کے دوزخ مین سزا پاکر پھر بہشت مین داخل ہونگے بعضون کو اللہ سزا نہ دیگا بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندون کے حقوق تلف کئے ہین جیسے چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بیعزتی رشوت خوری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حق کے بخشے نہ جاوینگے اور اُس دن بموجب حکم الٰہی کے اچھے لوگ گنہگار مسلمانون کی سفارش کرینگے حقتعالیٰ قبول کریگا اور سوائے کفر کے جس گناہ کو اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین اچھی اچھی نعمتین کھانے پینے کی عمدہ لباس ستھرے مکان یار و آشنا خویش و قرابتی میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سبکی آپس مین ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی ایسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی آگ سانپ بچھو گرم پانی۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ کانٹے۔ بدبو طوق زنجیر۔ مارپیٹ۔ فرشتونکی جھڑکی وغیرہ اللہ پناہ دے اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب و ثواب و قہر کا بڑی کتابون مین مندرج ہی انتہی اور **ہندؤن کے دین مین یون ہی** کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو جمراج جسکو دھرم راج بھی کہا کرتے ہین اس کے سپاہی گنہگار کی روح کو جمراج کے پاس لیجاتے ہین جمراج اُسکے عملون کا حساب لیتا ہی پھر وہ جس سزا کے لائق ہوتا ہی اسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہی اس جسم مین اپنے اعمال کی سزا پاکر اس جسم سے نکلکر پھر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہی اسیطرح سے ہزارہا جنم لیتا ہی اور حسب اعمال کے ہر طرح کے حیوانات کے جنم لیتا ہی یہانتک کہ کبھی ادبھر اور سؤر اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبھی درخت بھی ہوجاتا ہی اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ پتھر بھی ہوجاتا ہی اور بہت سے جنم لیکر اور اپنے عملونکی سزا پاکر جب گناہون سے صاف ہوجاتا ہی[1]

[1] ان تنے جنم اگر یہہ فرض کئے جاوین تو اسمین احتمال ہی کہ کوئی عورت ایک جنم مین کسیکی بہن اور دوسرے جنم مین اس کی ماں اور تیسرے جنم مین اسکی جورو ہوتی ہی

تب اُسکی مکھش یعنی نجات ہوتی ہی اور مکھش یہی ہی کہ نیست و نابود ہو کر خدا کی ذات مین ملجاتا ہی اور کبھی گناہون شامت سے نرگ یعنی دوزخ مین جا کر وہان سے نکلکر کبھی پھر جنم لیتا ہی اور کرم بپاک مین لکھا ہی کہ جو کوئی ملیچھ اپنی عمر مین اچھے کام کرے تو وہ بعد مر نیکے شودر ہوتا ہی اور جو کوئی شودر اپنے طریق پر ثابت رہا ہو اور اچھے کام کرے تو مر کر بیش ہوتا ہی اور جو بیش اچھے عمل کرے اور اپنے طریق پر قائم رہے تو وہ بعد مر نیکے کھتری ہوتا ہی اور کھتری اچھے عمل کرے تو وہ مر نیکے بعد برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھے عمل کرے تو اُسکی موکھش یعنی نجات ہوتی ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ جب کوئی اچھا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تھا بعد مر نیکے اُسی دیوتا کے مقام مین جاتا ہی اور کہتے ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہی تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے نکلکر پھر جنم لیتا ہے اور بقول اُن کے جو کوئی بہشت مین گناہ کرے اُسکی یہی سزا ملتی ہی چنانچہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہی کہ راجہ ججات نے بہشت مین کہا کہ مین اپنے برابر کسیکو نہین جانتا اندر نے اس گناہ کے بدلے اُسکو بہشت سے دنیا مین پھینکدیا پھر اس گناہ سے پاک ہوکر بہشت مین گیا اور اسی مین لکھا ہی کہ ایک راجہ نیک کردار بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجہ بھی وہان حاضر تھا ہوا نے گنگا کا دامن اُٹھا دیا راجہ کی نظر گنگا کی زانو پر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت سے نکالا گیا اور یہ بھی انکا اعتقاد ہی کہ کبھی اولاد کے گناہ کے بدلے مین باپ دادا بھی دوزخ کے عذاب مین پھنستے ہین چنانچہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہی کہ ایک بڑا زاہد برہمچاری جو اس نے اپنا بیاہ نہین کیا تھا ایسے مقام پر پہنچا جہان اُسکے بزرگ کنوئین لٹکائے گئے تھے اُس نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو بولے کہ ہم بڑے عابد اور جگ کرنیوالے تھے ہم بعد مر نیکے دوزخ مین ڈالے گئے اس گناہ سے کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرواتا چنانچہ برہمچاری نے باسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا کہ جہان کی ابتدا کچھ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہان کا دو وجہ پر ہی ایک یہ کہ برہما کی مکت ہوجاتی ہی سواے دہرم اور ادہرم بھاو ناسنسکار کے سب کچھ فنا ہوجاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہا تھا اتنی ہی مدت فنا رہتا ہی اور اسی مخلوقات مین سے کوئی شخص برہما بنجاتا ہی اور از سر نو اسی طور بعینہ اُسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تھی بناتا ہی اور اُسیطرح پر جہان کے فنا ہونیکا نام ہی کھنڈپرلی اور یہ کھنڈپرلی بہت بار ہوتی ہی اور دوسری قسم یہ کہ تمام مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور ادہرم اور بھاو ناسنسکار بھی فنا ہوجاوینگے کچھ باقی نرہیگا اور چارون عنصرون مین سے پہلے زمین پھر آگ پھر ہوا پھر پانی فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہی مہاپرلی اور یہ ایک ہی بار ہوگی اور بیدانت شاستر کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم پر ہی ایک یہ کہ جب برہما کی عمر سے ایکدن گزرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات بھر فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پھر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بار بار ہوتی ہی اور اُسکا نام ہی دی تتدن دوسرا قسم یہ ہی کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی جہل مین آجاتے ہین سواے اگیان کے اور سب کچھ فنا ہوجاتا ہی اور اس قسم کی فنا ایک بار ہوگی اور اس کا نام ہی پراکرت تیسرا قسم یہ ہی کہ اگیان

۱؎ ہندوان سواے ہر چہار قوم خود را ملیچھ گویند ۱۲ ۲؎ شودر و بیش و کھتری و برہمن این چہار قوم ہنودان اند و بیان آن در فصل پنجم باب سوم خواہد آمد ۱۲ ۳؎ جگ ایک قسم ہی عبادت ہندوؤن کا کہ تیسے سامان سے کرتے ہین اور اسمین قربانیان بھی ہتون کے تام پر کرتے ہین ۱۲ ۴؎ بھاو ناسنسکار اصطلاحات از مصطلحات نیاے شاستر و اصطلاحی از علم منطق و مناظرہ کہ مرادف این لفظ باشد تا حال معلوم نشد لیکن بھاو نا مدلول زبان ایشان تو آہش ۱۲ ارادہ را گویند سنسکار ازانکہ مراد از سنسکا سبب و جل عد را استدا باشد و اللہ اعلم بالصواب نیاے شاستر علمیست مرکب منطق و مناظرہ دیگر علوم طب ۱۲ ۵؎ کوئی شخص کہ برہما بنجاتا ہی ہندو کہتے ہین آغاز آفرینش سے ابتک ہزار برہما گزر چکا ہی اور ہزار سے اوپر کا برہما موجود ہی ۱۲ ۶؎ کھنڈپرلی بفتح کاف عربی و ہاے مخلوط و سکون نون و دال ہندی و باے فارسی و سکون را و فتح لام و سکون یاے تحتانی در اصطلاح ہندوان نام قسمے از اقسام فنا شدن فنا ۱۲ ۷؎ یعنی رات بھر برہما سوتا رہتا ہی خلقت فنا رہتی ہی ۱۲ ف بھاو ناسنسکار

دھیاے ۲ ، ۸ مین ہی جس کبھی مین موجودہ برہماند و جلا کا (یعنی مرتاب) ہو جاتے ہین اس سمے پورن یعنی خدا برابر اکیلے سوتے رہتے ہین ۱۲ +

کبھی فنا ہوجاتا ہی اور اگیان یعنی عقل و دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتشک[۱] اور یہ بھی ایک ہی بار ہوتی اور عنصر فنا ہوتے ہین کہ زمین پانی مین فنا ہوجاتی ہی اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا[۱] مین اور خلا مایا مین آکر فنا ہوجاتی ہی اور سانکھ شاستر یون کہتا ہی کہ جب جہان کے فنا ہونیکا وقت آتا ہی تب پانچون تت[۲] یعنی عناصر پانچون تنماترون[۳] مین غائب ہوجاتے ہین آکاس شبد مین پون سپرس مین آگنی روپ مین جل رس مین پرتھی گند مین اور پانچون تن ماتر آہنکار مین غائب ہوجاتے ہین اور آہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرت مین ملجاتا ہی چونکہ شرح معنی الفاظ کی علوم حکمی سے تعلق رکھتی ہین اور ہر کسی کو انکا سمجھنا مشکل ہی اسواسطے مین نے یہان زیادہ تحقیق ان لفظون کی نہین کی فقط نام ہی لکھدیے ہین اور کچھ بیان اس کا ساتوین فصل مین دیکھو غرض یہ ہی کہ حالانکہ بقول انکے سب شاستر ست یعنی برحق ہین پھر بھی قیامت کے بیان مین ان شاستروں مین اتنا کچھ اختلاف ہی کہ ایک کا قول دوسرے کو رد کرتا ہی اور باوجود اس قدر مخالفت کے سبکو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلاً ایک شخص کہے کہ آج پیر کا دن ہی دوسرا کہے آج جمعرات ہی تیسرا کہے جمعہ ہی تو ہرگز نہین ہوتا کہ تینون سچے ہون اور عقلمند یہی کہین گے کہ ان تینون کو سچا جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پھر اب مین ہندؤن سے پوچھتا ہون کہ جو قیامت کے حال کی تینون شاستر جدی جدی خبر دیتے ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جھوٹا کہین اور شاید ہندؤن کو اس مقام مین شبہ پڑے کہ مسلمانون کے بھی بعض مسئلون مین اختلاف ہی سو اس کا یہ جواب ہی کہ ہمارے دین کے جو بعضے مسائل مین اختلاف ہی تو فروع مین ہی نہ ان مسائل مین جو دین کے اصل اصول ہین اور تمھارے دین کے اصل اصول مین اختلاف ہی چنانچہ قیامت کا حال یہان کھل گیا اور خدا کی پہچان مین جو تمھارے شاسترون کا اختلاف ہی اس باب کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور باقی حال اختلاف کا اسباب کی ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دنیا کی پیدائش کے بیان مین تمھارے بید اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہی کہ کہان تک بیان کیا جاوے اپنی ہی پوتھیون سے دریافت کرو اور ہمارے دین کے بڑے اصول پانچ ہین اللہ تعالی کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچھی صفتون والا اور بری صفتون سے اور عیبون سے پاک اور وحدہ لا شریک اور قادر اور بے نیاز سمجھنا اور سب پیغمبرون کو برحق اور سچے جاننا جو کتابین اللہ تعالی نے پیغمبرون پر بھیجین سب کو برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون[۴] کو حق جاننا سو ان پانچ اصول مین مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اہل اسلام کے ہین کسیکو اختلاف نہین ہی اور فروع مین اختلاف ہونا کچھ سبب نقصان دین کا نہین ہی کیونکہ بندہ ضعیف ہی کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہوگیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنے سمجھنے مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہوگئی یا اور کسی وجہ سے فروع دین مین اختلاف ہوگیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑے اصول مین اختلاف ہونا دین کو جھوٹا ٹھیراتا ہی دوسرے ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سے ماننا دوسرے پانچ وقت کی نماز پڑھنی تیسرے زکوٰۃ مال کی دینی چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنے پانچوین بموجب توفیق کے ایک بار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچون امر کے فرض ہونے

---

[۱] حکماء ہند کے نزدیک عنصر پانچ ہین آکاس یعنی خلا پون یعنی ہوا اگنی یعنی آگ جل یعنی پانی پرتھی یعنی زمین اور پانچ تن ماتر مین شبد یعنی آواز سپرس یعنی چھونا روپ یعنی صورت رس یعنی ذوق گندھ یعنی بو ۱۲ منہ [۲] تت یعنی عنصر جمع تتون یعنی عناصر ۱۲ منہ [۳] تنماترا یعنی عنصر لطیف [illegible] بہ پرکرت کا ذکر ساتوین فصل مین ۱۲ منہ

[۴] کہ اللہ کے بندے ہین نور سے پیدا ہوئے ہین گناہ سے پاک ہین ۱۲ منہ

پر سارے فرقے اسلام کے ایک بات ہین برخلاف تمھارے فرقون کے کہ کرم کانڈ والے سرو ز کی عبادت یعنی سندھیا وغیرہ کو فرض جانتے ہین اور گیان کانڈ والے کچھ ضرور نہین جانتے ہین بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو گویا کا ٹھیل سمجھتے ہین اور اگر تم یہ کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بھی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہین جانتے اور کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتے ہین جب کہ آدمی عارف کامل ہوگیا اسکو نماز روزہ کی حاجت نہین رہتی سو اسکا جواب یہ ہی کہ ایسی باتین کہنے والے لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ کافر اور ہمارے دین سے نماریج اور اللہ اور رسول کے دشمن صرف نام ہی کے مسلمان ہین غرض بہرحال ہمارے دین کے اصول اور بنا مین کچھ اختلاف نہین ہی +

فصل چھٹی بیچ بیان معبود کے

معبود کہتے ہین اس کو جسکی عبادت یعنی بندگی پوجا کیجاوے اور عبادت کی حقیقت کیا ہی پرلے سرے کی تعظیم کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے آگے بہت ذلیل کرنا جیسے سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اسکو سمجھ کر اپنے دین اور دنیا کی حاجت اس سے طلب کرنی اور اسکی نذر اور منت ماننی اور اُسکے نام کا روزہ رکھنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہین اسکی تعظیم کرنی سو ہمارے مسلمانون کا معبود سوائے ذات پاک اللہ تعالیٰ صاحب کے اور کوئی نہین اور جو کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے کسیکو معبود جانے وہ کافر ہی یہانتک کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سے افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت صلعم کی عبادت کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہی چنانچہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے یہی معنی ہین کہ نہین ہی کوئی معبود برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول یعنی بھیجے ہوے ہین اور ہندؤن کے معبود بیشمار ہین چنانچہ اُن معبودون کے نام پر طرح طرح کے بُت بناکر پوجتے ہین اور اُنکی تعظیم مین سولہ کام بجالاتے ہین۔ آواھن یعنی منتر پڑھ کر دیوتا کو بلانا۔ سنگھاسن یعنی پیتل وغیرہ کا تخت بُت کے نیچے رکھنا۔ سنان یعنی غسل دینا۔ لیپن یعنی صندل وغیرہ ملنا۔ اچھت یعنی چانول چڑھانا۔ پشپ یعنی پھول چڑھانا۔ نیویدی یعنی بھوگ لگانا۔ اچمان یعنی پانی پلانا۔ تانبول یعنی پان وغیرہ چڑھانا۔ بستر یعنی پوشاک پہنانا۔ بھوشن یعنی زیور پہنانا۔ دھوپ یعنی خوشبو جلانا۔ دیپ یعنی چراغ دکھانا۔ سنکھ اور گھنٹہ بجانا۔ استت یعنی سراہنا۔ پرکرما یعنی طواف کرنا اور بعضے امور تعظیم کے بھی کرتے ہین جیسا کہ ساشٹانگ ڈنڈوت یعنی سات آٹھ اعضا کے سجدہ کرنا اور اُس سے دین اور دنیا کی حاجات طلب کرنا پھر بسرجن کرنا یعنی منتر پڑھ کر دیوتا کو رخصت کرنا انصاف کرنا چاہئیے کہ اللہ کو چھوڑ کر اور کو پوجنا اور اُن سے حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بُت سے اور جانداروں کا پوجنا بیجان کو اور عقل والونکا بیعقل کو اور قوت والون کا ناتوانکو کیسی بیعقلی ہی۔ سے عرض حاجت جو کہ پتھر سے کرین سو انکی ایسی عقل پر پتھر پڑین + اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ یہ معاملہ اصل مین اُن بزرگون سے ہی جنکا نمونہ بُت ہین۔ تو اس کا جواب یہ ہی کہ عبادت اُسکی کیجئے جس نے سب کچھ بنایا اور سب اُسی کے محتاج اور سوالی ہین اور وہ سب کا سوال پورا کر سکتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکھتا اور ہر کسی کی فریاد ہر وقت سنتا اور بڑے سے بڑے کا زور رکھتا ہی اب انکے بعضے معبودون کے

---

۱ نام مذہبے کہ دران بیان اعمال است ۱۲ ۲ نام عبادت ہندوان کہ مشہور است ۱۲ ۳ یعنی بیدانت ۱۲ ۴ ساشٹانگ بفتح سین مہملہ والف و سکون شین معجمہ و فتح تا ہندی والف و نون غنہ و سکون کاف فارسی یعنی سات آٹھ عضو کے اور یہ لفظ اصل مین ساشٹ انگ تھا سین مفتوح کے معنی سات اور اشٹ کے معنی آٹھ اور انگ کے معنی عضو و نون ہمزہ ساقط ہوئے اور حرکت ان کی ماقبل کو دیگئی ساشٹانگ ہوا معنے اس کے آٹھ عضو کے ہوے ۱۲ منہ رحمہ

نام سنو وشنو یعنی بشن جس کا ذکر پہلی فصل مین ہو چکا سالگرام پتھر پر تلسی کا پتہ چڑھا کر پوجتے ہین - **کرشن** یعنی کنہیا **رامچندر** وسرت کا بیٹا **سیتا** اُس کی بیوی **لچھمن** اُسکا بھائی - ان کی مورتین پوجتے اور انکی تعظیم مین گاتے ڈھولک سارنگی وغیرہ بجاتے ناچتے کودتے ہین جاننا چاہیئے کہ راگ اور باجے صرف کھیل اور تماشا اور ہوائے نفس ہے اس کا نام عبادت رکھا ہے **گنیش** جسکا ذکر پہلی فصل مین ہو چکا صورت اسکی دھڑ آدمی کا سر ہاتھی کا ہے سپاری چھالیا کو اُس کے نام پر پوجتے ہین اور ہر معبود کی پوجا سے پہلے اسکی پوجا ضرور جانتے ہین **مہا کالی دیوی** اس کی عبادت کا یہ طریق ہے کہ جہان جہان اس کا ظہور جانتے ہین جیسے جوالا مکھی کانگڑا جینت پور انشت بھوجی انیکا ربھدر کالی چامنڈا وغیرہ ان مکانون مین جا کر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین اور جوالا مکھی کے پوجنے والے اس مکان کو سارے تیرتھون سے افضل جانتے ہین جیسے کسی نے کہا ہے کاشی باس جگ اٹھ جگ کیا پرتھو دکان روٹ سہا پنیا جوالا مکھیر درشنات

कासी बासा जुग मपीठन जग मैगन परथवकन तर कोटस पा
पुत्र पां जो म्राला पुरब परिद पुं नात॥

یعنی کاشی مین آٹھ جگ جا کر رہے اور ایک جگ اناج اور پانی سے بغیر تپ کرے ان سب کے برابر جوالا مکھی ایک دفعہ درشن کرنے سے پُن ہوتا ہے اور جوالا مکھی کے مکان مین کئی شعلے آگ کے دامن کوہ سے نکلتے ہین اسکو بڑا کشف و کرامات سمجھتے ہین اتنا نہین خیال کرتے کہ اللہ کی زمین سے کہین پانی نکلتا ہے کہین سونا چاندی لوہا کہین نمک کہین کچھ کہین کچھ جو آگ نکلنے لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سے پہاڑ ایسے ہین جنہین سے آگ نکلتی ہے ازانجملہ جہان کیخسرو بادشاہ کی قبر ہے وہان ایک چشمہ آگ کا ہے اور سوا اُس کے اور عجوبہ دنیا مین بہت ہین اُن کے پوجنے کا اللہ نے انکو حکم نہین کیا - دیکھو بعضی دیا سلائی ایسی ہین کہ جب انکو کسی سخت چیز پر گھسین تو خود بخود اُن سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور انگریزی بندوق مصالحہ دار بے آگ جل جاتی ہے اور چقماق کے پتھر سے آگ نکلتی ہے اور بعضے وقت مصری کے چبانے سے رات کو آگ کی چنگاری نکلتی ہے اور ملک عرب مین سبز لکڑی مین سے آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی ڈاڑھی گھن کی ہو تو بعضے وقت اسمین رات کو کنگھی کرنے سے آگ کے پتنگے نکلتے ہین اور بعضے وقت رات کو کسی کمل کو جھاڑنے لگین تو اسمین سے آگ نکلا کرتی ہے اور اگر رات کے اندھیری مین گائے بیل کے بدن کو ہاتھ سے ملین تو اُسمین سے بھی آگ کے پتنگے نکلا کرتے ہین اب ہندؤن کو چاہئے کہ ایسی چیزونکی بھی پوجا کیا کرین اور جوالا مکھی کے بھوجکی یعنی مجاور ایک فریب بھی کرتے ہین کہ ایک پہر کے پیچھے وقت فجر سے پہر رات گزرے تک دیوی کو بھوگ لگاتے ہین اسوقت کسی غیر کو اندر جانے نہین دیتے اور اس کام کیواسطے بارہ بھوجکی جنکو بڑے معتبر جانتے ہین ہمیشہ مقرر رہتے ہین سوائے ان کے دوسرے بھوجکیون کو اسوقت دخل نہین ہوتا ہے بارہ بھوجکی اپنی اپنی نوبت پر جا کے دروازے بند کر کے ایک پجاری کو ساتھ لیکے بھوگ لگاتے ہین اُس حجاب کے کرنے سے ایک شبہ پڑتا ہے کہ شاید ان آگ کے شعلونمین کچھ مصالحہ بھر دیتے ہین کہ ایک ایک پہر تلک کافی رہے اور میلے کے دنون مین کہ بعضے دن رات کو دیر تک آدمی اندر رہتے ہین مصالحہ زیادہ بھر دیتے ہین اور مین نے کسی سے سُنا بھی ہے کہ یہ شعلے مصالحہ کے سبب سے روشن رہتے ہین اور اتنا تو مین نے آپ دیکھا ہے کہ جب اُنین سے کوئی

شعلہ بجھ جاتا ہی اُسکو چراغ سے پھر روشن کر دیتے ہین اور یہ جو کہتے کہ اس مکان مین پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ
نکلتا ہی سو محض غلط ہی حقیقت اس کی یہ ہی کہ اس مکان مین ایک حوض ہی اُسکو برہمن کنڈ کہتے ہین اسکے ایک کونہ مین
زمین کے برابر پتھر سے پانی نکلتا ہی خدا جانے وہین سے نکلتا ہی یا دور سے آتا ہی اور پانی بہت تھوڑا آتا ہی اسقدر کہ اُسکے پھر
مین ایک پیالہ بھرے اور اُس سے ذرا و نیچے پر ایک شعلہ کے نکلنے کی جگہ ہی لیکن پانی کے قریب وہ شعلہ بجھتا رہتا ہی جب
کسی کو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی تو کپڑے سے اس پانی کو خشک کرکے چراغ سے اس شعلہ کو روشن کرتے ہین پھر اسپر گھی
اور شہد اور تِل اور جو اور بادام اور کھوپرا دھڑیون اور منون ڈالتے ہین اُسیکا نام ہوم ہی کہ یہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکے آگ
مین جلا دیتے ہین۔ القصہ ان چیزون سے وہ شعلہ خوب بھڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچھ اسوقت مین نکلتا ہی نیچے ہی دبا رہتا ہی
بھلا جہان اتنی آگ جلے تو دو تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہو ایام طفولیت مین ایک رات مین بھی وہان ہوم کرنے گیا تھا
یہ حال بچشم خود دیکھا اس بات کو بیس برس ہوگئے ان بعد کبھی دفعہ مین وہان گیا کچھ خیال نہین کیا خدا جانے اب بھی وہ پانی آتا
ہی یا نہین غرض بہر حال آدمی کو چاہیے کہ ایسی اعجوبہ کو دیکھ کر اپنا اعتقاد نگاہ نہ بنا بیٹھے عبادت اُسکی کرے جس نے یہ سب کچھ بنایا اور
ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہی کہ بلور کے ٹکڑے پر  اس طور کے خط کھینچکر جنتر بنا رکھتے ہین اور بدستور مذکور پوجا کرتے
ہین اور ایک طور یہ ہی کہ کمار کا یعنے کواری لڑکی کی پوجا کرتے ہین اور اسکو کھانا کھلاتے ہین اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت
کی فرج کو بدستور مذکور پوجتے ہین اور بعضے اپنا آلت اُسمین داخل کرکے جنبش کرتے ہین لیکن منی اندر گرنے نہین دیتے اور اس کا
نام بھگ پوجا ہی اور اس طرح کی پوجا کرنیوالے بام مارگی کہلاتے ہین اور بام مہادیو کا نام ہی یہ لوگ مہادیو کی اور دیوی کی عبادت
کرتے ہین اور اپنے مذہب کو اور ہندون سے بہت چھپاتے ہین اور گوشت اور شراب کا کھانا پینا اُن کے نزدیک بڑا ثواب ہی
اور اُن کا قول ہی سہسر بھگ درشنان مکتی یعنے ہزار فرج کے دیکھنے سے نجات ہوتی ہی اور ایک طور یہ ہی کہ جوت یعنی گھی کا چراغ
جلا کر دیوی کو حاضر سمجھ کر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین مہا لچھمی سونے چاندی مال دولت کو لچھمی کا ظہور سمجھ کر بدستور مذکور پوجتے
ہین سارستی دیوی بقول اُنکے نہر کی صورت مین ظاہر ہوئی ہی گنگا ندی بقول اُنکے مہادیو کے سر مین سے نکلی ہی اسکا
پانی بہت لطیف ہی پراچیتا دیوی اسوج چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کے دس اُپلے بنا کر بدستور مذکور پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ
اس دن راجہ رامچندر نے پراچیتا دیوی کی پوجا کرکے لنکا کو فتح کیا اسدن ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتے ہین جیسے تلوار کٹار
ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اونٹ وغیرہ بہی پوتھی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتے ہین اور ان سے مدد مانگتے ہین اور اللہ کا شکر
نہین کرتے جسنے ان سب چیزون کو ان کے قابو مین کر دیا چنانچہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے اونٹ پر سوار ہوتے تو یہ
دعا پڑھتے سُبحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ٥ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ یعنے پاک ہی وہ اللہ جسنے ان جانور
کو ہمارے قابو مین کر دیا اور ہم نہ تھے اُسکی طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف پھر جاوینگے۔ یہ سادہ لوح برعکس ان چیزونکو
پوجتے ہین جو انکے ہاتھون مین مسخر ہین بھلا جو کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچھ کھانا یا کپڑا دے تو اُس عاجز کو چاہیے کہ اُس بزرگ کا
احسان مند ہو اور اُس کا شکر ادا کرے نہ یہ کہ اس کھانے اور کپڑے کو تسلیمات کرنے لگے اور اسکے آگے التجا کرے اور کہے کہ تم میری مدد

کیجیو اور جو کوئی اس کھلنے اور کپڑے کیساتھ یہ کام کرے گا اُسکو لوگ یہانتک کہین گے مہادیو اسکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ مہادیو کے
لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر اُسکو جلہری مین رکھکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور جلہری فرج کی شکل پر ہوتی ہے اور مہادیو کے لنگ
پر جلدھار یعنی پانی یا دودھ اور پانی ملاکر اسکی دھار بہت دیر تک دیتے ہین اور مرد عورت لڑکے لڑکیان بڈھیان جوان بہوئین
بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کے درشن یعنی زیارت کرتے ہین اور لنگ کی پوجا کے سبب اُنکے بہت لکھے ہین کچھ تو ذکر اسکا
پہلی فصل مین ہو چکا اور شب پوران مین یون لکھا ہے کہ ایک بار پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اوّل مہادیو نے
انکار کیا پھر جماع کیوقت اپنے آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہوکر بشن کے آگے فریاد اور التجا کی بشن نے
مہادیو کا لنگ چکر کے ساتھ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے آگے بہت خوشامد اور عاجزی کرکے اپنے آپ کو
بچایا اُسوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ایکدفعہ بعضے عابدون نے سنیت مین تپ یعنی
زہد اور عبادت کیا مہادیو نے ان کے حسنِ عقیدت کی آزمایش کیلئے انکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا - ان برہمنون کی
بددعا سے مہادیو کا لنگ بدن سے جھڑ گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نے مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نے
خوش ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا تب سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین اور طرح بھی آئی ہین اللہ ایسی بیحیائی کی باتون
سے ہر کسیکو محفوظ رکھے آفرین اُن کے بزرگون کی عقل پر یہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکھکر سب مرد عورت
دیکھین جسکو شہوت کا خیال نہو وہ بھی ہوشیار ہوجاوے یہ عبادت قوۃ باہ کیواسطے خوب دوا ہے - ایک وزرا مچند نام پنڈت سے
ذکر بت پرستی کا آیا مین نے بت پرستی کا سبب پوچھا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتے ہین بلکہ بت کو نمونہ بناکے سامنے
رکھ لیتے ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑے مین نے کہا جبکہ آلت اور فرج کی صورت نظر مین ہوگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور
زیادہ بیقرار ہوجاویگا اُسکے جواب مین پنڈت جی چپکے ہورہے گائے بقول اُن کے گائے کے بدن مین دیوتے جمع رہتے ہین اور
اسکی پوجا کا طریق یہ ہے کہ سونیکے سینگ بنواکر اس کے سینگون پر رکھین اور چاندی کے سم بنواکر اُس کے پیرون کے پاس رکھین
اور ایک پترا چاندی کا اسکی پیٹھ پر رکھین اور جھول ڈالین پھر اسکی پوجا کرین اور برہمن کو دیدین اور گائے کی بہت تعظیم کرتے ہین
اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتے ہین اور پنچ گپ گائے کا گوبر اور پیشاب اور دودھ اور دہی اور گھی اُن کے
نزدیک اس سے زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہے جو انمین بڑے بھگت ہین ہر روز پنچ گپ پیتے ہین اور برہمن اگر بدون اپنے جنیو کے کھاتا
کھالے تو ہندؤن کے نزدیک اسکا تدارک یہ ہے کہ گایتری کا منتر پڑھے اور اُسدن سوائے گائے کے موت کے کچھ نہ کھاوے اور برہمن
اگر چنڈال کے تالاب کا پانی پی لے یا اُسمین غسل کرے تو گوبر کھاوے اور موت پیوے تب پاک ہووے اور جو کوئی ہندو بھول کر کے
غیر قوم کے برتن مین کچھ کھا پی لے تو اُسکو کئی دن تک برت رکھواکر پنچ گپ پلاتے ہین تب جانتے ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو
گایون کے پیرون کی گرد اُڑکر بدن پر پڑجاوے تو یہ اُن کے نزدیک نہایت پاک ہے اس کا نام گودہولی کہتے ہین کہ ملیچھ کے مکان مین
بیٹھ کر کھانا پینا درست نہین پر جہان اُسکے گھر مین گائے ہوا کرتی ہین وہان درست ہے جیسے کہا گیا ہے نیل (بواو مجہول ۱۲) پٹی جل تکری گو سالہ ملیچھ
سُندری یعنی نیل کا رنگ پہننا درست نہین پر ریشمی کپڑے پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین مگر چھاچھ مین ملا ہو درست ہے

اور ملیچھ کے مکان مین روٹی کھانا درست نہین پر جو گایون کے رہنے کا مکان ہو اسمین درست ہی سبحان اللہ آدمی کہ اشرف المخلوقات ہی اسکا منھ پلید جانین اور گائے کہ ایک حیوان ہی اُس کا گوبر اور پیشاب طاہر اور مطہر جانین اور تماشا یہ ہی کہ جس گائے کی اتنی تعظیم کرتے ہین اور اسکو گئو ماتا کہتے ہین جب وہ مرنے لگتی ہی اُسی ماتا کو گھر سے باہر نکال دیتے ہین جب مر جاتی ہی چوہڑے چمار دن کے حوالے کر دیتے ہین اور وہ اُسکو سر بازار گھسیٹتے ہوئے لیجاتے ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سے نکالا پھر وہ چوہڑے چمار اُسکا گوشت کھاتے ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوّے اور کتّے کھاتے ہین اور اُسکے چمڑے کی جوتیان بنا کر سب ہندو پہنتے ہین اپنی ماتا کی خوب مٹی خراب کرتے ہین **حکایت** ایک دن رنجیت سنگھ رئیس لاہور نے مولنا جان محمد مرحوم سے کہا کہ مولوی جی ہمارے اور تمھارے بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تھے اب مین یہ پوچھتا ہون کہ ان دونون مین سے کون سچا ہی مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم لوگون کو یہ مشکل ہی اگر حق بات کہین تو تم کہ ہمارے پر حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمھاری خاطر سے ناحق کہدین تو حق سبحانہ تعالی کہ احکم الحاکمین ہی وہ غصہ ہو رنجیت سنگھ نے کہا کہ جو بات حق ہی بیدھڑک کہدو مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے دین مین جو چیز کہ اسکا کھانا حرام ہی یا تو وہ پلید اور خبیث ہی اسواسطے حرام ہی جیسے سُوّر اور یا اشرف ہی اسواسطے اسکی تعظیم کی جہت اس کا کھانا حرام ہی جیسے آدمی- اب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ تمھارے دین مین گائے کسوجہ سے حرام ہی اگر اس جہت سے ہی کہ پلید اور خبیث ہی تو پھر اس کی پرستش اور تعظیم کیون کرتے ہو اور اگر اس جہت سے حرام ہی کہ اشرف ہی تو پھر اسکے چمڑے کا استعمال کرنا کیون جائز رکھتے ہو انتہی- رئیس لاہور یہ سُنکر لاجواب ہوا سورج اور چاند ہمیشہ نہا کر سورج کے سامنے پانی ڈالتے ہین اور بعضے چاند اور سورج کی مورت بنا کر پوجتے ہین- انصاف کرنا چاہیے کہ اللہ ایسا مہربان ہی کہ آدمیون کے لیے چاند اور سورج ایسے چراغ روشن کر دیئے ہین کہ سارے جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہی جیسے فرمایا حق تعالی نے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا یعنی کیا ہمنے چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ یعنی بڑی برکت ہی اُسکی جسنے بنائے آسمان مین برج اور رکھا اُسمین چراغ اور چاند اجالا کرنیوالا- اس نعمت پر بھی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہیئے نہ یہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کرین مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندھیرا دور کرنے کو چراغ روشن کر دے تو اس شخص کو اس چراغ والے کا احسانمند ہونا چاہیئے نہ یہ کہ اس چراغ کو سلام مجری کرنے لگے اور سوائے چاند اور سورج کے بعضے اور اجرام فلکی کو بھی پوجتے ہین جیسے بدھ[1] یعنی عطارد شکر یعنی زہرہ **منگل** یعنے مریخ **برہسپت** یعنے مشتری سنیچر یعنی زحل

---

[1] یعنی ستارے بھی ہندؤن کے معبود ہین بعضے مناقب ان کے بیان ہوتے ہین سانت پرب مہابھارت مین ہی کہ چاند کو دچھ کی بددعا سے تپ دق ہوئے بعد حصول صحت بھی یہ نقصان رہا کہ کمال روشنی مین بھی داغ سیاہ سینہ پر ظاہر ہوتا ہی اور ادھیائے ۱۵ اسکندہ پوران مین ہی کہ چاند ٹرا بیٹا اترے من کا کہ پانیوالا جہان کا ہی اس نے اپنے مرشد برہسپت کی بیوی مسماۃ تارا سے زنا کیا اس سے بدھ پیدا ہوا اور بدھ من سورج کا پوتا کسکی بددعا سے عورت ہو گیا تھا اسکے پیٹ سے بدھ کا بیٹا راجہ پرورد پیدا ہوا اسکی اولاد مین یہ دونون خاندان شریف ہند کے ہین اور بی بی کنتی پھوپھی کشن جیو کی سورج کی نسل سے ہین کہ سورج نے اس کنواری سے بھوگ کیا اس سے راجہ کرن پیدا ہوا انتہی مختصر اً ۱۲ سوط باب ۲ صفحہ ۱۱۸ و صفحہ ۱۱۹ اور چاند اور اندر کا قصہ گوتم کی جورو سے اور برہسپت کا اسکی بھابھی سے پہلے متن مین مذکور ہو چکا ہی عجیب تر یہ ہی اور ستیرتی ایکھنڈ تحریر مین ہے کہ برہسپت دیوتون کے مرشد نے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اسرن یعنی دیوتون کو ادھیا یعنی جہل تعلیم کیا اور سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ سمجھایا ۱۲ سوط [illegible] زہرہ [illegible] دیوتون کا مرشد جانتے ہین اور اسکندھ پوران کے ادھیای ۱۷ مین ہی کہ برہما سے منگل اور منگل سے کشپ اور کشپ سے سورج پیدا ہوا پرجاپت نے اپنی بیٹی سنگھیا اس سے بیاہ دی وقت ارادہ جماع کے سنگھیا کو سورج کی تجلی کی تاب نہوئی سورج نے بلحاظ اسکے آپ کو مثل بیضہ مردہ کے کیا لقیہ بر صفحہ [illegible]

راہ کیت یعنی راس ذنب اور ستارون کی پوجا اس لئے کرتے ہین کہ ستارے اُن کی خواہش کے موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست ان سے باز رکھین اتنا نہین سمجھتے کہ اول تو ستارون کی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بھی تو ایسی ہے جیسے دوائیون مین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہے اور جب وہ دوا کسی کے استعمال مین آتی ہے اسوقت خدا تعالی اگر اس سے نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہے تو بموجب اس استعداد کے گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے سو اس تاثیر کا پیدا کرنیوالا اللہ ہے مثلاً کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالی نے سردی کی استعداد رکھی ہے پھر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین کہ اپنی تاثیر بدل سکین پھر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کرے اور چاہے کہ یہ دوائین بموجب اسکی خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین سو وہ بڑا بیوقوف ہے سو اسیطرح اگر حق تعالی نے برسپت یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکھی ہو تو اُن کو کیا طاقت ہے کہ کسی کی خوشامد اور التجا سے اپنی تاثیر بدل سکین ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے قابو مین ہین انمین جو خاصیتین اللہ نے رکھی ہین۔ جیسے سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتون کے وسیلے سے ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتے سب اللہ کے قبضۂ قدرت مین ہین جیسے فرمایا اللہ تعالی نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنے ستارے سب اللہ کے حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہے وہ ذات کہ اُسکے ہاتھ مین ہے ملکوت ہر شئے کی اور اُسکی طرف تم اُلٹے جاؤگے غرض ہندؤون کے معبودون کا بیان کہان تک کیا جاوے ادنی سے اعلے تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہین اور انکو اپنی حاجت روا اور نفع و نقصان دینے والے سمجھتے ہین ہائے افسوس اصلی مالک کو بھول گئے اور اسکے بندونکو پوجنے لگے بیت نارِ دوزخ کے ارادے ٹھن گئے ٭ جو کوئی بندون کے بندے بن گئے۔ اس مقام مین ہندؤن کا یہ سوال ہے کہ اے مسلمانو تم نے جو اس فصل مین ہمارے دین پر اعتراض کیے سو یہ سارے اعتراض تمھارے دین پر بھی آتے ہین اور سوے خدا کے اورون کو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجھنا تمھارے دین مین بھی ہے ہم اکثر مسلمانون کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶) مباشرت کی پھر جب بدستور تندہوا سنگھا بھاگ کر اپنے باپ کے گھر گئی اور اپنا سایہ چھوڑ گئی سورج اسکے سایہ سے جماع کرتا رہا سنگھا گھوڑی بنکر جنگل مین چرنے لگی سورج دیوتا خبر پاکر وہان پہنچا اور گھوڑا بنکر اسکے درپے ہوا اور نہایت مستی سے آگے پیچھے مین تمیز نہ کرکے اسکے نتھنون مین دخول کیا اس سے اسکے کمار پیدا ہوا سوط باب ۲ صفحہ ۱۵ ۱۲ دھیائے ۱۹ اسکندھ پوران مین ہے کہ ہر کہ پرستش سورج دیوتا گزاشتہ دیگر دیوتا رامی پرستد بدوزخ میرود ۱۲ ہر کہ بوقت طلوع آفتاب آب میدہد وسجدہ میکند ثواب عظیم و دعا نیک از سورج دیوتا می یابد ہر رستند ہاے آفتاب در زمین لوک اعلی میرسند ہرگاہ پرستش دران وقت ہوم آفتاب میکنند مقاصد ہنوز ہم می یابند انتہی مختصر ۱۲ اسوط باب ۲ طلا ۱۱ ورچھاندوگ اپنگھد سام بید مین لکھا ہے کہ آفتاب مین جو سرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور سفیدی پانی کا اور سیاہی مٹی کا بس آفتاب ان تینوں کے اجتماع کا نام ہے اگر قوت اور آگ اور پانی اور خاک اس سے معدوم ہو جائے تو آفتاب کی ترکی تمام ہو جائے یعنی اسم فرضی مرکب چیز کا ہے اسیطرح چاند مین تین رنگ ہین اور بجلی مین انتہی ۱۲ بس بموجب اس قول کے آفتاب اور چاند کے پوجنے والون کے معبود خاک اور پانی اور آگ ہوے اور اسی اپنگھد مین ہے کہ جب اس نے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو اشکال مختلف کو قبول کیا اپنے نور سے آگ کو روشن کیا جب آگ نے وحدت سے کثرت کا ارادہ کیا پانی پیدا ہوا اور پر یہ اپنگھد ججر مین ہے کہ پانی ہوا سے بنا اور ہوا آکاس سے اور اسی مین ہے کہ سب سے پہلے پانی پھر جملہ عناصر لطیف موجود ہوگئے انتہی مختصر اظفر مبین صفحہ ۱۳ اور بر یدارن اپنگھد ججر بید مین لکھا ہے کہ ہرن گربھ نے پانی پیدا کیا پانی پرکف جمع ہو کر سخت ہوا وہ زمین ہو گئی ہرن گربھ کی ریاضت کرنے سے حرارت ہوئی اس حرارت سے آگ پیدا ہوئی آگ سے آفتاب آفتاب سے ہوا اور اسی مین ہے در باب انتظام عالم کہ برہما بصورت آگ کے ہوا۔ مگر پرورش نکر سکا پس راجہ اندر اور برن اور چندرمان اور رودر جم اور مہا دیو پیدا کئے جب اُن سے انتظام معاملت اور معاش دنیاوی کا سرانجام نہو سکا تو بشن اور رودر اور سورج اور بسو دیوتا اور جمراج پیدا کیے جب اُن سے سرانجام خدمات خلائق نہو سکا تو زمین دیوتا کو پیدا کیا کہ یہ سب خدمت کرتی تھی انتہی مختصر اظفر صفحہ ۱۵ ۱۲ ہندؤن کے معبودون کی پیدائش بید مین کتنا اختلاف ہے با اینہمہ بید کو کلام الٰہی جانتے ہین اور ان کے بڑے معبود سورج دیوتا کی کیا اچھی حقیقت لکھی ہے کیا اچھے معبود ہین اور کیا اچھا دین ہے ۱۲ +

دیکھتے ہین کہ کوئی کسی قبر کو پوجتا ہی ناک رگڑتا ہی چڑھاوا چڑھاتا ہی حاجات طلب کرتا ہی کوئی سید سلطان کے نام کا جانور ذبح کرتا ہی کوئی سوا من کا روٹ دیتا ہی کوئی حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندھ کر اُن کو اپنا نگہبان جانتا ہی اور کسی نے حضرت پیر دستگیر کو اپنا سفر وغیرہ میں ٹھیرا رکھا ہی اور اپنی حاجت روائی کیواسطے انکی گیارھوین کرتا ہی اور کوئی انکی قبر کیطرف مُنہ کرکے ہاتھ باندھکر گیارہ قدم چلتا ہی اور کہتا ہی یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو خدا کے واسطے اور کوئی کہتا ہی یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر اور کوئی کہتا ہی بو ہڑ شتاب خبر لو میران کیون اتنا چرلایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین آخر محی الدین ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر چراغ جلا کر ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہی اور کبھی پیر دستگیر کے نام پر جھنڈا کھڑا کرکے اس کی تعظیم کرتا ہی اور کوئی حضرت امام حسینؓ کا تعزیہ بنا کر رزق اور اولاد طلب کرتا ہی اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سے حاجات مانگتا ہی اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے مال و زر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرون سے نفع کی امید اور نقصان کا خوف رکھ کر انکی نیاز دیتا ہی جیسے بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت علی کا کونڈا حضرت عباسؓ کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر نبوی کا نمک بندگی صاحب کی قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ قمیص کی قبر کو پوجتا ہی اور کوئی حضرت بو علی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہی اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین مالیری کی قبر کو پوجتا ہی بکری وغیرہ چڑھاتا ہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کے نام پر چراغ جلاتا ہی اور نیاز مانتا ہی اور کوئی کسی کے نام پر چوٹی رکھتا ہی اور کوئی کسیکے حق مین جب دعا کرتا ہی تو اللہ کے نام کیساتھ اَور وَن کے نام ملا دیتا ہی اور کوئی کہتا ہی اللہ اور پنجتن تجھ کو راضی رکھین اور کوئی کہتا ہی اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا ہی اللہ اور رسول تجھ پر فضل کرین اور کوئی کہتا ہی اللہ اور غوث اعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اللہ کا نام نہین لیتا بلکہ یونہی صرف کہدیتا ہی کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش رکھے اور بعضے پیرزادے کہتے ہین کہ دادا پیر تجھکو خوش رکھے جدپاک تیری حاجت برلا دے اور کوئی اللہ کے نام کیطرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہی جیسے کوئی کہتا ہی یا علیؓ۔ کوئی کہتا ہی یا حسینؓ۔ کوئی کہتا ہی یا میران کوئی کہتا ہی یا بہیکہ اور یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتے ہین اور ہمارے حال کی خبر رکھتے ہین اور بعضے لوگ اپنے پیر کیصورت کا تصور باندھتے ہین اس عقیدہ سے کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہی اور کوئی اپنے بیٹون کی زندگی پیرون سے مانگتا ہی اور اولاد کے جیتے رہنے کو ان کے نام کو پیرون کی طرف نسبت کرتا ہی کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش کھتا ہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پہ کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھتا ہی کوئی کسی کے نام کی بدھی ڈالتا ہی جیسے محرم مین لڑکون کے گلے مین سرخ ڈورے ڈالتے ہین سبز کپڑے پہناتے ہین اور کوئی بابا فرید کے نام کی بیڑی ڈالتا ہی اور کوئی کسیکے نام پر جانور ذبح کرتا ہی اور کوئی کسیکے نام کی قسم کھاتا ہی اور کوئی لڑکون کی بیماری مین سیتلا کو پوجتا ہی کیسی عورت میران بیبی جان کے نام پر بیٹھک دیتی ہی اور بعضے مرد اور عورت جانور کی آواز سے بدشگنی وغیرہ لیتے ہین اور بعضے بھالے فلان کتاب مین فال دیکھ کر کسیکو بتلاتے ہین جسپر پیر صاحب خفا ہین اس

۱؎ شیئاً للہ کو بعض فقہا نے کفر لکھا ہی ۱۲ ۲؎ بو ہڑ لفظ پنجابی بمعنی آؤ ۱۲ ۳؎ چرلایا لفظ پنجابی ہی یعنی دیر لگائی ۱۲ ۴؎ قبر حضرت پیر نبوی در شام است ۱۲

واسطے تیرا لڑکا بیمار ہی کسیکو بتلاتے ہین تجھ پر سید سلطان کی خفگی ہی اسواسطے تجھ پر رزق کی تنگی ہی اُن کی نیاز دا کر اور کسی کو سیاہ پری لال پری کی زتھن[1] یعنی خفگی بتلاتے ہین اور ان کو پوجا کرواتے ہین اور ہم جو اپنے معبودون کے نام پر سالگرام اور مہادیو کالنگ وغیرہ رکھ لیتے ہین تم لوگ بھی اپنے پیرون کے نام کی چھڑی اور جھنڈی کھڑی کرتے ہو اور ہم اپنے معبودون کی مورتین بناکر پوجتے ہین تم قبرون کی صورتین بناکر پوجتے ہو جیسے تعزیہ پیر خانہ چلہ خانہ چنانچہ لدھیانہ[2] مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہی اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتے ہین چڑھاوا چڑھاتے ہین روشنی کرتے ہین اور ہم دیوی کے نام پر جوت[3] جگاتے ہین اور تم بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہو اور ہمارے بلدیو کا چبوترہ ہی تمھارے امام کا چبوترہ ہی اور ہمارا ٹھاکر دوارا ہی تمھارا امام باڑہ ہی اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتے بجاتے ناچتے کودتے ہین تم اپنے پیر کے نام پر مجلسین تیار کرکے ڈھولک سارنگی طبلہ بجواکر راگ سنتے ہو ناچتے کودتے ہو اور تمھارے دین کے بزرگ صوفی اس طور کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین اور اسمین وضو کرکے بیٹھتے ہین اور بعضے مسلمان قبرون کی تعظیم مین کسبیون کو بھی نچواتے ہین اور ہم پر تم نے اعتراض کیا تھا کہ ہندو کھیل تماشے کو عبادت سمجھتے ہین دیکھو یہ مجلس او طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہی ہی پھر جبکہ یہ سب قباحتین اور سوائے خدا کے اورون کو نفع نقصان بخشنے والا سمجھنا تمھارے دین مین بھی موجود ہی پھر ہم پر تمھارا اعتراض بیجا ہی سو اس کا **جواب** یہ ہی کہ ہماری تمھاری گفتگو دین کے مقدمہ مین ہی اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہی اور تمھارے بید اور شاستر ہین سو ہم نے تمھارے دین کے جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام تمھارے بید اور شاسترون مین لکھا ہین جو ہمنے جھوٹ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتھ پکڑ کہو کہ یہ بات ہمارے دین مین روا نہین اور تم نے جو ہم پر اعتراض کیا ہی کہ تمھارے دین مین سوائے خدا کے اورون کو معبود ٹھیرانا درست ہی اور سوائے اس کے اور بہت سی باتین جو بے سمجھ مسلمانون مین رائج ہین انپر تمنے من بھر کے اعتراض کھیلئے سو یہ اعتراض ہمارے دین پر نہین آسکتے۔ ان باتون مین سے ہمارے دین میں ایک بھی روا نہین و یہ سب باتین قرآن و حدیث کے برخلاف ہین اور ایسی باتون کو ہمارے دین مین شرک اور بدعت کہتے ہین شرک یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اُن کے اصحاب کے وقت مین نہوا اور لوگ اس کو دین کا کام سمجھنے لگین اور ہمارے دین مین شرک اور بدعت کے برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہ کام بعضے جاہل مسلمانو نے تمھارے ہندوون کی صحبت سے اختیار کرلئے ہین سو انکا کچھ اعتبار نہین کچھ ہمارے دین مین یہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ہمارے دین مین جتنا شرک کی برائی کا ذکر ہی اتنا اور چیز کا نہین اللہ تعالی فرماتا ہی إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ یعنے اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوائے اس کے جسکو چاہے بخشے گا اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلعم کو فرماتا ہی قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یعنے تو کہدے اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنی جان کے بھلے برے کا مالک نہین مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو بہت خوبیان جمع کرلیتا اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سے ڈراتا ہون

[1] زتھن لفظ پنجابی است یعنی خفگی ۱۲ [2] نام شہر کا ہی ۱۲ [3] جوت بجیم عربی و واو مجہول چراغیکہ در تعظیم دیوتا روشن کردہ شود جگاتے ہین یعنی بیدار کرتے ہین یعنی۔

اور بہشت کی خوشی سُناتا ہون ایمان والون کو دیکھو کہ باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سے زیادہ ہی اللہ نے نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اُن کو بھی نہین کیا اور کسی سے نفع اور نقصان کی اُمید اور خوف رکھنا اور اسکو غیب دان سمجھ کر حاجت طلب کرنا کہان درست ہوا حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی جانورون کی آواز وغیرہ سے شگون لینا شرک ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَہٗ صَلوٰۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یعنی جو کوئی آوے خبر بتانیوالے کے پاس یعنی جیسے کاہن اور نجومی اور رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے یا باہمن وغیرہ کے پاس پوچھے اُس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اس کی نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر کہ سوا خدا کے اور کی تعظیم مین جانور ذبح کرے اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ یعنی جس نے قسم کھائی سوائے خدا کے اور کسی کی پس تحقیق وہ شخص مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو وہ ہوگا حضرت نے فرمایا اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا بَلْ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی ٹھیرایا تو نے مجھ کو اللہ کا شریک یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہے اللہ اکیلا اس سے معلوم ہوا یون کہنا کہ اللہ اور رسول تجھ کو خوش رکھے یا اللہ تعالیٰ اور رسول گواہ ہین اور اللہ اور پیر صاحب تیری حاجت روا کرے درست نہین اور حدیث شریف مین ہی یَسْئَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَیَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ یعنی ہر کسیکو چاہیئے کہ اپنی حاجتین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نمک بھی اللہ ہی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اللہ ہی سے مانگے غرضکہ سب چھوٹی بڑی حاجات اللہ ہی سے مانگے اور کتاب فوز الکبیر مین لکھا ہی کہ شرک آنست کہ غیر خدا ے را صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر از ان بہ کُنْ فَیَکُوْنُ میشود یا در علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن از وتا بسبب آن تنگدست یا بیمار و شقی گردد یا رحمت فرستادن بر شخصے تا بسبب آن رحمت فراخ معیشت و صحیح بدن باشد انتہی یعنی شرک وہ ہی کہ اللہ کی خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوے یعنی اگر سوائے اللہ کے کسی اور کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ وہ جو چاہے اُسیوقت ہو جائے یا اسکے بغیر حواس جیسے دیکھنے اور سُننے وغیرہ کے اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کے علم حاصل ہوتا ہی یا وہ جس شخص پر خفگی یا پھٹکار کرے وہ شخص تنگدست یا بیمار اور آفت مین مبتلا ہو جاوے اور جس شخص پر رحمت کرے وہ شخص تندرست فراخ گزران ہو جاوے یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشدے تو اس عقیدے سے شرک لازم آتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے سوائے اور کسی سے رزق یا بیماری کی صحت اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سے ڈر کر یا اس سے نفع کی امید رکھ کر نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت پس بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگرا نرا با خدا ہمسر میکنند و نام دیگرا نرا مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر مینمایند و از انجملہ اند کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگران را ہمسر میکنند

---

۱ جن آسمانون پر جاکر کچھ خبرین فرشتون سے سنکر سچ مین جھوٹ ملاکر بعضے آدمیون کو بتلا دیتے ہین اُن آدمیون کو کاہن کہتے ہین حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین جنون کا آسمان پر چڑھنا بند ہو گیا ۱۲ ۲ حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک نبی رمل کا خط کھینچا کرتا تھا جس کا خط اس کے موافق ہو وہ درست ہی علما نے کہا ہی کہ ہمکو خط کا درست ہونا معلوم نہین سو ہمارے لئے جائز نہ ہوا ۱۲ منہ ۳ قرآن مجید سے فال دیکھنا مکروہ ہی ۱۲ ۴ حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ ارشاد الطالبین فرمودہ اند اگر کسے گوید کہ خدا اور رسول برین عمل گواہ اند کافر شود در معنی ولا تجعلوا للہ انداداً ۱۲ منہ

و از انجملہ اند کسانیکہ ور نام نہادن پسر خود را بندۂ فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلا دیگران را میخوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع می نمایند بالاستقلال نہ آنکہ توسل آن دیگران نمایند انتہی مطلب اسکا یہ ہی کہ اللہ کے نام کے مانند اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی اور عبد النبی اور بندہ حید علی علیٰ ہذا القیاس حسین بخش میران بخش پیران دیا گاہیہ و سوندھیا محبوب بخش قلندر بخش بو علی بخش نبی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش سلطان بخش سلطانی مسانیا وغیرہ اولاد کے نام رکھنے اور سوائے خدا کے اور کے نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کے دور ہونے کے واسطے کسیکو پکارنا اور نفع و نقصان اس سے سمجھنا یہ سب کام شرک کے ہین اور کسی بزرگ کا وسیلہ پکڑنا جیسے یون کہنا یا آلہی مین حضرت فلانے کا وسیلہ پکڑ کر تجھ سے دعا مانگتا ہون یہ کہ تو میری فلانی مشکل آسان کرے درست ہی اور در مختار مین لکھا ہی مَا يَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِيْلِ الْاَرْضِ بَيْنَ يَدَیِ الْعُلَمَآءِ وَالْعُظَمَآءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِیْ بِهٖ اٰثِمَانِ یعنی علماء اور بزرگون کے سامنے زمین بوسی کرنی حرام ہی اور کرنے والا اور اس پر راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین اور حضرت قاضی ثناء اللہ کتاب ارشاد الطالبین مین لکھتے ہین چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک یا نی پتی جائز نیست و اگر گوید آلہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ ندارد" یعنی یون کہنا یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور وسیلہ بزرگون کا پکڑ کے اللہ سے مانگنا درست ہی غرض ہمارے دین مین سوائے اللہ کے اور کو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع و نقصان کا مالک سمجھنا درست نہین ہی بلکہ شرک ہی اور یہ جو تم نے کہا کہ صوفی لوگ کھیل اور تماشے کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ صوفی بننا بہت مشکل ہی اور ہمارے دین مین صوفی اسکو کہتے ہین کہ اپنے نفس کی خواہشون کو چھوڑ کر بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سے اپنے دلکو صاف کرے اور یہ لوگ جو اب طبلہ و سارنگی وغیرہ سنتے ہین اور بے سمجھے اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسون مین آتے جاتے ہین سچے صوفی وے ہین جنکے بعضے اخلاق چوتھی فصل مین بیان ہوئے اور صوفیون کے نزدیک ایک دم بھی خدا کی یاد سے غافل ہونا درست نہین کھیل تماشے کا تو کیا ذکر ہی ہمارے دین مین کھیل تماشا بہت منع ہی جیسے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ انعام مین وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنی چھوڑ دے اُن کو جنھون نے ٹھیرایا طریق اپنا کھیل اور تماشا اور بھلا دیا ان کو دنیا کی زندگی نے اور سورۂ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یعنی اور بعضے آدمی ایسے ہین جو خریدتے ہین کھیل کی باتون کو تا بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھیراوین اُسکو ہنسی وے جو ہین ان کو ذلت کا عذاب ہی قرآن کے مفسر لکھتے ہین کہ یہ آیت راگ باجے کی مذمت مین نازل ہوئی ہی اور مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر یعنی حکم کیا مجکو میرے رب نے واسطے مٹانے معازف اور مزامیر کے معازف ان باجون کا نام ہی جو ہاتھ سے بجائے جاوین اور مزامیر وہ جو منھ سے بجائے جاوین اور ہمارے دین کے چار امام مجتہد فقہ کے

---

۵ ہمارے دین مین سنت ہی کہ جب لڑکا پیدا ہو اس کے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی جاوے اور ساتوین دن عقیقہ کیا جاوے اور نام رکھا جاوے مطابق سنت کے جیسے عبد اللہ یا عبد الرحمن عبد الرحیم محمد احمد اسمعیل اسحق ابراہیم حسن حسین وغیرہم اور عورتون کے نام جیسے امۃ اللہ امۃ

بڑے مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سوان چارون کے نزدیک باجون کے ساتھ راگ سننا حرام ہو ہان اتنا جائز ہی کہ کبھی عید کے دن یا بیاہ وغیرہ مین کوئی دائرہ بجائے یا کوئی غزل وغیرہ جس مین فقط مضمون خوشی کا یا بہادرون کی بہادری کا بیان ہو گا گائے تو مضائقہ نہین کیونکہ اس قدر مین کچھ غفلت نہین حاصل ہوتی اور اس بات پر دوام اور استمرار درست نہین ہی۔ کہ موجب غفلت ہوتا ہی اور ہمارے صوفیون کے اس زمانہ مین چار طریق بڑے مشہور ہین۔ قادری۔ سہروردی۔ نقشبندی۔ چشتی۔ سوان چارون طریقون مین سے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کہ قادری طریق کے امام ہین انھون نے کبھی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب غنیۃ الطالبین کہ ان کی تصنیف ہی اسمین انھون نے یون فرمایا ہی فهذا اذا كان خاليا عن المنكر فان حضره منكر كالطبل والمزمار والعود والنائي والرباب والمعازف والطنابير والشين والشبابة والجعفران الذي يلعب به الترك لا يجلس هناك لان كل ذلك محرم یعنی جب جائز ہی کہ گناہ سے خالی ہو سو اگر حاضر ہوا سمین کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبورے اور شین اور شبابہ اور جعفران جس سے ترک لوگ بازی کرتے ہین سو نہ بیٹھے اس جگہ کیونکہ یہ سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین سہروردی طریق کے امام ہین ان سے بھی اس طرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ انکے خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نے کتاب گلستان مین لکھا ہی کہ مین اول بسبب ہوا و ہوس جوانی کے راگ سنا کرتا تھا پھر مین نے توبہ کی اب دیکھو کہ توبہ گناہ سے ہوتی ہی نہ عبادت سے اور نقشبندی طریق کا تو حال ظاہر ہی کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کے پیشواؤن نے بھی باجے کیساتھ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اُن کے سننے کی بیان کرے سو محض غلط اور بے اصل اور افترا ہی ہان اتنا ضرور ہی کہ بعضے بزرگون نے خلوت مین بیٹھ کر اپنے مریدون کی زبان سے کبھی کبھی ایسا راگ سنا ہی جسمین اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جس کو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور کہ اسمین کوئی کام کھیل یا تماشے کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو کیا ذکر ہی سو اسطرح کا راگ بھی سب نے نہین سنا بعضون نے سنا ہی اور بعضے اسپر بھی انکار کرتے رہے چنانچہ منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا کبھی کبھی راگ سنا کرتے تھے اور حضرت نصیر الدین اولیا چراغ دہلی انکے خلیفہ راگ سننے سے منکر تھے ایک شخص نے حضرت نصیر الدین سے کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون نہین سنتا انھون نے فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کے کرے تو مرید کو اس امر مین پیر کی متابعت کرنی نہ چاہیئے اس شخص نے اس بات کو حضرت نظام الدین صاحب سے کہدیا آپنے فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہی یعنی یہ بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اس کام مین کہ برخلاف شرع ہی درست نہین اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم شامی حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب سننے راگ کے انکار کرتے تھے جناب قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئے جناب حضرت نظام الدین صاحب ان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے اور بموافق قانون شرعی کے اجازت چاہی قاضی صاحب نے فرمایا کہ میرا وقت اخیر ہی مین اپنے اللہ سے ملتا ہون مین گوارا نہین رکھتا کہ اس بدعتی پیر سامنے آوے جناب حضرت نظام الدین نے فرمایا کہ قاضی صاحب سے کہو کہ بدعتی بدعت سے توبہ کر کے آیا ہی جب قاضی صاحب

---

۱ یعنی امام تو بہت ہوئے ہین ان مین سے چار مشہور ہین ۱۲ ۲ شیخ علیہ الرحمۃ گفتہ است پس بدست این مطرب توبہ کردم ۱۲ ۳ لکھا ہی کہ حضرت

نے یہ بات سُنی اُسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا کہ حضرت نظام الدین صاحب کے قدمون کے نیچے اس کو بچھاؤ اور عرض کرو کہ اسپر
تشریف رکھکر اندر تشریف لاوین یہ اللہ کے ولی ہین انہین اتنا ہی قصور تھا یعنے راگ سننا کہتے ہین کہ حضرت نظام الدینؒ
صاحب نے اس عمامہ کو ادب سے اُٹھایا اور سر پر رکھ لیا اور اندر گئے جب باہر آئے قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئے اور جبتک
قاضی صاحب مدفون نہ ہوئے حضرت نظام الدینؒ صاحب کے آنسو بند نہ ہوئے تھے اور اسطرح کا راگ بھی ان بعضے بزرگون نے ان شرطون
سے سُنا ہی کہ اُس مجلس مین کوئی جوان اور عورت لڑکا خوبصورت نہ ہو اور قوال راگ کی مزدوری لینے والا نہ ہو
اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہ ہو اور اس مین کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اسکے ساتھ سارنگی ڈھولک طنبور ستار نفیری
وغیرہ نہ ہو اور اس وقت نماز کا وقت نہ ہو اور اس مجلس مین کوئی مرید کچا نہ ہو دیکھو ایسے بندوبست مین کھیل اور تماشا کہان رہا
اور باوجود اس کے اس راگ کو ان بزرگون نے مستحسن نہین جانا اور جب کسی عالم دیندار نے اسپر انکار کیا انھون نے اپنی
خطا ظاہر کردی ہی برخلاف تمھارے بڑون کے کہ جنکا شعار کھیل اور تماشا اور فسق و فجور تھا چنانچہ پیچھے بیان ہو چکا۔

سوال ہندوان اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کرے کہ بس تمھاری تقریر سے معلوم ہوا کہ تمھارے بزرگون
مین کچھ بھی طاقت نہین ہی اور وے محض عاجز تھے کہ جن سے کسیکو نہ کچھ فائدہ پہنچے نہ نقصان اور ہمارے بزرگ بڑے شکت مان
یعنی قوت والے تھے کہ جن سے لوگ اپنی حاجات مانگتے اور مراد کو پاتے ہین سو اسکا **جواب** یہ ہی کہ ہماری تقریر سے یہ
نہین ثابت ہوا کہ ہمارے بزرگون مین کچھ بھی طاقت نہین ہی بلکہ یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ وہ اللہ کے شریک نہین ہین اور
اللہ کے آگے عاجز ہین کچھ ہمارے تمھارے آگے عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہ کہ
وہ خود نفع و نقصان پہنچانیکا مالک ہو سو یہ بات تو خاصہ اللہ کا ہی اور کسیکی یہ شان نہین ہی نہ نبی کی نہ ولی کی دوسرا یہ کہ ولی اللہ
کی جناب مین کسی کیواسطے دعا کرین اور اللہ تعالیٰ اُن کی دعا قبول کرے سو اسطرح کا نفع ہمارے بزرگون سے ہزارون کو پہنچا
ہی اور بعضے ظالمون سرکشون کو اُن کی بددعا سے نقصان بھی پہنچا ہی اور اسیواسطے ہمارے سب علماء کے نزدیک یہ درست ہی
کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سے کہے کہ اے فلانے میرے واسطے اللہ کی جناب مین دُعا کرو کہ میری فلانی مراد پوری کرے یون نہ کہے
کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضے مشائخ صوفیہ فرماتے ہین کہ اگر کسی مرے ہوے[1] بزرگ کی قبر کے پاس جاکر اس سے کہے کہ اے بزرگ تم
میرے واسطے اللہ کی جناب مین دعا کرو تو بھی درست ہی ہان اتنا ہی کہ کوسون اور منزلون سے کسی بزرگ کو نہ پکارے کیونکہ
ہر وقت مین ہر چیز کی خبر[2] سوائے اللہ کے کسیکو نہین ہوتی اور بعضے ہمارے بزرگون کو بعض اوقات مین اللہ کے بتلانیسے دور دور
دُور کی خبر بھی ہو گئی ہی چنانچہ پہلے باب کی چوتھی فصل مین ظاہر ہی اب جو ہمارے بزرگون سے خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا

---

[1] بعضے علماء کہتے ہین کہ مردے نہین سُنتے ان کے نزدیک مردے سے کلام کرنا لغو ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردے سُنتے ہین ان کے نزدیک مردے سے کلام
کرنا قبر کے پاس درست ہی نہ دور سے ۱۲ [2] امام حجۃ الاسلامؒ در کیمیائے سعادت در اصل محبت حق تعالی مینویسد چہ ہیچ سلیم دل نبود کہ این قدر نداند کہ علم اولین
و آخرین از فرشتگان و آدمیان در جنب علم حق تعالی ناچیز است و ہمہ را گفتہ است وما اوتیتم من العلم الا قلیلا بلکہ اگر ہمہ عالم بہم آیند تا عجائب
علم و حکمت او بتمامی در آفرینش مورچہ باشد بشناسند نتوانند و آنقدر کہ بدانند ہم از وے بدانند و آنقدر کہ بدانند ہم از وے کہ در ایشان بیافرید چنانچہ گفت خلق الانسان
علمہ البیان و آنگاہ علوم ہمہ خلق منتہا نست علم ازلی تہایت است با نچہ اضافت گیرد علم خلق از وے است پس ہمہ علم وی است و علم وے خلق نیست ۱۲۔

کان دھر کر سنو اول سب بزرگون سے بڑے بزرگ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اُن کا فیض ایسا بیحد ہی کہ اُسوقت سے قیامت تلک جتنے مسلمان مرد و عورت ہین سب حضرتؐ کے طفیل سے اور انھین کی ہدایت سے دوزخ سے بچے اور بہشتی ہوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ پیر اور جمعرات کو مسلمانون کے اعمال فرشتے حضرتؐ کیخدمت مین عرض کرتے ہین حضرتؐ اچھے اعمال کو لیسے دفتر مین لکھوا دیتے ہین کہ کبھی نہ مٹین اور بُرے اعمال سنکر مسلمانون کیواسطے اللہ کی بخشش مانگتے ہین یہ بھی فیض اب تک جاری ہی اور قیامت کے دن حضرتؐ کی شفاعت سے گنہگار بخشے جاوینگے بعضے بدون عذاب کے اور بعضے دوزخ سے نکالے جاوینگے اور حضرتؐ سے جتنا کچھ فیض خلقت کو پہنچا ہی اس سارے کا بیان ہزار کتابون مین نہ آسکے پر دیدۂ انصاف بین چاہئے اسیواسطے خدائے پاک نے فرمایا ہی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے تمکو سارے جہان کیلئے رحمت بھیجا ہی اور حضرتؐ کے سوائے جتنے انبیاء علیہم السلام ہین اُن سے بھی اسیطرح کے فیض خلقت کو پہنچے اور انبیاءؑ سے پیچھے اولیاء ہین اُن سے بھی بہت چشمے فیض کے جاری ہوئے ہین خصوص اس امت مرحومہ کے اولیا جیسے حضرتؐ کی اہلبیتؓ اور اصحابؓ اور تابعینؒ جن سے دین حق دنیا مین پھیلا اور اُن سے اتر کر امام جیسے حضرت محمدؒ بن اسمعیل بخاریؒ اور حضرت مسلمؒ اور حضرت ترمذیؒ اور حضرت نسائیؒ اور حضرت ابن ماجہؒ اور حضرت ابو داؤدؒ وغیرہم کہ حدیث کے امام ہین اور حضرت ابو حنیفہؒ اور حضرت شافعیؒ اور حضرت احمد بن حنبلؒ اور حضرت مالکؒ اور حضرت ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت سفیانؒ اور حضرت زفرؒ وغیرہم کہ فقہ کے امام ہین اور حضرت ابو الحسن اشعریؒ اور حضرت ابو المنصور ماتریدیؒ وغیرہما کہ عقائد کے امام ہین اور حضرت حسن بصریؒ اور حضرت ابو یوسفؒ اور حضرت شبلیؒ اور حضرت عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت مودود چشتیؒ اور حضرت امام غزالیؒ اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ وغیرہم کہ علم سلوک و تصوف اور معارف کے امام ہین اور سوائے اُنکے اور بہت امام ہین یہان بعضے مشاہیر کا نام لکھا گیا ہی سو ان لوگون نے خوب غوض اور فکر کرکے قرآن اور حدیث کے معنی سمجھے اور اسی سے مسئلے دین کے نکالے اور لوگون کو پہنچائے برخلاف تمھارے بزرگون کے کہ کسی نے کسی سے دغابازی کرکے ان کی سلطنت چھین لی اور کسی نے لکھا آدمیون کو بیگناہ قتل کر دیا کسی نے کسیکی جورو سے زنا کیا کسی نے کسیکی ناک کاٹ دی کسی سے بد خلقی کی چنانچہ تھوڑا سا بیان اسکا دوسری اور چوتھی فصل مین ہوا ہی اور یہ جو تم نے کہا کہ ہمارے بزرگ بڑے شکت مان یعنی قوت والے تھے جن سے لوگ اپنی مرادون کو مانگتے اور حاصل کرتے ہین سو وہی تمھارے شکت مان کہ سارے دیوتے ایک جلندھر دیت کی لڑائی مین کہ بقول تمھارے انھین کا بنایا ہوا تھا عاجز ہو گئے اور اسی جلندھر نے لڑائی مین برہما کی آدھی بچر کھڑا اسکو رلایا اور مہادیو اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرنے لگا نہ پایا اور برہما اور بشن ایک آلت کو ناپنے لگے انتہا نہ پاسکے یہ سب حال تھوڑا سا مذکور ہو چکا اور سوائے اس کے مہابھارت وغیرہ اپنی تاریخون سے دریافت کرو کہ تمھارے بڑے کیسے عاجز تھے سچ تو یہ ہی کہ پرلے سرے کا زور رکھنا اور عجز و احتیاج سے پاک ہونا اللہ کی شان ہی اور کسیکی شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بھی اللہ ہی ہے اور کوئی نہین اسیواسطے ہمارے دین کا خلاصہ اعتقاد یہی ہی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہین کہ لوگون کو اللہ کے پیغام پہنچاوین اور یہ جو بعضے

جاہل اللہ کو چھوڑ کر اور کسی سے حاجت مانگتے اور مراد کو پہنچ جاتے ہین سو اس کا یہ سبب ہو کہ اللہ اپنے بندون پر مہربان ہو کوئی کسی سے کچھ مانگے اللہ دینے لگتا ہو تو اس کو ہر صورت دیدیتا ہو جیسے چھوٹا لڑکا دائی سے ہل جاتا ہو اور مان باپ کو بھول جاتا ہو جب اس کو کوئی چیز درکار ہوتی ہو تو دائی سے مانگتا ہو باپ جانتا ہو کہ دائی غریب اس کو کیا دیگی وہ آپ خود وہ چیز اسکو دیدیتا ہو اور لڑکا نادان یہ سمجھتا ہو کہ چیز مجھ کو دائی نے دی ہو اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کے سوا کسی اور سے مانگتا ہو اور اللہ اس کو دیدیتا ہو وہ نادان جانتا ہو کہ مجھ کو اسی شخص نے دی جس سے مین نے مانگی تھی۔ پس اس اعتقاد سے اس کا شرک زیادہ بڑھ جاتا ہو اور دوزخ کے عذاب مین پھنستا ہو۔ **سوال** اس مقام مین بعضے ہندو جینی اور سراوگی کہلاتے ہین کہا کرتے ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوائے خدا کے اور کو سزاوار پرستش کا نہین جانتے نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو۔ سو اس کا جواب یہ ہو کہ تمھارے نزدیک خدا دو طور پر ہو ایک نرگن پرمیشر جس کی کچھ صفت ہی نہین اور تم اسکو محض معطل جانتے ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمھارے ان آدمیون سے کوئی شخص بسبب شایستہ کرداری کے غیب دان بنجاتا ہو اور ایسے پرمیشر تمھارے نزدیک چوبیس ۲۴ آدمی ہوئے ہین کہ پہلا ان کا ادھ ناتھ اور پچھلا ان کا مہاویر ہو بھلا جسکے نزدیک پچیس ۲۵ پرمیشر یعنے ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس ساکار پرمیشر ہون اس سے زیادہ کون مشرک ہو **حکایت** اتفاقاً ایک دفعہ بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب مکنت ساکن شاہجہان آباد سے ملاقات ہوئی کہ وے ظاہر مین سراوگی تھے اور مین ان دنون مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تقریباً مین نے اُن سے پوچھا کہ لالہ جی مین حیران ہون اس بات مین کہ دنیا مین جتنے دین ہین ہر کوئی اپنے دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہو اور دوسرون کو گمراہ اور جہنمی سمجھتا ہو اور ان سارے ہی دینون کا سچ پر ہونا ممکن ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہو اور دوسرے سب کہ اسکے مخالف ہین سب جھوٹے اور گمراہ ہین کیونکہ حق کے مقابل مین باطل ہی ہوتا ہو اب مین یہ پوچھتا ہون کہ سارے دینون مین سے کون سچا ہو فرمانے لگے کہ سب دینون مین سے سچا دین وہ ہو جس مین شرک نہین ہو مجھے یہ بات بہت ہی پسند آئی اور مین نے کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہو بولے کہ اسیطرح ہو پھر مین نے کہا کہ ہم لوگ اب کیا کرین اپنے دین موروثی کو چھوڑ دین کہنے لگے کہ جو جو کام سب دینون مین منع ہو جیسے زنا اور چوری وغیرہ ان کامون کو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ سب دینون پر عمل ہو جائے مین نے کہا عبادات فریضہ کسطرح ادا کرین جیسے نماز کہ مسلمانون کی فرض ہو اور ہندوون کی منع ایسے امور مین کیا کیا جاوے کہنے لگے اس بات کو جرات چاہیے اس بات سے مین پا گیا کہ یہ صاحب دل سے مسلمان ہین تب مین نے کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ سے مخفی رکھتا ہون اور آپ مجھ سے مخفی رکھتے ہو اور حقیقت مین جو ہو سو ہو بولے کہ ہو تو اسیطرح یہ بات سنتے ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین سے احوال پرسی ہونے لگی مین نے اپنا اور اپنے دوستون کا احوال ظاہر کیا انھون نے کہا مین بہت مدت سے پردہ مین مشرف باسلام ہون اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کی شامت سے حجاب ظاہری

دور نہین کیا چنانچہ مجھ مین اور اُن مین رابطہ دوستی کا محکم ہوا اور وہ بزرگ اب تک پردے مین مشرف باسلام ہین اور نام ان کا عبداللہ ہے حقتعالٰے ان کو اسلام ظاہری عطا کرے اور دونون جہان مین خوش رکھے

فائدہ بعضے ہندو نانک پنتھی یہ گمان رکھتے ہین کہ ہم شرک سے خالی ہین اور ہمارے بابا نانک اور دوسرے گوروؤن نے شرک نہین کیا اور بابا نانک کے کلام مین توحید کا مضمون بہت ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بقول تمہارے بابا نانک نے شرک نہین کیا۔ لیکن مشرکون سے بیزار ہوکر علیحدہ کیون نہ ہوگیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سے بچنا بھی اللہ کے نزدیک جب قبول ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول کی متابعت کرے اور اگر یہ کہو کہ بابا نانک نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کی تعریف اپنی تصنیفات مین کری ہے جیسے کہا کہ باجہ محمدؐ بھگت آجائین

पामृ मुा भर दरा दमा जाा दी

یعنے بدون متابعت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے عبادت ضائع ہے اور یہ بھی کہا ہے پہلا نام خدا دا دوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑھ لے نانکا جو درگہ پوین قبول۔ (تاکہ درگاہ مین قبول پڑے)

मगा द ूउा ााम हरी गरद

रा द ताला भा जहा उार द३मााम तुरा दाा ला स र = पगा गफ़

सैरे घरड

سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بات حقیقت مین بابا نانک نے کہی ہے تو تم کہ بابا نانک کے چیلے ہو اپنے گرو کا حکم مانو جلد کلمہ شریف اعتقاد سے پڑھو مسلمان بنجاؤ تاکہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمھارے گرو گوبند سنگھ نے ظاہر شرک کیا کہ بت پرستی یعنی نینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کرے اور ہوم کیا اور ایک اپنے سکھ یعنی چیلے کا سر کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی کری اور ہوم[2] مین جلا دیا اور اس نے دیوی کی مناجات مین یون کہا ہے کشن بشن کب ہو نہ دھیاؤن۔ جو پھل چاہون تمسے پائیون۔ اس کلام سے صریح شرک معلوم ہوتا ہے کہ دیوی کو اللہ کا شریک بنا دیا اور تمھاری دس گرنتھی پوتھی مین لکھا ہے[3] پرتھمی بھگوتی سمرے گرو نانک لیئے دھیائے۔ یعنی اول دیوی کو پوج لے گرو نانک نے اس سے مدد مانگی۔ انگت گورتی امر داس رام داسی ہوئے سہائے۔ یعنی دیوی انگت اور امرداس اور رام داس کی مددگار ہوئی۔ سمر ارجن ہرگوبند سمرو سری ہر رائے۔ یعنی ای لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہر رائے کا نام جپو۔ سری ہرکشن جی دھیاجس ڈٹھے سب دکھ جائے۔ یعنی ہرکشن کو یاد کرکے مدد چاہے جس کے دیکھنے سے سب دکھ جاتا رہے۔ تیغ بہادر سمرتے گھر نو ندہ آوے۔ یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیئے تاکہ گھر مین نعمت آوے دوڑ کر۔ جی سب تھامین ہوئے سہائے یعنی ای ممدوح تمام جگہ مدد کیجیو۔

---

[1] ایں الفاظ زبان پنجابی ست ۱۲ [2] ہوم گھی وغیرہ دیوتا کی نذر کرکے آگ مین جلانا ۱۲ [3] نانک پنتھی سکھون کے دس مرشد ہین جنکو دس بادشاہ کہتے ہین اوّل نانک اس کا چیلہ انگت اوسکا چیلہ امرداس اس کا چیلہ رام داس کہ امرت سر مین اس کا مکان ہے اس کا چیلہ ارجن اس کا چیلہ ہرگوبند اس کا چیلہ ہر رائے اس کا چیلہ ہرکشن اس کا چیلہ تیغ بہادر کہ دہلی مین مقتول ہوا اس کا چیلہ اور بیٹا گوبند سنگھ جس نے اس مذہب کو اور ہی طرح بدل ڈالا یعنی بالون کا مونڈنا اور تمباکو کھانا اور حقے کا پینا حرام کر دیا اور فوج کشی کرکے ملک لوٹنا شروع کر دیا آخر مسلمانون کے ہاتھ سے بھاگ کر عظیم آباد مین جا رہا اور وہان ہی مر گیا ۱۲ منہ

पिथमृ उी जीगमभारडबु क्राले रदउपाप म्नगुपाछे ॥ उउ टाट
म्नभररउ मेगभराम्नग मरा मेगेउी पगा हा भिम गैल्ल गतल
गदगी रैयिर भि ग्नरे गब ग गीटा म्नो उदेर म कुनी रप म्ना हटी हटी
मा डिटमे उर वताउद उवे मग दंग मभट यय टल्लानुप म्नटे
पाये जीम टप ग्रंदि वेटी मगी हटाट

دیکھو یہ کلمے صریح شرک کے بھرے ہوئے ہین اور تمھارے مذہب کے پنڈت لوگ بدعتی فرقہ جانتے ہین اور تمھاری تواریخون مین جنکو جنم ساکھی کہتے ہین ایسی باتین دُور از عقل ہین کہ تمھارے مذہب کے بطلان پر صریح دلالت کرتی ہین مگر غور سے بنظر انصاف و تحقیق دیکھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ سب ہندؤن کو ہدایت کرے آمین یا رب العالمین

فصل ساتوین مذہبون کے اختلاف مین

ہمارے دین اسلام کے تہتر فرقے مشہور ہین کچھ مسائل قیاسی اُن سب فرقون کے آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور اکثر مسائل کلیہ مین سب فرقون کو اتفاق ہے اختلاف نہین مثلاً اللہ تعالیٰ کا خالق اور مالک اور وحدہٗ لاشریک اور جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصانون کی صفتون سے پاک جاننا اور سوا اللہ کے اور کی عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبرون کو اللہ کے بھیجے ہوئے برحق جاننا اور سب فرشتون کو برحق جاننا اور جتنی کتابین اللہ نے پیغمبرون پر اُتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کے دن حساب ہونیکو اور بہشت و دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانون کا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرون کو بہشت سے بے نصیب ہونا اور دوزخ مین جلنا اور سترہ رکعت نماز کا دن اور رات کے پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک مہینے کے روزے ایک برس مین فرض ہونا اور کعبے کا حج اور مال کی زکوٰۃ صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبے کے لوگ اور ہمسایون سے مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید رکھنی اور اُسکے عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب آسمانی اور انبیا اور ملائکہ کا ادب کرنا اور زنا اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خوری اور شراب خوری اور جوئے بازی اور حسد[۱] اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کے گناہون کو بُرا سمجھنا ان باتون پر سارے ہی فرقے اسلام کے متفق اللسان ہین کسی کو کچھ اختلاف اور انکار نہین اور بعضے مسائل فروع و جزئیات مین کچھ اختلاف بھی ہے اور سبب اس اختلاف کا کچھ یہ نہین ہے کہ اللہ اور رسول ؐ کے کلام مختلف ہین۔ اللہ اور رسول کے کلام مین تو ایک ذرہ بھر اختلاف نہین ہے بلکہ بعضی آیات اور حدیثونکے

سلہ جنم ساکھی وغیرہ مین لکھا ہے کہ بابا نانک مدینہ منورہ پہنچا اور قاضی رکن الدین سے گفتگو ہوئی اور وہ گفتگو ہندی زبان مین بتین ہین اور لکھا ہے کہ روم مین سلطان حمید قارون کو نصیحت کری اور نصیحت نامہ بھی ہندی زبان مین ہے اور لکھا ہے۔ کہ آسمانون پر گیا ۱۲ منہ ۲ حسد کسی کی نعمت دیکھکر جلنا غیبت کسیکے پیچھے سچ ذکر کرنا کہ وہ سنکر رنجیدہ ہو۔ ریا عبادت کسیکے دکھانے کو کرنی تکبر اپنے آپکو اورسے بہتر سمجھنا۔ رعونت اپنے آپکو

وقف ۱۲۰

معنی کسیکی سمجھ مین کسیطرح آئے اور کسیکی انست مین کسیطرح یا کسی حدیث کے راوی کو کچھ سہو ہوگیا اس نے غلطی سے دوسرے طور پر بیان کیا اور صاحب مذہب نے اسکو حدیث معتبر جانکر اسپر عمل کیا۔ سوا اس کے اور بھی کئی سبب اختلاف کے ہین جن سے صاف معلوم ہو رہا ہی کہ اللہ اور اُسکے رسول صلعم کے کلام مین کچھ اختلاف نہین اسپر بھی سارے ہی فرقے متفق ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام مین کچھ اختلاف نہین اور بلکہ یہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہی پھر اس اختلاف مین ہم سب کو حق پر نہین جانتے بلکہ یون جانتے ہین کہ اُن سب سے ایک فرقہ حق پر ہی اور حق والے وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی سُنت یعنی چال و چلن جسمین موجود ہی اور حضرت کے حکم اور چال و چلن سے کمی بیشی نہین کرتے اسواسطے اس فرقہ کا نام اہل سُنت ٹھیرا ہی اور ہندؤن کے دین مین فرقے تو بیشمار ہین چنانچہ کئی سو مذہب ہندؤن کا ہی لیکن ان مین بڑے مذاہب چھ شاستر ہین اور ان چھ شاسترون کے اصل الاصول اور بڑے بڑے اور کھلے کھلے مسائل مین بڑا اختلاف ہی۔ لیکن باوجود اتنے اختلاف کے ہندو ان چھوں شاسترون کو سَت یعنی برحق مانتے ہین اور یہ بات عقل کے نزدیک نہایت ہی محال ہی کہ باوجود اس اختلاف کے سب برحق ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تھوڑا سا بیان اس کا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہو لیا ہی اب صرف ان شاسترون کے نام اور بعضے اصول مسائل اختلافی بیان کرتا ہون پہلا **بیدانت** شاستر کا لاہو ابیاس کا ہی اور اس شاستر والے لوگ بیدانتی کہلاتے ہین اُن کے نزدیک سوائے خدا کے کوئی چیز موجود نہین ہی اور تمام مخلوقات کو خیال و خواب جانتے ہین کہ جب برمھ یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا گیا اور ایشر تین قسم پر ہوا رج گن کے پیوند سے برھما ہوا اور ست گن کے پیوند سے بشن ہوا اور تم گن کے پیوند سے شب یعنی مہا دیو پیدا ہوا برھما پیدا کرنیوالا بشن پالنے والا شب فنا کرنے والا۔ غرض بقول ان کے سب امورات دنیا کے انھین تینون سے علاقہ رکھتے ہین اور برمھ[2] یعنی خدا محض معطل ہی اور یہ تینون بھی حقیقت مین آپ برمھ ہین مایا کی جہت سے ایشر کہلاتے ہین اور جبکہ برمھ کو ابدیا یعنے بیدانتی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنے یہ سارے جاندار آپ برمھ ہین ابدیا یعنی بیدانشی کے سبب سے اپنے آپکو جیو جانتے ہین اُن کے نزدیک برمھ یعنی خدا اور ایشر یعنے برھما اور بشن اور شب اور جیو یعنے جاندار یہ سب کچھ ایک ہی وجود ہی اور ابدیا[3] کو اگیان بھی کہتے ہین سوا گیان اُسکے نزدیک دو قوت رکھتا ہی ایک بچھیپ[4] شکت یعنی پیدا کرنے کی قوت یعنی جس کے سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسری اورن شکت یعنی عقل کے دبا لینے کی قوت اور مکت اُسکے نزدیک یہ ہے کہ بیدانشی دور ہو جاوے اور جیو کہ بسبب اگیان کے اپنے آپکو جیو سمجھ رہا ہی اپنے تئین برمھ یعنی خدا سمجھ لے تا کہ جینے اور مرنے سے چھوٹ جاوے اور ابدیا کے حق مین بیدانتی دو مذہب رکھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ ابدیا ایک ہی اُن کے نزدیک تو مکت کسیکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ابدیا بہت ہین انکے نزدیک بہتیرون کو مکت حاصل ہو چکی ہی۔ کیونکہ مکت ان کے نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی

شاسترون کے نام اور بعضے اصول اختلافی

---

[1] کہتے ہین کہ بیس بیس برس ان تینون مین سے ہر ایک کی حکومت جہان مین رہتی ہی برھما کی بیسی مین یعنی بیس برس مین کثرت پیدایش اور بشن کی بیسی مین کثرت پرورش اور شب کی بیسی مین کثرت موت ہوتی ہی ۱۲ [2] برمھ بفتح بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و میم و ہائے مخفی ۱۲ [3] بِدیا کے معنی علم اور ابدیا بے علمی اور گیان اگیان کے معنے علم اور بےعلمی ۱۲ [4] بچھیپ شکت بکسر بائے موحدہ و جیم فارسی مشدد و ہائے مخفی و یائے مجہول و سکون بائے فارسی و فتح شین منقوطہ و سکون کاف و تائے مثناۃ فوقانی یعنی قوت پیدا کردن ۱۲

دانش کا ہی جس کسیکا اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اس کو گیان حاصل ہوا اور اُسنے آپ کو خدا سمجھ لیا اس کی مکت ہو گئی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگیان کے تین گن یعنے صفت ہین رج جس سے خواہش او رغم او رخوشی حاصل ہو ست جس سے عقل و رخوشحالی اور آسودگی حاصل ہو تم جس سے غصہ اور جہالت اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ یہ تینون گُن برمہ یعنی خدا سے پیوند رکھتے ہین اور قیامت کے باب مین جو ان کا مذہب ہی سو پانچوین فصل مین بیان ہو چکا ہی **دوسرا میمانسا شاستر** نکلا ہوا جیمن رکھ کا ہی اور اس کے شاگردون کا نام جنکے نام یہ ہین مرارہی مصر کمارل بہت پربھاکر گرد اس شاستر والون کو میمانسک کہتے ہین ان کے مذہب مین حقتعالی کو خالق نہین جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جو رنج و راحت اور اقبال و ادبار اور خوشی و غم وغیرہ جو کچھ پیدا ہوتا ہی کرم یعنی عملون سے ہی اور جیسے کہ بیدانتی تینون ایشرون کو نائب و مظہر خدا جانتے ہین میمانسک اس بات کو نہین مانتے اور کہتے ہین کہ انھین آدمیون مین سے کبھی کوئی برہما بنجاتا ہی اور کوئی شب اور جہان کا ابتدا اور انتہا نہین مانتے اور پہاڑون اور دریاؤن کو ابدی جانتے ہین اور جسمون کا مرکب ہونا اجزائے صغار سے جانتے ہین جزلایتجزی[1] سے منکر ہین اور مکت[2] کا وسیلہ اُن کے نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی اپنے عملون کا مختار جانتے ہین اور پدارتھ ان کے نزدیک دس ہین چنانچہ پدارتھ کا ذکر نیائے شاستر کے بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **تیسرا نیائے شاستر** نکالا ہوا گوتم[3] رکھ کا اور اس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضے ہندو اس شاستر کو بید کا انگ یعنی عضو نہین جانتے یعنے بید سے باہر جانتے ہین۔ لیکن تب بھی انکے نزدیک یہ شاستر مردود نہین ہی اور جو لوگ اس شاستر کے واقف اور پڑھنے والے ہین نیایک کہلاتے ہین اس شاستر کا خلاصہ یہ ہی کہ انکے نزدیک خدائے تعالی بے ابتدا اور بے انتہا اور بید اکرنیوالا اور کہتے ہین کہ خدا تعالی اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت سے تعلق پکڑتا ہی اور اسکے وسیلہ سے لوگون کو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اس کتاب کی چار قسمین ہین ایک رگ بید۔ دوسرا ججر بید تیسرا سام بید چوتھا اتھربن بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ مین نہین مانتے اور خدا کی صفتین آٹھ جانتے ہین ان مین سے چھ صفتون کو قدیم جانتے ہین۔ گیان یعنی ہر چیز کا جاننا اور اچھیا یعنے خواہش سنگھیا یعنی گنتی مین ایک پرمال یعنی مقدار بے انتہا پرتھگتو[4] یعنی تشخیص و تمیز اور دو صفتون کو حادث جانتے ہین سنجوگ یعنی پیوند بھاگ یعنی جدا ہونا اور جو موجودات ہی انکے نزدیک سولہ پدارتھ یعنی اصل سے باہر نہین ہین اور سولہ پدارتھ کا بیان دراز اور سمجھنا اُن کا تفصیل وار مشکل ہی اسواسطے یہان صرف ان کے نام لکھے جاتے ہین پرمان پرمیہ سنشی درشٹانٹ۔ سدھانت۔ اودیوا۔ ترک۔ نرنی۔ باد جلپ۔ بتانڈا ہیتو۔ ابھاس چھل۔ جات نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکھتے ہین کہ وسیلہ مکت یعنے نجات کا یہ ہی کہ ان سولہ چیزون کو جیسی کہ ہین دریافت کرے اور عالم انکے نزدیک قدیم ہی لیکن

[1] جزلایتجزی در اصطلاح متکلمین جزئیکہ تقسیم نپذیرد تحقیق این لفظ بدیگر علوم تعلق دارد ۱۲ [2] برخلاف بیدانت کہ دران مذہب وسیلہ نجات صرف علم است نہ عمل ۱۲ [3] گوتم بکاف فارسی و واو مجہول و فتح تائے مثناۃ فوقانی و میم ساکن نام حکیمے است ہندی ۱۲ [4] پرتھگتو بفتح بار فارسی و سکون رائے مہملہ و فتح مثناۃ فوقانی و یائے مخفی و سکون کاف عربی و ضم تائے و فتح واو معدولہ ۱۲ [5] پرمینی بفتح بائے فارسی و سکون رائے مہملہ و کسر میم و سکون یائے تحتانی و فتح یائے آنکہ از پرمان بمعنی سند قول معتمدی معلوم شود ۱۲ [6] جات بفتح جیم عربی و الف و کسر تائے مثناۃ فوقانی کہ این کسرہ مثل یائے معروف خواندہ شود یعنی این لفظ قریب بمعنی عرض عام است ۱۲

فنا ہوجائیگا۔ چنانچہ کچھ حال اسبات کا پانچوین فصل مین بیان ہولیا چوتھا بیشیشک شاستر کا اہوا کناد کا اور اس مذہب والونکو بیشیشک کہتے ہین یہ شاستر اکثر مسائل مین نیاے شاستر سے ملتا ہی انکے نزدیک ساتاہین درب۔ گن۔ کرم۔ سامان۔ بیشیکھ۔ سمواے۔ ابھاو۔ پانچوان سانکہ شاستر کپل کا اس شاستر والے خدا کو خالق نہین جانتے بلکہ ہر شی کی پیدائش پر کرتی سے جانتے ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتے ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین اور فنا ہونا کسی شی کا نہین مانتے کہتے ہین کہ معلول علت مین آجاتا ہی اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو چار تت کہتے ہین پہلا تت پرکرتی کہ ان کے نزدیک ہر چیز کے کارن یعنی سبب ہی اور یہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہین ہوتی اور صفت اس کی یہ ہی ایک جوہر قدیم بیدانش یعنی ہر جگہ موجود جسکین والے تم گن والے ست گن والے دوسرا تت پرکرتی بکرتی کہ بعضے چیزون کے کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی چیزون کے کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہ تین قسم پر ہی پہلا قسم مہتت جسکو بدھ بھی کہتے ہین دوسرا قسم آہنکار اور یہ تین طور پر ہی اگر اس مین ست گن کا غلبہ ہی تو بیکرت آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اسمین رج گن کا غلبہ ہی تو تیجس آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اسمین تم گن کا غلبہ ہی تو بھوتادی آہنکار کہلاتا ہی تیسرا قسم تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد آواز سپرس یعنی ایک چیز کا دوسرے سے چھونا روپ یعنی شکل رس یعنی ذائقہ گندہ یعنی بو تیسرا تت بکرتی کہ کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی ہی اور یہ سولہ ہین ایک اندری یعنی حواس اور بعضے اعضاے دوسرے پانچون عنصر اور یہ پانچون عنصر پانچون تن ماترے سے موجود ہوئے ہین اکاش۔ سبد سے۔ پون۔ سپرس سے۔ اگن۔ روپ سے۔ جل۔ رس سے۔ پرتھی گندہ سے۔ چوتھا تت پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہی اور نہ علت یعنی نہ سبب ہوتی ہی اور نہ مسبب اور اس کو پرکھ اور آتما بھی کہتے ہین اور پرکھ دو قسم پر ہے ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بھی قدیم جانتے ہین دوسرا پرم آتما یعنی خدا تعالی یہ لوگ اعتقاد رکھتے ہین اس بات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکھ سے جہان کی پیدائش ہوتی ہی اور کہتے ہین کہ پرکرتی اندھی ہی اور آتما یعنی پرکھ لنگڑا ہی یعنی یہ دونون بغیر پیوند ایک دوسرے کے کچھ نہین کر سکتے اور کہتے ہین کہ وقت پرلے یعنی فنا عالم کی تینون عرض یعنی رجگن اور ست گن اور تم گن برابر ہوتے ہین۔ اور وقت پیدائش عالم کے ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی الغرض انکے نزدیک جب پرکرتی کو پرکھ سے پیوند ہوتا ہی اور ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی اور مہتت سے آہنکار اور آہنکار سے گیارہ

---

۱ بشیشک بفتح موحدہ وسکون تحتانی وکسر شین منقوطہ ویاے مجہول وسکون شین منقوطہ نام شاستر ۱۲ ۲ سانکھ بفتح سین مہلہ و نون غنہ وکاف عربی مخلوط الالفظ بہار ۱۲ منہ ۳ کپل بفتح کاف عربی وہاے مخفی وباے فارسی وسکون لام گویند پیرزادہ برہماست ۱۲ ۴ پرکرت بفتح بار فارسی و سکون راے مہلہ کسر کاف عربی وسکون راے مہلہ وکسر تاے مثناۃ فوقانی کہ این کسر مثل یا خوانده شود بمعنی سبب ۱۲ ۵ بکرت بکسر حرف اخیر کہ این کسر مثل یاے معروف خوانده می شود بمعنی معلول وسبب ۱۲ منہ عفی عنہ
۶ آتما اور پرکھ کبھی خدا تعالی کو بھی کہتے ہین اور لنگڑا ابھی کہتے ہین نعوذ باللہ منہ ف تیسری اینکھ جو بید مین ہی کہ آتما پہلے ایک تھی پھر اجسام مین سما یا پران اس کی حرکت اوپر کیطرف کو ہی اور ادپان اسکی حرکت ہی ان دونون کی کشاکش سے جو حرارت پیدا ہوتی ہی اسکا نام حرارت عزیزی ہی اسکو جیو اور جیو آتما کہتے ہین ایضاً یان آتش عزیزی ہی اور ہضم کرنا طعام کا اسکا کام ہی اور یہی پرم آتما ہی جو بزرگ اور بے زوال اور بے جسم ہی وہی جسم کی گرمی ہی انتہی مختصراً ۱۲ سوط باب ۳ صـ۲۲ دنیا مین کوئی ایسا بیوقوف ہی کہ حرارت عزیزی کو روح انسانی اور پرم آتما یعنی خدا اور بزرگ اور بے زوال بتاوے ۱۲ اور ادوم پرے مہا بھارت مین ہی کہ بعضے میگویند کہ آنچہ آفریدگار تقدیر کردہ است ہمان بوقوع مے آید و دیگران بر آنند کہ ہر نیک و بد کہ در عالم واقع میشود بمقتضاے طبیعت و عادت است و جمعے میگویند آنچہ آدمی در زمان گذشتہ بعمل آوردہ اکنون نتیجہ آن بظہور میرسد الخ ۱۲ سوط صـ۱۲

اندریان اور پانچ تن ماتر سے پانچ عنصر جیسے بیان ہوچکا اور وقت فنا ہونے جہان کے پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین غائب ہوجاتے ہین اور پانچ تن ماتر اسکا رمین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرتی مین چھٹا پاتنجل شاستر نکالا ہوا پتنجل کا اکثر باتون مین سانکھ شاستر سے موافق ہی اور بقول اس شاستر کے مکت یعنی نجات بدون جوگ یعنی ریاضت کے نہین حاصل ہوتی اور سوائے ان چھہ شاسترون کے تین شاستر اور ہین کہ وہ برہمنون کے نزدیک مردود ہین ایک جین شاستر نکالا ہوا جین کا اس شاستر والے اعتقاد رکھتے ہین کہ آدمی نیکوکاری سے بہت بڑا ہوجاتا ہی پھر اس کا کلام خدا کا کلام ہوتا ہی اور اسکو ساکار پرمیشر کہتے ہین اور جانتے ہین کہ چوبیس آدمی ایسے ہوئے ہین پہلا ان کا آدناتھ اور پچھلا مہاویر اور خدا تعالی کو نرگن پرمیشر یعنی خدائے بے صفت جانتے ہین یعنی خدا تعالی انکے نزدیک کچھ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہی اور ان کے نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی جب تک مرد کے جنم مین نہ آوے اور بعضے انکے ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کرکے مرجاتے ہین اسکام کا نام سنتھارا ہی برہمن اس فرقہ سے ایسے متنفر ہین کہ شیر یا ہاتھی کے منہ مین چلے جانا بہتر جانتے ہین اس سے کہ ان لوگون کے سامنے آوین **دوسرا** بودھ شاستر نکالا ہوا بدھ کا اور نام اسکا شاکمن بھی کہتے ہین بیٹا راجہ سدھاون کا حاکم ملک بہار کا اور اس کی مان کا نام مایا ہی کہتے ہین کہ ناک من ناف سے پیدا ہوا ہی اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سے نوان اوتار جانتے ہین اور اس مذہب کو اچھا نہین جانتے اور اس مذہب والے بھی خدا کو خالق نہین جانتے اور جہان کا ابتدا اور انتہا ہونا نہین مانتے کہتے ہین کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہی اور یہ لوگ نہانا دھونا بہت کرتے ہین مردار کو کھا لیتے ہین کہ یہ خدا کا مارا ہوا ہی اور آپ جاندار کو نہین مارتے زمین سے گھانس نہین اکھاڑتے عورتون کی صحبت کرنیکو اچھا نہین جانتے **تیسرا** مذہب نانک نکالا ہوا چارواک کا اس مذہب والے سوائے عنصرون کے کسی چیز کو موجود نہین جانتے کہتے ہین کہ سب کچھ انھین عنصرون سے ہوا ہی انکے نزدیک جو چیز حواس سے معلوم ہو بس اسیکو موجود جانتے ہین معقولات پر یقین نہین رکھتے خدا تعالی کا ہونا بھی نہین مانتے بہشت اور دوزخ سے منکر ہین بہشت اسبات کو جانتے ہین کہ آدمی کی خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہ کہ کسی غیر کا محکوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش وعشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتے ہین فقط ہندوؤن کے مذہبون کا بیان مختصراً پورا ہوا اور اس مقام پر جو کچھ اعتراض وارد ہوتے ہین سو عقل والون کے نزدیک ظاہر ہین سو مین نے اسجگہ صرف خلاصہ ان شاسترون کا بلا تعرض بیان کردیا ہی اور صاحبان عقل کو اس فصل مین گنجایش گفتگو کی بہت ہی اور بڑا بھاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہی۔

فصل آٹھوین بیچ بیان دعوت کے

دعوت سے مراد ہی اور دین والون کو طرف دین حق کے بلانا۔ سو ہمارے دین مین ضرور ہی کہ اور دین والون کو خبر کردین اس بات کی کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے کہ پیغمبر برحق اور ختم الانبیا ہین جو شخص انکے دین کو اختیار کرے گا اللہ تعالی کی امان مین آجاویگا اور جو نہ مانیگا ہمیشہ جہنمی رہیگا پس جو شخص مسلمان ہوا چاہے تو فرض ہی کہ اول اسکو تلقین کرے

کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود اور حاکم اور مالک حقیقی نہین ہی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہین پھر اسکو ایمان کی صفتین سکھا دین اور مستحب ہی کہ پھر اُسکو غسل کرا دین[1] اور جو شخص کسیکو مسلمان ہونیکو کہے کہ تو ابھی توقف کر پھر مسلمان ہو جائیو یا یون کہے کہ مین تجھے مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہ جا کر مسلمان بنجا تو یہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہی اور جو شخص مسلمان ہو پھر ہر مسلمان کو اسکی خاطر داری لازم ہی اور اللہ کے نزدیک اس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **بیت** بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ٭ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ - اور ہندؤن کے دین مین اور دین والون کو ملانا درست نہین بلکہ انکی جو چار قوم مشہور ہین اُن مین کی بھی ایک قوم دوسری قوم مین نہین ملسکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان ہوجاوے اور پھر ہندو ہوا چاہے اسکو بھی پھر ہندؤن مین ملانا درست نہین - یہان مین ہندؤن سے دو سوال کرتا ہون **پہلا سوال** یہ کہ تمھارا دین خدا کی طرف سے ہی یا نہین ؟ اگر کہو کہ خدا کی طرف سے نہین تو چاہیئے کہ اس دین کو چھوڑ دو اور اگر کہو خدا کیطرف سے ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہی اور جو دین کہ خدا کی طرف سے ہو چاہیئے کہ ہر کسی کے لئے عام ہو پھر کیا وجہ ہی کہ سوائے ہندون کے اور سب اس رحمت سے بے نصیب ہین کیسکو اس مین دخل نہو - دیکھو دین مسلمانی کہ بلا شبہ اللہ کیطرف سے ہی ہر کسی کے لئے عام ہی یہودی نصرانی مجوسی برہمن کھتری بیش شودر[2] جو ہڑا چمار جو اس دین مین آوے گنا ہون سے پاک ہو جاوے تمھارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوائے ہندؤن کے اور کسی کی گنجائش نہین بلکہ کہتے ہو کہ ہندؤن مین بھی سوائے برہمن کے اور کی مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اس کا بیان پہلے باب کی پانچوین فصل مین ہو لیا **دوسرا سوال** یہ ہی کہ تمھارے نزدیک ہمارا مسلمانون کا دین خدا کی طرف سے ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہی تو مین کہتا ہون کہ ہمارے دین سے یقیناً ثابت ہی کہ جو کوئی اس دین مین نہ آویگا وہ شخص بلا شبہ ہمیشہ کا دوزخی ہو گا تو تم کو چاہیئے کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ جو دین خدا کی طرف سے ہو اس کا حکم ضرور ماننا چاہیئے ورنہ خدا کے غضب مین آجاؤ گے اور جو یہ کہو کہ تمھارا دین خدا کیطرف سے نہین ہی تو مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کی طرف سے نہین ہی تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا دین کہ بقول تمھارے خدا کی طرف سے نہین ہی - آیا تمھارے دین مین کوئی طریق عبادت کا ہمارے واسطے لکھا ہی یا نہین ؟ اگر کہو کہ لکھا ہی تو پھر مسلمانون کو اپنے دین مین کیون نہین ملا یا کرتے اگر کہو کہ نہین لکھا تو مین پوچھتا ہون کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہمارے دین کو خدا کی طرف سے نجانو اور تمھارے دین مین ہماری گنجائش نہو تو کیا خدا نے ہمکو عبث ہی پیدا کیا ہی بتلاؤ اسکا کیا جواب ہی **حکایت** جبکہ مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تو ان دنون مین بعضے آشناؤن کو دین اسلام کی طرف رغبت دلایا کرتا تھا چنانچہ بفضل الٰہی دس گیارہ ہندو میرے سمجھانے سے پردہ مین مسلمان بھی ہوئے اور انھین دوستون کی خاطر اکثر اوقات پنڈتون سے بحث اور چرچا رہا کرتا تھا اور عجب طرح کی صحبت تھی کہ اس کی لذت سے اب تلک دل بھرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون کہ حق تعالیٰ ان لوگون کو ظاہر مسلمان کرے چنانچہ بڑے بڑے پنڈت کہ اپنے دین سے خوب واقف تھے بحکم الحق یعلو ولا یعلیٰ[3] کے اس بحث مین مغلوب ہوئے اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سے

[1] اگر نہانے کی حاجت اس کو ہو تو غسل واجب ہی ۱۲ منہ [2] برہمن کھتری بیش شودر جنکا ذکر تیسرے باب مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ [3] حق اونچا ہوتا ہی

ہم کئی شخص دین اسلام کی رغبت دے رہے تھے کہنے لگا کہ اگر فلانا پنڈت دین کی بحث مین قائل ہوجاوے تو مین بھی دین اسلام اختیار کرون چنانچہ بصلاح سب دوستونکے وہ پنڈت کہ کسی اور شہر مین تھا بلایا گیا اور اس کو چھ شاسترون مین دخل تھا اور بحث اور مناظرہ ہونے لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین ہوتی تھین اور اس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تھا بلکہ یون جانتا تھا کہ یون ہی مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجھے القا ربانی سے ایک تقریر سوجھی دوسرے دن مینے اس تقریر سے گفتگو شروع کی (یعنی یہ بات اللہ تعالے نے میرے دل مین ڈالدی ۱۲) پہلے مین نے سوال کیا کہ پنڈت جی مین آپسے پوچھتا ہون کہ اگر مسلمان اپنے دین و طریق پر قائم رہین تو اُن کی مکت ہوگی یا نہین۔ بولا کہ ہان کیون نہین ہوگی پھر مین نے کہا کہ مسلمانون کا دین حق ہی یا نہین بولا ہان اُنکے لیئے حق ہی مینے کہا کہ انکے دین کی اصل ہی قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہی یا نہین بولا کیون نہین سچی ہی کتاب پھر مین نے کہا کہ مصر جی اپنی اس بات پر قائم رہنا آپنے کہا کہ قرآن مجید سچی کتاب ہی اب اس سے پھرنا نہین بولا کہ ہان قرآن سچا ہی مینے کہا کہ قرآن مین لکھا ہی وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی جو کوئی تلاش کرے سوائے مسلمانیکے اور دین کو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اُس سے اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹے والونمین ہوگا تمنے اقرار کیا تھا کہ قرآن سچا ہی سو قرآن تو کہتا ہی کہ سوائے اسلام کے کوئی دین اللہ تعالے کو قبول نہین اب تم بھی جلد مسلمان ہوجاؤ اور اپنے دین سے توبہ کرو یہ بات سنکر پنڈت کہنے لگا اگر قرآن مین یون لکھا ہی تو قرآن سچا نہین مینے کہا اگر قرآن سچا نہین تو چاہیے کہ مسلمانون کو ان کے دین مین نجات حاصل ہو تو مین پوچھتا ہون کہ درین صورت اگر معاذ اللہ مسلمان تم سے خواہش کرین کہ ہمکو اپنے دین مین ملاؤ اور کوئی عبادت کا طریق ہم کو بتا دو کہ ہم اس سے اپنی نجات حاصل کرین تو آیا تمھارے کسی شاستر مین مسلمانون کے لیئے کوئی وظیفہ عبادت کا لکھا ہی یا نہین بولا کہ ہمارے شاسترون مین انکے لیئے کوئی طریق عبادت کا نہین لکھا ابھی مین نے کچھ جواب اس بات کا نہین دیا تھا کہ وہی آشنا کہ جنھون نے یہ مناظرہ کروایا تھا کہنے لگا کہ واہ مصر جی یہ عجیب بات ہی کہ مسلمانون کے لئے نجات نہ انکے دین مین ہو نہ تم انکے لیے کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کرین کس طور اپنے اللہ کی بندگی کرین دیکھو جو مسلمان تمکو کہتے ہین کہ تمھارے دین مین تمھاری نجات نہوگی تو وہ تمکو یہ بھی کہتے ہین کہ دین مسلمانی مین آؤ اس مین تمھاری نجات ہوگی اور تم کہتے ہو کہ مسلمانون کی نجات نہ اُس دین مین ہوگی نہ اس دین مین ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا ان کے لیئے نہین ہی کیا انکو خدا نے یونہی گھانس پھونس کے مانند پیدا کیا ہی کہ کسی طرح انکی مکت نہوبس ہم نے جان لیا کہ تمھارا ہی دین جھوٹا ہی فقط چنانچہ یہ بحث اسی بات پر ختم ہوئی اور وہ آشنا بھی پردے مین ایمان لایا الحمد للہ علے ذلک جب ہندؤن کو کہا جاتا ہی کہ کفر چھوڑکر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح کی گفتگو دین کے مقدمے مین آجاتی ہی تو بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ ہم اپنے اُجل یعنی روشن دین کو چھوڑکر تمھارے گھور یعنی میلے دین مین کیونکر آوین سو اس کا جواب یہ ہی کہ اجل دین تو ہمارا ہی جسمین توحید بھری ہوئی ہی اور گھور دین تمھارا ہی جسمین شرک بھرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت کا کھانا اور پینا اور کیر اور کس کی پوجا اور دوسرے کام بیحیائی کے درست بلکہ ثواب لکھے ہون تو وہ دین اُجل کہان رہا اور جو اعتراض کہ تم ہمارے دین پر کیا کرتے ہو اُن کے جواب دیئے گئے ہین اور باقی اور باتین اجل اور گھور ہونے ہمارے اور تمھارے دین کے اس ساری کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکھو تا معلوم ہو کون اجل ہی کون گھور اور

بعضے یون کہا کرتے ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی ازروے دلائل عقلی کے غالب ہی لیکن ہماری پوتھی گیتا مین لکھا ہی کہ اپنا دین اگرچہ
رائی سمان یعنی خردل کے دانہ برابر اور دوسرا دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کے برابر ہو جب بھی اپنا دین نہ چھوڑنا چاہیئے سو اسکا
جواب یہ ہی کہ یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پھر اسپر قائم رہنا محض بیوقوفی ہی اور اس بات سے تمھاری گیتا بھی باطل ٹھہرتی ہی
جسمین ایسی کم فہمی کی بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین زہر کھا رہا ہون اور پھر اسکو کھاتا جائے تو وہ شخص ہلاک
ہی ہو جاوے گا اور دھرم وہی ہوتا ہی کہ حق ہو ناحق کو دھرم نہ کہنا چاہیئے اور جب تم نے دین اسلام اختیار کر لیا یہی دین
تمھارا دھرم ہو جاویگا پھر اس کو نہ چھوڑنا چاہیے **حکایت** ایک روز مین ایک دوست کے سامنے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا
علاء الدین صاحب سے دین کے مقدمہ مین کچھ بحث کر رہا تھا اسی گفتگو مین اُسنے (درحالت حجاب ۱۲) حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ اگر آپ کو یقین
کامل ہو جاوے کہ دین مسلمانی حق نہین ہی تو آپ اس دین کو چھوڑ دین یا نہین فرمانے لگے اگر بفرض محال ہمکو یقین کامل ہو جاوے
کہ دین مسلمانی باطل ہی اور پھر ہم اس دین کو نہ چھوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسرے دن اُسی آشنا کے سامنے پنڈت
پنڈت سے بحث ہو رہی تھی مین نے کہا کہ پنڈت جی اگر تمکو یقین ہو جاوے اس بات کا کہ ہندوؤن کا دین باطل ہی تو تم اس
دین کو چھوڑ دو یا نہین بولا کہ ہرگز نہین۔ مین ابھی خاموش تھا کہ وہی آشنا کہنے لگے کہ مصر جی یہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجود
ایک دین کو باطل سمجھین اور پھر اسکو نہ چھوڑین ایسی بے انصافی کی بات مسلمان تو نہین کہتے جیسے تم کہتے ہو فقط چنانچہ بعد چند
روز کے یہ آشنا بھی ہندوؤن کے دین کی قباحت اور اسلام کی خوبیان دریافت کرکے پردے مین ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک

یعنی [illegible] مسلمان ہوا ۱۲

اور بعضے یہ کہا کرتے ہین کہ دین مسلمانون کا بہت اچھا ہی کہ سوائے ایک رب کے اور کوئی ان کا معبود نہین اور ہندوؤن کا دین
بہت بُرا ہی جسمین ہزارون رب مقرر ہو رہے ہین لیکن یہ لوگ بہ سبب تقلید اپنے بڑون کے دین اسلام اختیار نہین کرتے
چنانچہ بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور رہوتا تو ہمکو ہندوؤن کے گھر کیون پیدا کرتا مسلمانون ہی کے
گھر پیدا کرتا۔ سو ہم تو پہلے سے ہندو پیدا ہوئے ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کس طرح بدل ڈالین سو اس کا جواب یہ ہی کہ یہ کچھ
ضرور نہین ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اسی قوم کے چال وچلن پر رہے بلکہ یہ ضرور ہی کہ اپنی عقل سے دین حق کی
تلاش کرے جو دین اللہ کی طرف سے ہو اسپر چلے اسواسطے ہمارے دین مین ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جب اسکو عقل آوے
اپنے دین کے حق ہونیکی دلیلین دریافت کرے صرف باپ دادا ہی کی تقلید پر نہ رہے۔ سو تم کو بھی خدا نے اس لیئے ہندؤن
کے گھر پیدا نہین کیا کہ تم ہندو ہی رہو بلکہ اس لیئے پیدا کیا ہی کہ عقل سنبھال کر دین حق کی تلاش کرکے مسلمان بنجاؤ تا کہ مرتبہ
تمھارا اللہ کے نزدیک اور مسلمانون سے زیادہ ہو اور بسبب چھوڑنے روش باپ دادا کے یہ کام نہایت ہی جوانمردی کا ہی تمکو
ثواب زیادہ ملے اور دین اسلام کے طفیل سے تمھارے دل کا اندھیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہی اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ یعنی اللہ کام بنانیوالا ہی ایمان والون کا نکالتا ہی انکو اندھیرے سے طرف نور کے اور یہ جو تم نے کہا کہ ہم
اول ہی سے ہندو پیدا ہوئے ہین۔ یہ بات بھی غلط ہی کیونکہ جس دن تم جنم مین آئے تمپر کوئی نشان ہندوپن کی نہ تھی نہ تم
اسوقت رام لچھمن کو پہچانتے تھے اور نہ برہما اور بشن سے واقف تھے نہ تمھارے گلے مین زنار تھا نہ تم سندھیا سے واقف تھے نہ ترین سے تم

پیچھے سے ہندو بن گئے ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم خدا کی پیدائش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر صلعم کی متابعت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ کی پیدائش مین تغیر لازم نہین آتا بلکہ یہ عین مرضی اللہ کی ہی مثلاً کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکھکر اس کی پرورش کرے پھر ایک وقت وہ بادشاہ اپنے معتمد کی زبانی اس فوج کو کہلا بھیجے اور ساتھ ہی اپنا فرمان بھی اُسکے ہاتھ بھیجے اور صاف حکم دے کہ اس قلعہ سے نکل کر فلانے شہر مین جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تمپر مہربان ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پھر اگر اس فوج کے وہ لوگ کہنے لگین کہ ہم کو بادشاہ نے جس قلعہ مین پہلے سے رکھا ہی ہم تو وہان ہی رہین گے اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانے شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلے سے اس قلعہ مین کیون رکھتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چھوڑ دین تو بادشاہ کے حکم کا تغیر لازم آویگا تو اس فوج کے لوگ بڑے بیوقوف گنے جاوینگے کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتے ہین اور بادشاہ کے قہر مین گرفتار ہون گے سو اسیطرح حق تعالیٰ نے تمکو اوّل ہندوؤن کے گھر پیدا کیا جب تم نے تربیت پاکر عقل سنبھالی تو تم کو زبانی اپنے معتمد کے یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام بھیجا اور اپنے فرمان عالیشان یعنی قرآن شریف مین بھی حکم بھیجا کہ تم اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو اور دین اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت مین رہو اور ہم تم سے خوش رہین پھر اگر تم مسلمان ہونیکو خدا کی پیدائش کا تغیر سمجھو تو بڑا ہی افسوس ہی تمھاری دانائی پر اور اگر یہ بات ضرور ہوتی تو جو کوئی جس کے گھر مین پیدا ہوا اسی طریق پر رہے تو چاہیئے کہ جو کوئی مفلسون کے گھر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بن جاوے اسکو وہ مال اور دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اس کے باپ دادا کے چال چلن تھے مفلس اور عاجز رہنا اس نے انکا خلاف کیون کیا اور چاہیئے کہ جسکے باپ دادا اندھے ہون آنکی تقلید سے یہ بھی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے اور جسکے باپ دادا مجذوم اور بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوے تو باپ دادا کی تقلید کے لیئے اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اس طور سے عمل کرنیوالا نہین دیکھتے ہین اور جو تم یہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیئے دین کے کامون مین باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر ایسے کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہی تو دین کے کام کہ سب پر مقدم ہین انمین زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیئے انکو کسیکی تقلید پر نہ رکھنا چاہیئے اور نہین تو یہ بات لازم آویگی کہ جسکے باپ دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹے کو بھی ان باتون مین ان کی تقلید مین ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہیئے حالانکہ یہ بات کسی کے نزدیک درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا نے تمکو آنکھ دی دیکھنے کو اور کان دیئے سننے کو اور زبان دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کے لیئے دی ہی پھر مین پوچھتا ہون کہ عقل سب چیز سے افضل ہی یہ کس لیے دی آخر عقلمند یہی کہے گا کہ عقل خدا نے اسواسطے دی ہی کہ اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانے اور دین حق و باطل مین تمیز کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کرے پھر اللہ کی بخشی ہوئی عقل کو یونہی بیکار چھوڑ دینا اور حق و باطل کی تمیز صرف اوروں کی تقلید پر چھوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ تمکو جدی جدی عقل کیون دیتا اور ہر کسیکو جدی جدی عقل خدا نے اسیواسطے دی ہی کہ ہر کوئی اپنے دین کی تحقیق آپ کرے سو ہر کسیکو چاہیئے کہ باپ دادا کے چال و چلن

جو موافق مرضی اللہ کے ہو اسپر چلین اور جو مخالف ہو اُسکو چھوڑ دین اور کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نے بیت لیک لیک گاڑی چلین
لیکن چلین کپوت ٭ تینون لیک نہ چالتی سور سنگھ سپوت ٭ اور خود تمھارے شاسترون سے ثابت ہی کہ جو باپ دادا کا مذہب بُرا
ہو اُس کا چھوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمھارے ہرن کسب کا یہ مذہب تھا کہ وہ بدبخت اپنے آپکو خدا کہلاتا تھا اور پرہلاد
اُس کے بیٹے نے اس کے مذہب کو بُرا جانکر چھوڑ دیا ہرن کسب کا مذہب خود پرستی تھا۔ پرہلاد کا مذہب خدا پرستی ہو پھر تمھارے
شاسترون مین پرہلاد کی بہت تعریف لکھی ہی اسی سبب سے کہ اسنے اپنے باپ کا طریق بُرا جانکر چھوڑ دیا اور اگر تم یہ کہو کہ ہرن کسب
اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جُدا جُدا تھا۔ اور دین دونون کا ایک ہی تھا سو اسکا جواب یہ ہی کہ دین کے بدلنے مین بھی تو
اعتقاد اور چال وچلن کا بدلنا ہوتا ہی اور کچھ نہین بدلتا سو جیسے پرہلاد نے اپنے باپ کے بُرے اعتقاد اور چال وچلن کو چھوڑ کر
اچھا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسیطرح تم بھی بُرا اعتقاد یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور بُرا چال چلن یعنی
بُت پرستی چھوڑ کر اچھا اعتقاد یعنی اللہ تعالیٰ کو معبود اور رسُول کو رہنما جاننا اور اچھا چال چلن یعنی خدا پرستی جیسے نماز روزہ وغیرہ اختیار
کرو اور جو تم یہ کہو کہ پرہلاد نے ہرن کسب کا مذہب اسیواسطے چھوڑ دیا کہ ہرن کسب نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا تھا اور نیا مذہب
یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تھا اور اصل مین پرہلاد کا وہی مذہب تھا جو اسکے بزرگون کا تھا تو اسکا جواب یہ ہی کہ جیسے بقول
تمھارے ہرن کسب نے اپنے بزرگون کا مذہب یعنی خدا پرستی کو چھوڑ کر نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تھا اور پرہلاد نے اسکو بُرا
جان کر چھوڑ دیا اسیطرح تمھارے باپ دادے نے بھی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہما السلام اپنے بزرگون کا اصل
مذہب قدیمی یعنی توحید کو چھوڑ کر بُت پرستی اختیار کر لی ہی تو تم بھی انکا مذہب چھوڑ کر مذہب قدیمی حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام
کا یعنی توحید اختیار کر لو اور جو تم یہ کہو کہ حضرت آدم اور حضرت نوح ہمارے بزرگ نہ تھے بلکہ ہم برھما کی اولاد ہین تو یہ قول تمھارا
محض غلط ہی کیونکہ اگر تم برھما کی اولاد ہوتے تو جیسے بقول تمھارے برھما کے چار مُنھ تھے تمھارے بھی چار ہی مُنھ ہوتے بلکہ تم نے
صرف شیطان کی تلقین سے آپکو برھما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین ہم تم سب بنی آدم ہین اور تم جو خواہ مخواہ حضرت آدم کی
نسل سے باہر ہو کر برھما دیو کی اولاد بنتے ہو تو اسمین تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی۔ اور وہ یہ ہی کہ برھما نے اپنی بیٹی سارستی کو
اپنی جورو بنا لیا۔ اور تمھارے نزدیک باپ دادا کی تقلید ضرور ہی تو تمکو بھی ایسا کام ضرور کرنا پڑا۔ اور بعضے ہندو اس خاکسار پر اعتراض
کیا کرتے ہین کہ تو نے جو اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑا کیا تیرے باپ دادا بے عقل تھے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا۔ سو اس کا
جواب یہ ہی کہ پرہلاد نے اپنے باپ ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور شاستر مین اسکی تعریف اور ہرن کسب کی ہجو لکھی ہی اس
مقام مین کہنے والا یون کہہ سکتا ہی کہ کیا ہرن کسب بے عقل تھا پرہلاد ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا تھا اور اسمقام مین تمھارے دین پر
ایک بڑا اعتراض وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا کہ تم اسکا کیا جواب دو گے اور وہ یہ ہی کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون بُرا جانتے
ہو اور دشٹ یعنی دشمن خدا کا سمجھتے ہو آخر اسیواسطے کہ وہ بندہ ہو کر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون کہ تمھارے راجہ چندر اور
پرسرام اور کشن وغیرہ یہ لوگ بھی تو بندہ ہو کر خدا کہلاتے ہین انکو دشٹ کیون نہین جانتے انکو بھی بُرا جانو اور انکی متابعت چھوڑو محمد ﷺ

۱؎ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ یعنی میری تعریف مین حد سے

(باقی بر صفحہ ۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلائے بندے کہلائے ہین بلکہ بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجھتے ہین جیسے ہمارے کلمہ شہادت سے ظاہر ہی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور اس کے رسول ہین اور جو یہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کے اوتار تھے اسواسطے ہم انکی متابعت اور پرستش کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ جیسا ہرن کسپ[۱] بھوک پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور عاجز تھا ایسے ہی رام اور کشن وغیرہ بھی چنانچہ تمھارے شاستروں سے ثابت ہوتا ہی کہ رام چندر کی بی بی کو راون پکڑ کر لے گیا رامچندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخر کش ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سے اسکو چھڑا کر لایا اور کشن کے پیر مین ایک شکاری کے ہاتھ سے تیر لگا اسی زخم کی تکلیف سے مر گیا علیٰ ہذا القیاس تمھارے معبودون کا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پھر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی کی ہی کہ ہرن کسپ مین نہین ہی اور جو اس مقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ بعضے مسلمان بھی باپ دادا وغیرہ کے چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کے ہو نہین چھوڑتے جیسے بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بھاجی کرنی اور مُرنے مین سوم اور چہلم اور چھ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکے جن کامون کی شرع مین کچھ اصل نہین بلکہ بعضے مسلمان یہ کہتے ہین کہ اگرچہ فلانی بات خلاف شرع کے ہی لیکن ہمارے بزرگون کی رسم ہے ہم اسکو ہرگز نہین چھوڑینگے سو اس کا جواب یہ ہی کہ ہمارے دین مین یہ بات درست نہین ہی کہ اپنے بزرگون کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اس کو نہ چھوڑین ہماری شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا اُستاد مولوی کی یا پیر مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کے ہو اُسکو چھوڑ دینا چاہیئے اور جو کوئی بزرگون کی رسم کو شرع شریف پر مقدم جانے اور شرع کے حکم کو ناپسند کرے تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سے خارج اور کافر اور مرتد ہو جاتا ہی کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہین یعنی اُنکے دین مین ہین کچھ باپ دادا اور اُستاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑھتے بزرگون کے چال چلن وہی اچھے ہین جو مطابق شرع کے ہون اور جو رسم برخلاف شرع کے ہو

(بقیہ صفحہ ۶۶) مت بڑھو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی تعریف مین بڑھکر انکو خدا کہنے لگے مین تو اللہ کا بندہ ہی ہون سو یہی کہو کہ بندہ اس کا اور رسول اُسکا اور یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین ہی ۱۲ ع ۵ خلاصہ اعتراض ہندو من اینکہ اسود عنسی اور مسیلمہ وغیرہ نے دعویٰ پیغمبری کا کیا اور یہ لوگ کھانے پینے چلنے پھرنے مین شریک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر مسلمان محمدؐ کی تصدیق اور مسیلمہ کی تکذیب و تکفیر کیون کرتے ہین جواب کھانا پینا چلنا پھرنا سونا جاگنا مرنا جینا وغیرہ ایسی صفات کو پیغمبری لازم نہین اور نہ پیغمبر ہونا اور ایسی صفات والونکو عدم الوہیت یعنی خدا نہ ہونا لازم ہی اسواسطے کوئی بشر خدا نہین ہو سکتا منہ

[۱] فائدہ جلیلہ ہندو کہتے ہین کہ ہرن کسپ کی بہن کا نام ہولی تھا اس نے چاہا کہ اپنے بھتیجے پرہلاد کو ہلاک کرے پھاگن کے مہینے مین چند روز پرہلاد کو راگ رنگ مین مشغول رکھا پھر اپنے اندر سے آگ نکالی پرہلاد کے جلانے کے واسطے اس آگ سے آپ ہی جل گئی اب ہندو ہولی جلاتے ہین اور خاک اڑاتے ہین اور گاتے بجاتے ہین اور ایک دوسرے کو بھڑوا بجڑوا کہتے ہین اسدن مین ٹھٹھا مسخری کرنے کو موجب ثواب کا جانتے ہین عجب دین ہی جس مین گالی گلوج عبادت ٹھیرے اگر یہان ہندو اعتراض کرین کہ شیعہ لوگ صحابہ کو گالیان دینا عبادت سمجھتے ہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بات ہمارے دین مین درست نہین یہ لوگ گالی گلوج والے گمراہ ہین ۱۲ منہ

[۲] عادت نبود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات کنند نہ بر سر گور و نہ غیر آن و این مجموع بدعت است نعم برائے تعزیت اہل میت جمع شدن و تسلی و صبر فرمودن ایشان را سنت و مستحب است اما این اجتماع روز سوم و ارتکاب تکلیفات دیگر و صرف اموال بے وصیت از حق تمام بدعت است و حرام است ۱۲ مدارج النبوۃ

خواہ کیسی ہو اسپر چلنا ہرگز درست نہین دین کے امر مین رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی - اور باپ دادا استاد مولوی
پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہو اور جو کسی ہندو کو اس تقریر سے یہ شبہہ پڑے کہ مسلمان لوگ کلمہ تو
پڑھتے ہین پیغمبر صاحب کا پھر حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی
اور مجددی اور اشعری[1] اور ماتریدی[2] کیون کہلاتے ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتے ہین سو انکا جواب یہ ہو کہ ہم اپنے
آپ کو ان بزرگون کے دین مین نہین جانتے یہ بزرگ بھی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہملوگ بھی پیغمبر صاحب کے
دین مین ہین ہان اتنا فرق ضرور ہو کہ بہ نسبت ہمارے یہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کے خوب معنی سمجھتے ہین اور ان
لوگون نے قرآن شریف اور حدیث شریف کے معنی سمجھکر اس سے مسئلے احتیاجی نکالے سو جس مسلمان کو جس بزرگ سے
زیادہ حسن ظن ہوا وہ اسی سے طریق محمدی کو سیکھنے لگا اور اپنے آپکو اسکی طرف نسبت کرنے لگا اور حقیقت مین سب
محمدی ہین اور ہملوگ ان بزرگون کی تقلید اسواسطے کرتے ہین کہ حدیث سے مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ حدیث کو دریافت
کرنا ہملوگون کے حوصلہ سے باہر ہو لاچاری کیواسطے ہم انکی تقلید کرتے ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سے مسئلہ
نکال سکتا ہو اُسکو انکی تقلید ضرور نہین ہو کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہو فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
یعنی اگر تمکو معلوم نہ ہو اور سمجھ والون سے پوچھ لو اور باوجود اس بات کے پھر جس مسئلہ مین ہمکو یقین ہو جاوے کہ فلانے امام کا
فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کے ہو تو ہم یہ گمان کرین گے کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اس مسئلہ مین امام کے قول
پر ہرگز عمل نہ کرینگے کیونکہ اللہ اور رسول کے کلام مین خطا نہین ہوتی اور انکے کلام مین خطا کا ہونا محال نہین اور اس
چوک ہو جانے مین امام کا ذرہ بھی قصور نہین اسکو تو مسئلہ نکالنے مین ثواب خطا پر بھی ملتا ہو چوک اور خطا ہو جانی اپنے اختیار
مین نہین ہوتی اور ہمارے امامون نے فرمایا ہو اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو ہمارے قول تمکو برخلاف حدیث کے معلوم
ہون اُنکو چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو غرض بہرحال ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے حکم کے مخالف خواہ کسی کا قول ہو
اسکی متابعت درست نہین ہو چنانچہ یہ بات قرآن شریف سے ثابت ہو کہ حق تعالی نے فرمایا ہو يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی اے ایمان والو تابع ہو اللہ کے اور رسول کے اور ان لوگون کے جنکا تم پر اختیار ہو یعنی
بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر و مرشد یا کسی طرح کا امیر جیسے کہ قوم کا سردار یا چودھری آگے فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین خلاف پڑے یعنی تم
کچھ کہتے ہو اور یہ تمھارے امیر اور طرح کہتے ہین تو اس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ اور پچھلے دن
پر یعنی جس طرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اسپر چلو اگر تمھاری رائے کے موافق ہو تو اپنی رائے کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی

[1] اشعری یعنی جو لوگ کہ اعتقاد مین امام ابو الحسن اشعری کے تابع ہین ۱۲ منہ [2] ماتریدی یعنی وہ لوگ کہ اعتقاد مین امام ابو منصور ماتریدی
کے تابع ہین جیسے کہ گروہ اہل سنت فقہ مین حضرت امام اعظم اور حضرت شافعی وغیرہ امامون کے تابع ہین تصوف مین حضرت عبد القادر جیلانی اور
شہاب الدین سہروردی وغیرہ صوفیون کے تابع ہین اور اعتقادات مین حضرت ابو الحسن اشعری اور حضرت ابو منصور ماتریدی کے تابع ہین ۱۲ منہ

رائے کے موافق ہو تو اُن کی رائے کو درست جانو غرض بہر صورت اللہ اور رسولؐ کے حکم کو مقدم رکھو اور پھر آگے یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یعنی یہ بات بہت نیک ہے اور بہتر تحقیق کرنا اگر اس مقام مین کسیکو وہم پڑے کہ دیوان حافظ مین لکھا ہے ؎ بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید* یعنی اگر پیر کسی کام خلاف شرع کا حکم کرے اُسکو ماننا چاہیے سو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس قول کا مطلب کچھ اور ہی ہے۔ معنی ظاہری مراد نہین دوسرے دیوان حافظ ہمارے دین کی کتاب نہین کہ جس کی سند پکڑی جاوے اور ہمارے ہان ایک قاعدہ ٹھہرا ہے کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچھ عبارت برخلاف شرع شریف کے معلوم ہو تو اس کی تاویل صحیح کر کے اُسکے معنی موافق شرع شریف کے درست کئے جاتے ہین یا یہ گمان ہوتا ہے کہ اسکے معنی جو اس بزرگ کی مراد ہین ہماری سمجھ مین نہین آتے لیکن اسکے ظاہری کہ مخالف شرع معلوم ہوتے ہین قبول نہین کئے جاتے یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کلام اس بزرگ کا نہین کسی بے سمجھ بدمذہب نے لکھکر اُسکے ذمہ لگا دیا ہے چنانچہ یہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہے کہ بہت سی حدیثین لوگون نے آپ بنا کر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نام منسوب کر دی ہین اور یا یہ کہ کلام غلبۂ حال اور بیہوشی مین اس بزرگ سے صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالی بھی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام قابل سند کے نہین ہوتا اور یا یہ کہ کسی وقت مین اُس بزرگ نے اس قول سے رجوع اور توبہ کرلی ہوگی غرض بہر صورت برخلاف شرع شریف کے کسی کے قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بُرے شاعرون کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین یون فرمایا ہے وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ یعنی شاعرون کی بات پر وہی چلتے ہین جو بے راہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین بعضے اشعار اور عبارات ایسی ہی بے راہی کی ہین کہ کسی کے ظاہر معنی کفر کے ہین جیسے کہ یہ اشعار ؎ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف۔ گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا۔ ؎ ہوئے ہم بُت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین* حرم کے رہنے والے تم سے عشق اللہ کرتے ہین۔ دنیا مین بتون کا جو طلبگار نہ ہوگا۔ محشر مین خدا کا اُسے دیدار نہ ہوگا ؎ شخصے آمد کہ من سُلیم* گفتا تو برو کہ من خدایم* چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال* کہ من از خدا بیش بودم دو سال ؎ راہ حق ہر گز نیابی تا نگیری چار ترک۔ ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولیٰ ترک ترک ؎ کوے جانان سے خاک لائینگے ہم* اپنا کعبہ نیا بنائینگے ہم* ؎ بھلی ہوئی ہر بیری سے ٹلی بلائے ایکا کی کرکیی دو تیا گیی مٹائے* ؎ ہر نے برگ سرگ فرمایا* گو رنے آواگون مٹایا* ایسی گور پر تن من وارون۔ ہر چھیا دون پر گورنہ بسارون* اور کسی نے جھوٹ اور زنا اور فسق کے قصون کو مزہ دار بنایا جیسے کہ بدر منیر اور بہار دانش کے بعضے مقام اور کسی نے لوگون کو گناہ پر دلیری دلائی جیسے کہ یہ شعر ؎ یہ حسن و جوانی یہ جوش و خروش۔ غفور است ایزد تو ساغر نوش۔ اور کسی نے بزرگون کی ہجو کر ڈالی جیسے کہ شیعون سے تبرّے اور رفیع السودا وغیرہ شاعرون کی بنائی ہجو ہین اور کسی نے القاب و آداب مین بہت بے ادبی کی لوگون کو لکھنے لگے قبلہ و کعبہ بندگی پرستندگی سجدات و عبودیت وغیرہ اور کسی کے کلام سے فرشتون کی حقارت نکلی جیسے کہ یہ شعر ؎ جو دیکھے وہ انکیا جواہر نگار۔ فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار* اور سوا اسکے اور

[1] چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است* سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست* اس شعر کے رد مین مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم کاندہلوی نے فرمایا ہے ؎ یہ قول ہے ملحد کا مت مان اسے ہرگز* مردود ہے یہ قائل ملا نہ ہوا تو کیا۔ [2] اکثر حکایات جھوٹے دغا بازون نے حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے ولیون کے نام منسوب کر دیئے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے خفا ہو گئے اور بڑا اور جنیوٗ اختیار کیا اور بعضے حکایات بناوٹی مناقب غوثیہ وغیرہ

بہت اقسام برے شعرون کے ہین کہ ہم ایسے کلامون کو بہت بد جانتے ہین اور انکے پڑھنے سننے کو سبب خرابی دین سمجھتے ہین لیکن بسبب احتمال[1] توبہ کر لینے کے صاحبان کلام کو برائی سے یاد نہین کرتے اور اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت مولانا روم موجب حکم اپنے مرشد حضرت شمس تبریز کے شراب کا باسن اٹھا لائے مرشد نے کہا ہمکو معشوق چاہیئے تو اپنی بیوی کو لے آئے مرشد نے کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہیئے تو اپنے بیٹے کو حاضر کیا مرشد نے کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ آزماتے تھے سو اس کا جواب یہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جھوٹ اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بھی لکھی ہوئی ہون تو کسی بد دین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سے ہوتی ہین جب لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے جھوٹ باندھے ہون اگر کسی ولی پر باندھا تو کیا عجب ہی ایسی حکایات سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ سے کوئی کام خلاف شرع ثابت بھی ہو جاوے وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکے ہین وہان بھی جاری ہو سکتے ہین غرضکہ ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے برخلاف کسیکو حکم کرنا اور کسی کا حکم ماننا اور کسیکے قول و فعل کو سند پکڑنا درست نہین نہ استاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلہ مین کسی کے حکم کو پسند کرے وہ شخص کافر اور مرتد اور دین اسلام سے خارج ہی اور بعضے کہا کرتے ہین کہ ہندو مسلمانون مین کیا فرق ہی خدا نے ایک حد بنا دی ہی سو اپنی اپنی حد پر قائم رہنا چاہیئے سو اس کا جواب یہ ہی کہ ہندو مسلمان مین زمین آسمان کا فرق ہی چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہی اور یہ حد تم نے آپ ہی مقرر کر لی ہی کچھ خدا نے تمکو یہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قائم رہو ہمکو بتلاؤ کہ تمکو خدا نے کسکی زبان سے حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنے بزرگون کی سند پکڑتے ہو سو انکی زبان کا کچھ اعتبار نہین کیونکہ وہ لوگ بقول تمھارے فاسق اور کاذب اور بندہ نفس کے تھے چنانچہ پہلے سے معلوم ہو چکا ہی ہان دین اسلام قبول کر کے اس حد پر قائم ہونا چاہیئے کہ اس کے رہنما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہین جنسے کبھی مخالف مرضی خدا تعالیٰ کے قول و فعل خلق ظاہر نہین ہوا۔

باب دوسرا بیچ بیان عبادات کے

اسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی بیچ بیان ذکر نجاست کے

ہمارے نزدیک نجاست کی ایک قسم یہ ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتھ برے اعتقاد اور برے اخلاق کے اور لیرہو ناگناہونیر سو ناپاکی سب ناپاکیون سے سخت تر ہی اور اسکے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ اول اعتقاد اپنا سنوارے اور برے اعتقادون سے بچے چنانچہ اعتقادون کے بیان مین بہت کتابین ہین انسے دریافت کرے اور مختصر اعتقادات کا بیان اس کتاب کے پہلے باب مین لکھا ہی اسپر اپنا اعتقاد جماوے اور اسکے خلاف سے بچے اور پھر برے اخلاق اور گناہون سے بچے چنانچہ اس بات کا بیان کیمیائے سعادت[2] اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور فقہ مین مفصل لکھا ہی وہان سے دریافت کرے دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑے وغیرہ کا چنانچہ اس مقام

[1] یعنی کسی بے دین کی بناوٹ یا افعال توبہ کر لینے کا احتمال اور بیہوشی کا غلبہ ۱۲ [2] ان سب کتب دینی کے مطالب قرآن اور حدیث سے نکلے ہین ۱۲

مین ہمکو اسی ناپاکی کے دور کرنیکی تدبیر کا بیان کرنا منظور ہی۔ سو ہمارے نزدیک یہ ناپاکی دو طرح پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسے گوہ پیشاب۔ لید۔ گوبر۔ لہو۔ پیپ۔ کتا۔ سور وغیرہ[۱] سو اگر اسطرح کی نجاست کے لگنے سے کوئی چیز پاک ناپاک ہو جاوے تو اُسکے پاک کرنیکا یہ طور ہی کہ اُس چیز کو ملکر پانی وغیرہ سے دھو ڈالین یہانتک کہ نجاست باقی نہ رہے اور بعضی چیزین رگڑنے سے بھی پاک ہو جاتی ہین جیسے تلوار اور تانبے وغیرہ کے برتن اور آئینہ وغیرہ کیونکہ ان چیزون کا جسم سخت ہے مسام دار نہین اسواسطے نجاست اُن کے جسم مین سرایت نہین کرتی کہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہو بلکہ رگڑنے ہی سے نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکھ ہو جاوے یا نمک مین ملکر نمک ہو جاوے یا زمین مین ملکر مٹی ہو جاوے یا اور طرح سے اس کی ماہیت بدل جاوے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہی اور زمین یا دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گری ہوئی ہو بعد خشک ہونیکے پاک ہو جاتی ہی جبکہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے اور سوائے اسکے اور مسائل جزئی اسکے فقہ کی کتابون مین موجود ہین اور نجاست حکمی یہ ہی کہ مثلاً کسی کی منی شہوت کیساتھ نکلے یا سوتے مین منی نکلے یا جماع کرے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے سو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتے ہین اور کسی عورت کے رحم سے بعادت معہود لہو جاری ہو تو اُسکو حیض کہتے ہین اور کوئی عورت بچہ جنے اور اسکے اندر سے لہو نکلے تو اسکو نفاس کہتے ہین سو جنابت کی ناپاکی سارے بدن کے دھونے سے دور ہوتی ہی اور حدث کی ناپاکی وضو کرنے سے جاتی رہتی ہی اور جب حیض و نفاس کا خون خشک ہو اسوقت عورت غسل کرے تو یہ نجاست جاتی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سے کچھ آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنے سے یا اس کے پسینہ سے کوئی چیز ناپاک ہو جاوے بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑھنی اور بعضے اور کام[۲] منع ہو جاتے ہین پھر اس ناپاکی کے دور ہونیکو کچھ دنون کا گذرنا شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کر لیا اسوقت جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض و نفاس خشک ہو ا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض دس دن سے زیادہ اور نفاس چالیس دن سے زیادہ رہے تو یہ حیض اور نفاس نہین بلکہ ایک اور بیماری ہی جس کا نام استحاضہ[۳] ہی اس حالت مین غسل کر کے نماز درست ہی اور ہندؤن کے دین مین بھی ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہی ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسے گوہ موت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو پانی سے دھوتے ہین اور بدن کو لگ جاوے تو مٹی لگا کر پانی سے دھووین اور کانسے اور پیتل کے برتن کو لگ جاوے تو اسکو آگ سے چھوا کر اور مٹی لگا کر پانی سے دھوئین۔ دوسری قسم جیسے ہندو کا منھ جو کانسے کے برتن کو لگ جاوے تو راکھ ملکر دھوئین اور چاندی یا سونے کے برتن کو لگ جاوے تو صرف پانی سے دھونا کفایت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سونے کا برتن ہوا سے پاک ہو جاتا ہی اور جو کسی غیر قوم کا منھ انکے برتن کو لگ جاوے تو آگ اور مٹی دونون کو لگا کر دھووین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو[۴] نر نارائینی دیہہ جانتے ہین اسکا منھ جس سے کھانا کھایا جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اُسکو ناپاک جانتے ہین اور گھوڑے کا منھ اور گائے کا گوبر اور پیشاب پاک جانتے ہین تیسری قسم یہ ہی کہ کپڑا جب بدن سے اُترتا ہی اُسکو ناپاک جانتے ہین یعنی بدن پاک کئے اس کپڑے سے عبادت کرنی

---

۱ رینٹ اور تھوک اور کان اور آنکھ کا میل اور پسینہ اور بال اور ناخن یہ سب پاک مین ۱۲ ۲ جیسے نماز پڑھنی اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا وغیرہ ۱۲
۳ استحاضہ کا خون رحم سے نہین آتا ۱۲ ۴ نر یعنی آدمی و نارائین خدا را گویند و دیہہ یعنی بدن بقول ہنود آدمی جسم خدائی است ۱۲۔

درست نہین گنتے اور اسکو پاک یون کرتے ہین کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہے تو پانی مین دھوتے ہین اور اگر رنگدار ہے تو بقول اُن کے
پانی کا چھینٹا دینے سے پاک ہوجاتا ہے اور ریشمی کپڑا ہوا لگنے سے اور ریشمی سورج کے سامنے ہونے سے پاک ہوتا ہے چوتھی قسم جو
زمین ہے تو پاک کرنا ہو تو گائے کا گوبر یا تر پانی ملکر زمین کو پاک جانتے ہین اور جو کوئی جائے ضرور سے باہر آوے اسکے لیے شاستر ان
کہتا ہے کہ اول بائین ہاتھ کی سیدھی طرف کی اُنگلیان دس بار مٹی اور پانی سے دھووین اور پھر اُسی ہاتھ کی پیٹھ دس بار دھووین
اسیطرح اور پھر دونون ہاتھون کو آپس مین ملا ملا کر سات بار مٹی اور پانی سے دھووین پھر بارہ کلیان کرین تب کہین پاک
ہون اور نجاست حکمی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ جب آدمی رات کو سو کر فجر کو اُٹھا ناپاک اُٹھا بدون غسل کیے عبادت نکرے اور کھانا نہ کھاوے
اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہ سے اُٹھ کر اور جگہ گیا ناپاک ہوا ہاتھ پاؤن دھووے کُلی کرے تب عبادت کرے اور جب کسی عورت
کو حیض آیا اس کا تمام بدن ناپاکی حقیقی سے ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اس کا سوکھا ہاتھ بھی کپڑے اور برتن کو چھونے نہین دیتے
جب بعد چھ دن کے غسل کرے تب پاک ہو یہان عقل حیران ہے کہ لہو نکلا ایک مکان سے سارا بدن کسطرح ناپاک ہوگیا - اور
جب کسی عورت نے بچہ جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اسکا نجاست حقیقی سے ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اُسکے سب مرد اور
عورت ناپاک ہوگئے اور جو لوگ اسکی قوم کے کسی اور شہر مین ہین یا سفر مین ہین جس کسیکو یہ خبر پہنچی سب ناپاک ہوگئے اس پلیدی
کا نام سوتک ہے پھر ان پلیدیون کا سندھیا یعنی ہر روزہ کی عبادت جو مشہور ہے اور ترپن یعنی مرے ہوئے بزرگون کو پانی دینا درست
نہین ہوتا اور اُنکے ہاتھ کا پانی اور قوم والے نہین پیتے پھر اس عورت جننے والی کا بدن چالیس دن کے پیچھے پاک ہوتا ہے غسل
کر لے اور اپنے سر کو گائے کے گوبر اور پیشاب سے دھووے اور گائے کا گوبر اور پیشاب پیوے اور اسکی قوم کے لوگ اس طرح سے
پاک ہوتے ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارھوین دن پاک ہوتے ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدل لین اور گنگا جل پیوین اور جو گوسوت پیوین
تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور جو کھتری ہین تو تیرھوین دن بستو لیکر پاک ہوتے ہین اور جو بیش یعنی بنیئے وغیرہ ہووین تو پندرہ
دن پیچھے پاک ہوتے ہین اور جو شودر یعنی نجار لوہار وغیرہ ہین تو تیس دن کے بعد پاک ہوتے ہین اور سوتک کے دنون مین مٹی کے
برتن جو استعمال مین آتے ہین پھر اُن کو اُتار دیتے ہین یہ عجب بات ہے کہ ایک عورت نے بچہ جنا تمام قوم ناپاک ہوگئی اور عجب تر
یہ کہ ناپاکی خبر کے ساتھ دوڑی اور پھر پاک ہوئے تو یون ہوئے کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی
تیس دن مین ... اور ان کی ناپاکی بھی بڑی عقلمند ہے کہ ہر قوم مین بموجب شرافت اور ذات انکی کے رہتی ہے اور جب کوئی شخص مرجاتا ہے

لہ رینٹ اور تھوک اور آنکھ کا میل اور بال اور پسینہ اور ناخن یہ چیزین بدن سے جدی ہووین ہندؤن کے مذہب مین پلید ہین اور جھاڑو کی گرد اور جو دامن
جھاڑنے سے گرد اُڑے اسکو بھی پلید جانتے ہین اور گدھے اور بکری اور بھیڑی کے پاؤن سے جو گرد اُڑے وہ بھی پلید جانتے ہین اگرچہ پاک زمین کی اُڑے اور ہمارے مذہب
مین اسطور کے گرد و غبار سب معاف ہین کیونکہ اس سے بچنا بہت مشکل ہے اور کھاٹ کے سایہ کو بہت پلید جانتے ہین ۱۲ منہ عہ ہندؤن کے نزدیک اکثر مدت
نفاس کی دس دن ہین رواج چالیس دن کا ہے ۱۲ منہ تہ اندرمن نے اعتراض کیا کہ اہل اسلام مین تین روز تک اہل میت کے گھر کا کھاتے نہین ہین -
جواب یہ ہے کہ ان کے گھر کا کھانا ناپاک نہین ہوتا ورنہ وہ خود کیون کھاتے مگر اسمین حکمت کاملہ ہے کہ ہمارے ہان تین دن تک تعزیت کیواسطے اور دور سے آتے ہین
اگر مجمع کثیر اسکے گھر پر کھانا کھانے لگین تو اس کو زیرباری کمال حاصل ہو اور بسبب اسکے کہ اہل میت رنج و غم مین مبتلا ہوتے ہین مجمع کے کھلانے کا
اہتمام کرنا تکلف سے خالی نہین ہوتا اور بعضے جو حکمت کاملہ پر عمل نہین کرتے اور رسوم بجا لاتے ہین بعضون کا یہ حال کہ ایک دو موت مین قرضداری اور
تباہی اور بربادی جائداد کی نوبت پہنچی ہے بلکہ ایسے اوقات مین تو اورونکو چاہیئے کہ اہل میت کے گھر کھانا بھیجین اور انکو کھلا دین ۱۲ منہ عفی عنہ -

تو اسیطرح سے تمام قوم اسکی بھی ناپاک ہوجاتی ہی اس ناپاکی کا نام پاتک ہی اور اکثر احکام اس ناپاکی کے یعنی پاتک کے اور پھر پاک ہونے ہر قوم کے ویسے ہی ہین جیسے سوتک مین بیان ہوئے کچھ تھوڑا سا کسی حکم مین فرق بھی ہی اور رہنے کے ساتھ جتنے آدمی جاتے ہین اگرچہ غیر قوم کے ہون ناپاک ہوجاتے ہین نہاوین اور کپڑون کو پاک کرین پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سے کہ اپنی قوم کو ناپاک کرکے اور قومون تک پہنچے اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہی کہ اگر کسی چمار یا چوہڑے یا حائض و نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مُردہ اور کتّا اور گدھا اور بلّی اور کوّا اور مرغ اور خوک[1] کا بدن انکے ایک عضو سے لگجاوے تو انکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہوجائے کپڑون سمیت نہاوین تو پاک ہوئین اس ناپاکی کو مین حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچھ عقل کام نہین کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کھانا کھاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کے زمین کو گوبر وغیرہ سے ناپاک کرکے سوائے دھوتی کے اور کپڑونکو اتار کر کھانا کھاتا ہی پھر اس کے روٹی کھاتے ہوئے اگرچہ اس کا سگا بھائی باہر سے آکر اس کے چونکے مین کپڑے سمیت چلا جاوے تو اسکا چونکا بھرشٹ یعنی ناپاک ہوجاوے اور اس طعام کا کھانا اسپر نادرست ہوجاوے دیکھو یہان ناپاکی کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکے مین پیر رکھنے سے یا ہاتھ بگانے سے سب کچھ ناپاک ہوگیا اور انگرکھا اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کے بدن مین ہوتی ہین ان کو ناپاک سمجھ کر کھانے کے وقت اتار دیتے ہین اور دھوتی کہ نیچے کے بدن مین ہوتی ہی اور دو مخرج نجاست کے اسمین ہوتے ہین اسواسطے اکثر اوقات دھوتی کے پلید ہونے کا احتمال ہوتا ہی اور زمین سے بھی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چھینٹا پڑے تو بہ نسبت اور کپڑون کے دھوتی پر پڑنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہی کیونکہ دھوتی زمین سے نزدیک ہوتی ہی۔ سو اس دھوتی کو پگڑی اور انگرکھے اور چادر سے زیادہ پاک سمجھتے ہین۔

فصل دوسری نماز کے بیان مین

ہمارے اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدا تعالی نے فرض[2] کی ہی جسکا نام صلوٰۃ ہی پانچ وقت اسکے مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین دل اور زبان اور تمام بدن سے اللہ ہی کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی دل سے یہ خیال رکھنا کہ اللہ مجھ کو دیکھتا ہی اور لفظون کے معنی سمجھکر اللہ کی تعظیم دل مین بٹھانی اور اسکے عذاب سے ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سے اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور اللہ سے دعا مانگنی اور بدن سے اللہ کی تعظیم مین ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہاتھ اٹھانے اس لحاظ سے کہ مین نے سوا اللہ کے سب چیز سے ہاتھ اٹھایا اور پھر اللہ کی تعظیم مین جھک کر رکوع کرنا پھر ناک اور ماتھا کہ سارے بدن سے اونچا ہی اللہ ہی کی تعظیم مین زمین پر رکھدینا پھر اللہ کی

[1] خواجہ سرا اور شکاری اور دھوبی اور ماہی گیر اور شراب کش اور دباغ اور رنگریز اور چرم گر اور روغن گر یہ لوگ ہندوؤن کے نزدیک پلید ہین۔ اگر ان کے بدن سے بدن لگ جائے تو جدے جدے طریق پاک کرنے کے ہین اور ان کے نزدیک داڑھی کے بال حکم گوہ کا رکھتے ہین۔ یعنی ان کا منڈوانا ضرور جانتے ہین ۱۲ منہ

[2] نماز کی بہت تاکید ہی کہ اگر بیمار ہو اور پانی خلل کرتا ہو تو گرم پانی کرکے وضو کرے گرم پانی بھی خلل کرے تو تیمم کرکے نماز پڑھے اور اگر کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر پڑھے اگر بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر پڑھے اگر کپڑے اور بدن پلید ہون پاک کرے اگر کسی طور پر پاک نہو سکین پلیدی سے بھی درست ہی اور اگر قرأت نہ پڑھ سکتا ہو جیسے گونگا ہو یا کسی طرح نہ آتی ہو تو بدون قرأت رکوع و سجود کرکے پڑھے اور ضعف کی حالت مین چاہیئے کہ کسی دیوار وغیرہ کا سہارا لیکر کھڑا ہو کر پڑھے بہت لاچاری کو بیٹھ کر اور اگر بیٹھا نہ جاوے تو لیٹ کر اشارات کے ساتھ درست ہی اور پلیدی جہانتک کم ہوسکے کم کرے غرض نماز قضا نہ کرے ۱۲ منہ

تعظیم مین دوزانو بیٹھنا۔ دیکھو نماز مین کتنے کام تعظیم کے جمع ہین سو ہمارے دین مین یہ سب کام سوا اللہ کے اور کی تعظیم مین کرنے
روا نہین اور بموجب ہندؤن کے دین کے۔ دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہی اسکا نام سندھیا ہی اور وقت اسکے تین
ہین پرات کال یعنی صبح کا وقت مدھیان یعنی دن کے بیچ سائین کال یعنی شام کا وقت اور سندھیا ایسی چیز ہی جسمین دل سے تو برہما
اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی۔ یعنی آنکھین اور ناک بند کرکے انکی صورت کا دھیان کرنا بشن کی تصویر کو اپنے
ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتھ ایک ہاتھ مین سنکھ ایک ہاتھ مین چکر ایک ایک ہاتھ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنے سینے مین
دھیان کرنا سرخ پوشاک چار منھ کنول کے پھول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنے دماغ مین خیال کرنا تین آنکھین پانچ منھ
سفید پوشاک ماتھے پر ٹیکا اور زبان سے گاتیری کا جپ کرنا اور سوائے اس کے اور منتر بھی پڑھنے اور بدن سے آفتاب کی تعظیم مین مصروف
رہنا صبح کی سندھیا مین کہ مشرق کیطرف منہ کرکے کھڑا ہونا اور دونون ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانا اور دن کی سندھیا مین کہ آفتاب
اونچا ہوتا ہی کھڑے ہوکر دونون ہاتھ اونچے کرنے اور شام کی سندھیا مین مغرب کی طرف منھ کرکے کھڑے ہونا اور دونون
ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانے اور اس سندھیا مین کہ ہندؤن کے دین مین اس سے زیادہ کوئی عبادت نہین ہی اللہ صاحب کا نام بھی
نہین اور گاتیری کا پڑھنا ان کے نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ تمام ہندؤن کا اتفاق ہی اس بات پر کہ گاتیری کے برابر اور کوئی منتر نہین
ہی اور اسکو مول منتر یعنی جڑ منترون کی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر کوئی برہمن اکیلا بیٹھکر ہزار بار گاتیری کا جپ کرے تو وہ کبیرہ گناہ سے
ایسا پاک ہوجاتا ہی جیسے سانپ اپنی کینچلی سے جدا ہوجاتا ہی اور جانتے ہین کہ ایسا کوئی کام نہین ہی کہ گاتیری کے طفیل سے نہو سکے
اور اتنا مبالغہ کرتے ہین کہ برہما اور بشن اور شب اور بید گاتیری سے ہوے ہین اور منو شاستر مین لکھا ہی کہ پنڈت گاتیری کے پڑھنے سے
بیشک مکت یعنی نجات حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام اپنے مذہب کے نہ کرے اور سورج نراین نے اپنشد مین لکھا ہی کہ جو کوئی سورج کے سامنے
بیٹھکر گاتیری پڑھتا ہی اُسکے دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور مصیبت دور ہوجاتی ہی اور اس شخص کا حرام کھانا اور بری صحبت مین بیٹھنا
بھی ضرر نہین کرتا اور اسکند پوران مین لکھا ہی کہ بید مین گاتیری سے زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اسکے برابر نہین جیسے کوئی
شہر کاشی کے برابر نہین اور گاتیری بید اور برہمنون کی مان ہی اور وہ اپنے پڑھنے والون کی حفاظت کرتی ہی سو جس گاتیری کا اتنا
وصف ہی وہ یہ ہی۔ اُون بھور بھوہ سوہ تت سبتر برے نیا بھرگو دیے بسیے دہیمہ دہیو یو نہ پرچود یتے

ओं भूर्भुवः स्वः तत सवितार्वरे ण्यं भर्गोदेवस्य धीमहि धियो योनः प्रचोदयात्॥

اور اس کے معنی یہ ہین گاتیری کی ابتدا مین کہ لفظ اُون کا ہی یہ لفظ تو ہر منتر کے ابتدا مین ہوا کرتا ہی اور بید کی ابتدا مین آیا ہی

---

۱ اس کا نام ہی پرانا یام ۱۲ ۲ اس ہاتھ باندھنے کا نام ہی انجلی ۱۲ ۳ اس ہاتھ اُٹھانے کا نام اوردما ہی ۱۲ ۴ اون بضم ہمزہ و واو مجہول و نون غنہ ۱۲ ۵ بھور بضم موحدہ و ہاے مختفی و واو معروف و سکون راء مہملہ ۱۲ ۶ بھوہ بضم موحدہ و ہائے مختفی و فتح واو و سکون ہا ۱۲ ۷ سوہ بضم سین مہملہ و فتح واو و سکون ہا ۱۲ ۸ سبتر بفتح سین مہملہ و کسر با موحدہ و ضم تا مثناۃ و سکون رائے مہملہ ۱۲ ۹ برے نیا بفتح موحدہ و کسر راء مہملہ و یائے مجہول و فتح نون ہندی کہ بہ ثقالت خوانده شود و تنوین یا تحتانی مفتوحہ کہ این تنوین مغنون خوانده شود ۱۲ ۱۰ بھرگو بفتح موحدہ و ہائے مختفی و سکون راء مہملہ و ضم کاف فارسی و واو مجہول ۱۲ ۱۱ دیے بسی بکسر دال مہملہ و یائے مجہول و فتح موحدہ و تشدید سین مکسورہ و اشمام یائے تحتانی مفتوحہ ۱۲ ۱۲ دہیمہ دہیو ہر دو جا بکسر دال مہملہ و ہائے مختفی و یائے معروف ۱۲ ۱۳ یو نہ ہر دو جا بضم یائے تحتانی و واو مجہول ۱۲ ۱۴ پرچودیتے بفتح پائے فارسی و سکون رائے مہملہ و ضم جیم فارسی و واو مجہول و فتح یائے تحتانی و کسر تاء مثناۃ و یائے مجہول ۱۲

اور یہ لفظ مرکب ہے اڑھائی حرفون سے ایک اکار یعنی الف مفتوح اور دوسرا اُکار یعنی الف مضموم تیسرا آدھا مکار یعنی آدھا میم اور اکار نام ہے بشن کا اور اُکار نام ہے مہادیو کا اور مکار نام ہے شکتی یعنی دیوی کا پھر دوسرا لفظ ہے بھُو اسکے معنی ہین زمین پھر تیسرا لفظ ہے بھُوہ اسکے معنی ہین اکاس چوتھا لفظ ہے سُوہ اسکے معنی ہین سرگ اور سوائے ان چار لفظون کے باقی جتنی عبارت گاتیری کی ہے اسکے یہ معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتے ہین وہ ہمارے دل کی رہنمائی کرے اب دیکھیے کہ جس گاتیری کی تعریف مین ہندؤن کے یہان اتنی دھوم دھام ہے اور اُسکو ایسا چھپا کر رکھتے ہین کہ سوائے برہمن اور کھتری کے اور کو سکھلانی درست نہین جانتے اور انکو بھی ظاہر اُنہین پڑھاتے آہستہ سے کان مین بتلاتے ہین سو اس گاتیری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہے کہ جس سے سوائے گناہ کے کچھ بھی حاصل نہین اس کی وہی مثال ہے کہ جیسے ایک چودھری گاؤن کا رئیس دربار لگائے ہوے بیٹھا تھا ایک عورت حلال خوری نے آکر کہا کہ چودھری صاحب مجھکو آپسے خلوت مین کچھ عرض کرنا ہے چودھری وہان سے اُٹھکر اسکی بات سننے لگا اس چوہڑی نے کہا کہ مین یہ عرض کرتی ہون کہ کل کی رات بہت ہی جاڑا ہوا تھا اب اس بات کو خیال کرنا چاہیئے کہ اس عورت نے اول اپنی بات کو چھپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اسکا بیان کرنا محض بیفائدہ تھا اور چھپانے کے لائق نہ تھی ف اس مقام پر شاید ہندؤن کے خیال مین آویگا کہ بعضے مسلمان بھی سوائے اللہ کے اور کے نام کی نماز پڑھتے ہین جیسے بعض جاہل کہتے ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہے اور سنت رسول اللہ کی اور بعض عورتین حضرت بی بی فاطمہ رض کے نام کی نماز پڑھتی ہین اور بعضے لوگ صلوٰۃ الخطوات یعنی ضرب الاقدام پڑھتے ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف مُنھ کرکے چلتے ہین اور اسمین حضرت پیر صاحب کا نام لیتے ہین سو اس کا جواب یہ ہے کہ سنت رسول اللہ سے مراد ہے متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز پڑھتے تھے اور فرض و سنت مین فرق اتنا ہے کہ جو شخص فرض نہ ادا کرے مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے اور اگر فرض کا انکار کرے تو کافر ہوتا ہے اور جو سنت نہ ادا کرے تو لائق جھڑکی اور ملامت کے ہوتا ہے بیچ میدان قیامت کے اور فرض اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہے اگر کوئی شخص سنتین پڑھتا ہوا یہ سمجھے کہ مین رسول اللہ کی بندگی کرتا ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہوگیا اور بی بی فاطمہ رض کی تعظیم مین جو کوئی نماز پڑھے وہ بھی مشرک ہے ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑھکر اسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور بزرگ کی روح کو بھیجدے تو مضائقہ نہین اور جو لوگ صلوٰۃ الخطوات پڑھتے ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف مُنھ کرکے اللہ کے نام کی پڑھتے ہین لیکن اپنی دانست مین حضرت محبوب سبحانی کی تعظیم مین بغداد کیطرف کئی قدم چلتے ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات سے جانتے ہین۔ لیکن ہمارے دین مین اس بات کی کچھ اصل نہین ایک رسم بگڑگئی ہے چنانچہ حضرت نظام الدین اولیاء کے وقت مین علما نے فتویٰ اس فعل کے رد مین لکھا تھا اور اس زمانہ مین ایک فتویٰ جناب سید الفقہا مفتی محمد صدر الدین صاحب دہلوی نے اس فعل کے حرام ہونے پر لکھا ہے اور اس پر علما دہلی اور سہارنپور اور لدھیانہ اور کوٹ رائے اور لاہور اور قصور اور امرتسر وغیرہ نے مُہرین کی ہین غرض یہہ صورت ہمارے دین مین اللہ کے سوا اور کو معبود ٹھیرانا اور بیت اللہ کے سوا اور کو قبلہ عبادت ٹھیرانا درست نہین

---

۵۱ اکاس عبارت است از خلا معروف کہ آسمانرا گویند و لیکن ہندوان از وجود آسمان منکر اند ۱۲ ۵۲ سرگ عالم بالا و مقام دیوتاہا بقول ہنود ۱۲

فصل تیسری بیچ بیان روزہ کے

ہمارے دین مین روزہ رکھتے ہین اس کام کو صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تلک اللہ کی تعظیم مین کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے بند رہنا اور رات کو قوت حلال سے جو ملے سو کھا لینا ہے تمام برس مین ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھنے فرض یعنی نہایت ضروری ہین جو کوئی رکھے ثواب پاوے نہین تو سخت گناہ گار ہو اور منکر اسکا کافر ہے اور سوائے اُسکے اور روزے نفل ہین جو کوئی رکھے ثواب پاوے نہین تو کچھ گناہ نہ ہوگا اور روزہ بڑی عبادت ہے اور سوائے اللہ کے اوسکے نام کا روزہ رکھنا کفر ہے اور ہندو اپنے معبودون اور بتون کے نام پر روزہ رکھتے ہین اور اُسکو برت کہتے ہین ایکادشی[1] یعنی گیارھوین تاریخ کا برت وشن کے نام کا رکھتے ہین چودس کا مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کے دن سنیچر یعنی زحل کا بھادون کی اشٹمی[2] کو کشن کا برت رکھتے ہین کاتک کی اماوس یعنی دیوالی کو لچھمی کا چیت اور اسوج کی نوراتون[3] مین دیوی کا برت رکھتے ہین اور بعضے کالکا برت رکھتے ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کے نام پر رکھتے ہین اور بعضی غذائین اناج وغیرہ کہ اور دنون مین کھانے درست جانتے ہین تو بعضے برتون مین اُن کا کھانا حرام سمجھتے ہین اور بعضے برتون مین رات اور دن کو بھی کچھ نہین کھاتے بعضے دن مین کھاتے ہین رات کو بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے ہین غرضکہ اللہ کے نام کا برت انکے دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اور ون ہی کے نام کے ہین اور اگر اس مقام مین ہندوؤن کو شبہ پڑے کہ بعضے مسلمان مخدوم جہانیان[رح] کے نام کا روزہ رکھتے ہین اور بعضے حضرت مرتضی علی[رض] کے نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان[4] اور بی بی مراد اور غرض کے نام کا روزہ رکھتی ہین اور بعضی عورتین جھگڑی کا برت رکھتی ہین سو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ گمراہ اور خلاف شرع ہین اُن کے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا۔ کیونکہ یہ تمام کام ہمارے دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوائے اللہ کے اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کرے وہ شخص مشرک ہے۔

فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کے

جاننا چاہیئے کہ عبادت دو قسم پر ہے بدنی اور مالی سو بدنی وہ جو بدن سے کی جاوے جیسے نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سے ادا ہو یعنی اپنے مال مین سے کچھ ایک مال اللہ کے نام پر نکالنا جیسے مال کی زکوٰۃ فرض ہے اہل نصاب[5] پر اور منکر اسکا کافر ہے اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحیٰ کی واجب ہے اہل توفیق پر اور سوائے انکے اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہ ہر قسم کی عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنے کو کرتے ہین اور اللہ ہی سے امید رکھتے ہین کہ ان کامون کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو اور اللہ ہی سے ڈرتے ہین کہ جو عبادت ضروری ہے اگر ہم ادا نہ کرینگے تو اللہ تعالیٰ خفا ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سے خوف اور امید رکھکر ہم لوگ کرتے ہین اور ہندو لوگ سوائے اللہ کے اور ون کی قربت

[1] کہتے ہین کرشن اسی دن پیدا ہوا ہے ۱۲ [2] نوراتون جمع نوراتہ مراد از نہ روز است از اول تاریخ نصف اخیر ماہ چیت و اسوج تا نہم آن ماہ ۱۲ [3] لغت پنجابی مین چھوٹی ہنڈیا کو کہتے ہین کالکا دیوی کے نام پر ہنڈیا رکھکر پوجتے ہین اور اسکا برت رکھتے ہین ۱۲ [4] اللہ کا روزہ رکھکر کسی کو ثواب پہنچا دیوے تو درست ہے ۱۲ [5] نصاب نقرہ دو صد درم اور نصاب طلا بست مثقال ۱۲ [6] اگر ایسے کام اللہ کے نام پر کرکے ثواب کسیکو پہنچا دیوے تو درست ہے ۱۲

ورضا حاصل کرنیکو یا اُنسے ڈر کر عبادت بدنی اور مالی کرتے ہین عبادت بدنی جیسے اس سے پہلے بیان ہوا اور عبادت مالی جیسے دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا یا جان سے مار دینا اور دیوتاؤن کے نام پر اپنے مال مین سے حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر و نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ بعضے مسلمان بھی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنے مال مین سے نکالتے ہین اور بعضے اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندی بنا کر ان کی قیمت مقرر کر کے اس کا دسوان حصہ پیر صاحب کے نام پر دیتے ہین اور بعضے اپنے غلہ مین سے حضرت مرتضیٰ علیؑ کی چنگی نکالتے ہین اور بعضے کسیکے نام پر اپنا زیور دھو کر رکھ چھوڑتے ہین اور بعضے لوگ پیرون سے ڈر کر اور اُنسے نفع کی امید رکھکر ان کی نیاز دیتے ہین اور بعضے پیر کے نام کی منتین مانتے ہین اور بعضے پیرون کے نام پر جانور ذبح کرتے یا چھوڑ دیتے ہین بعضے قبرون پر بکرا وغیرہ چڑھاوا چڑھاتے ہین سو اس کا جواب یہ ہی کہ یہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کا موئنین سے ہمارے دین مین ایک بھی درست نہین ہی اور تمھارے دین مین سب درست ہین ہمارے دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوائے اللہ کے اور سے تقرب حاصل کرنیکو کرنی درست نہین اور سوا اللہ کے اورون سے امید اور خوف رکھنا اور نفع یا نقصان سمجھنا درست نہین۔

فصل پانچوین بیچ بیان حج کے

ہمارے دین مین ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو راہ خرچ اور سواری رکھتا ہو اور جن کا نان نفقہ اسکے ذمہ پر فرض ہی ان کو دیسکتا ہو اور راہ کا بھی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریف کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گھر ہی مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم ہی کہ جب کوئی نماز پڑھے کعبہ کیطرف منہ کر کے ادا کرے اور اسطرف سے سوا اور طرف کو منہ کر کے سجدہ کرنا منع ہی اور یہ سجدہ کچھ اس گھر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ ہی کو ہی اس گھر کیطرف منہ کر کے سجدہ کرنیکا حکم ہی سو اللہ صاحب نے اس گھر کو سب مسلمانون کیلئے قبلہ عبادت کا ٹھیرایا ہی بسبب شرف اور بزرگی اس گھر کے پھر ہم مسلمان لوگ وہان جا کر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہین اور اپنی عاجزی اور اس مبارک گھر کا طواف کرتے ہین اور کعبہ شریف کے نزدیک ایک عرفات میدان ہی عرفہ کے دن وہان جا کر کھڑے ہوتے ہین اور ٹھیرتے ہین اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سے پہلے جو اس شخص نے اللہ کی تقصیرات اور گناہ کئے تھے سو اللہ معاف کر دیتا ہی[ف] اور سوائے خانہ کعبہ کے کسی اور مکان کو حج کی نیت سے جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندؤن کی زیارت گاہ مختلف ہین اپنے معبودون کے نام پر مقرر کر لی ہین اُن ہی مکانون پر جاتے ہین اور وہان جا کر اپنے معبودون کی عبادت کرتے ہین سو وہ زیارت گاہ سیکڑون ہین جیسے کرکھیتر۔ گنگا۔ جمنا۔ جوالا مکھی۔ کانگڑا۔ جگنت پورنی۔ منسا دیوی۔ آسا دیوی۔ بالا۔ شندری۔ جینتی۔ بھدری۔ کالی۔ اسٹ بھوجی۔ بندرابن

ف یعنی بندون کے حق جیسے قرض اور ظلم اور رشوت اور چوری اور قتل وغیرہ معاف نہین ہوتے حق ادا کرنا یا اس سے معاف کروانا اور توبہ کرنا ضرور ہی اور نماز و زکوٰۃ اور روزہ کی قضا آتی ہی اور ہندؤن کے دین مین معافی گناہ ہونیکے عجیب طریق ہین اندر من توبہ کا قائل نہین لیکن اپنے مذہب سے واقف نہین ف چنانچہ زن و فرزند بیرو مادر ۱۲

اسکند پوران دھیائے ۱۷ امر شنکی وجہ یا اپنی مان سے زنا کیا لنگ کی پوجا چھ برس کرنے سے دور ہوتا ہی ایضاً ادھیائے ۲۱ بشن نے دہرم سے فرمایا کہ تیرا کہا ہوا استوتر (تعریف) جو کوئی پڑھے سنے گا تمام گناہ بلکہ برہم ہتیا یعنی قتل برہمن وغیرہ سے فی الفور پاک ہوگا ایضاً ادھیائے ۱۲ مہادیو کا ایک نام لینے سے کروڑہا برہم ہتیا دور ہوتے ہین ایضاً آٹھ ہزار جنم کے بھیرون ناتھ کے ایک درشن سے دور ہوتے ہین ایضاً ادھیائے ۵۷ برہمن کا قتل اور برہمن اور مرشد کی جورو اور کنواری سے زنا کرنا اور دوسرے گناہ کبیرہ ایک مرتبہ ترلوچن کی پوجا سے دور ہو جاتے ہین ایضاً ادھیائے ۱ دھرم کوٹ مین غسل کر کے دہرمیشر کا درشن کرے برہم ہتیا وغیرہ دور ہو اور ترلوچن اور دھرمیشر مہادیو کے دو لنگ ہین لنگو مین سے ایضاً ادھیائے ۲۸ نارسیاس برہمن بڑا فاسق اور زنا کار تھا جم راج نے اسکے لئے دوزخ کا حکم دیا بتقدیر الٰہی جہان مرا تھا کسیکو شیر نے کھایا تھا اور اسکی ران کا ٹکڑا گدھ اٹھا لیگیا۔ اس کی چونچ سے گنگا مین گر پڑا اسیوقت بسبب اسکے اسکے گناہ بخشے گئے اور عزت کیساتھ اسکو جنت مین لیگئے ۱۲ منہ

متھرا۔ دوارکا۔ کاشی۔ جگن ناتھ۔ بدری۔ سکدوار۔ گیا۔ بھگیر۔ برہاچل[۱] اور سوائے انکے اور بھی ہین لیکن ان جگہون مین جانے سے اللہ کی عبادت کا پتہ بھی نہین لگتا سچ فرمایا حضرت شیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ نے[۲] ہر شو دو دواکس در خویش برانده وآنرا کہ بخواند بدرِ کس نہ دوانده اور اگر اس مقام مین کوئی ہندو یہ اعتراض کرے کہ مسلمانونکی زیارتگاہ بھی مختلف ہین جن مکانون مین بزرگون کی قبورہین جیسے اجمیر سرہند۔ پاک پٹن۔ سڈھورہ۔ مکن پور بھرایچ ٹھسکہ۔ گھڑام پیران کلیر۔ گنگوہ۔ شیخو پورہ۔ برنادہ سنام نکاہرا سرہ وغیرہم اور دور دور سے مسلمان لوگ حاجتین مانگنے کو ان مکانون پر جاتے ہین بلکہ پاک پٹن سے تو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایک دفعہ جنتی دروازے مین کو نکلجاوے بہشتی ہوجاوے سو ایسے اعتراضونکا جواب ہم کئی دفعہ دیچکے ہین کہ جاہلون کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا اصل یہ ہی کہ ہمارے دین مین قبرون کی زیارت کا بہت فائدہ لکھا ہی اسطور پر وہان جاکر اہل قبور سے بطور مسنون[۳] سلام کہے اور اپنے اور انکے لئے اللہ سے بہتری کی دعا مانگے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو اور گناہ سے بچنے لگے اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت[۴] کو دور سے قصد کرکے جاوے اس نیت سے کہ انکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجھے بھی اس سے برکت حاصل ہو تو مضائقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ اسکا بہت ہی ثواب ہی لیکن بہ نیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کے کسی قبر پر جانا درست نہین بلکہ یہانتک اس بات کا بندوبست ہی کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بھی درست نہین حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بھی حرام ہی اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اسپر عمارت بنانی بھی منع ہی اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اسکی کچھ اصل نہین ہی بلکہ مجاوران طالب دنیا نے یونہی مشہور کر رکھا ہی یہ بات ہمارے دین مین نہین کہ کسی دروازے مین کو نکلکر بہشتی ہوجاوے بہشت مین داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہمارے دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر ان لوگون کو کہ جنکا بہشتی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہوگیا ہی جیسے انبیاء علیہم السلام اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض اور طلحہ رض اور زبیر رض اور ابو عبیدہ رض اور سعد رض اور سعید رض اور عبد الرحمان رض اور حضرت فاطمہ رض اور حسن رض اور حسین رض اور سوا ان کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی کہنا بھی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہوا ہی جیسے شیطان اور دجال اور فرعون اور ابو لہب اور ابو جہل وغیرہم پھر چہ جائیکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعاً و یقیناً بہشتی ہونا معلوم نہین تو دروازے مین کو نکلنے والا کہان سے یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کے دروازے کی حقیقت یہ ہی کہ ایکروز حضرت نظام الدین اولیاء کو حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اس جگہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا ہی سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبہ محبت اور افراط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جگہ سے محبت رکھتے تھے مجاورون نے اپنی پیداواری کے لئے وہان دروازہ بناکر اسکا نام جنتی دروازہ رکھدیا ہی۔

فصل چھٹی مُردون کو ثواب پہنچانے مین

جاننا چاہیئے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو عمل کرنے سے رہ جاتا ہی پھر جو کوئی زندہ اس مردہ کے لیئے عمل نیک کردے یعنی

[۱] برہاچل نام کوہ برف کہ ہندوان از انجا رفتہ بامید نجات در برف گداختہ ہلاک میشوند و تمام آن کوہ ہمالیہ ہم مشہور است ۱۲ [۳] اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ وَنَسْأَلُ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۱۲ [۴] بعض محققین کے نزدیک زیارت کیلئے سفر طویل کرنا سوائے تین مسجدون کے اور کیطرف جائز نہین ایک مسجد حرام دوم مسجد اقصی سوم مسجد نبوی ۱۲۔

مسکین کو کھانا کھلا کے یا کپڑا پہنا کے یا نقد دیکے یا آپ نماز نفلی یا روزہ ادا کرکے یا قرآن شریف پڑھ کے یا کوئی اور نیک عمل کرکے اس کا ثواب مُردے کو بخشدے یعنی جو اُس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی جناب سے اُسکو ملتا ہی اُس مُردے کو دلادے تو انشاء اللہ یہ ثواب مُردے کو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہ عمل اللہ کی خوشنودی کے لئے کیا ہو اور جو دنیا کی نام آوری کے واسطے کیا ہی تو کچھ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانیوالے کو نہ مُردے کو اور یہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنے لگے تو ابتدا مین یون نیت کرے کہ مَین فلانے شخص کی طرف سے نائب ہو کر یہ عمل کرتا ہون اور یہ صورت خاص عبادت مالی مین ہی دوسری یہ کہ جب عبادت کر چکے اسوقت اللہ تعالی کی جناب مین دُعا کرے کہ اے پروردگا اس عمل کا ثواب تو اپنے فضل و کرم سے فلانے شخص کو بخشدے اور اس ثواب پہنچانے کیواسطے کوئی دن مقرر نہین ہی جس دن چاہے پہنچادے لیکن بعضے دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کھانا اور کوئی عمل کسی کے لیئے خاص نہین ہی بلکہ جو کچھ بن آوے سو کرے لیکن مال حلال شرط ہی اور یہ بھی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کے کھانے کو فلانے لوگ کھاوین اور فلانے نہ کھاوین بلکہ ہر کسیکو کھلا دینا اور دینا درست ہی لیکن فقیر اور مفلس اور ناتہ دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور ایسون کو کھلانا اور دینا بہت ہی اچھا ہی اور یہ ثواب پہنچانا حقیقت مین ایک مروت ہی مُردون کے ساتھ یہ نہین کہ اُن سے ڈر کر یا اُنسے حاجت برآری کی اُمید رکھکر اُنکو ثواب پہنچاوین اور یہ بھی نہین کہ مُردے کچھ غیب دان ہین اور ثواب پہنچانیکے وقت ضرور اُن کی روح حاضر ہوجاتی ہی بلکہ جہان اُنکی روح ہوتی ہی اسکا ثواب اُنکو وہین پہنچ جاتا ہی اور یہ ثواب پہنچانا کچھ فرض اور واجب نہین کہ قرض لیکر بھی کسی کی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض چڑھا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچھا نہین بہتر یہ ہی کہ اپنے بچون کے خرچ سے جو زائد ہو اُسمین سے خیرات کرکے اُسکا ثواب پہنچاوے اور ثواب پہنچانیکے لئے جو کھانا تیار کیا جاوے تو اُس کے لئے نئے باسن لگانے ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنے مین آتے ہین وہی کافی ہین اور یہ بھی ضرور نہین کہ اس کھانے پر جو کچھ پڑھا جاوے تب اس کا ثواب پہنچے بلکہ نیت ہی کافی ہی۔ اور اُسکے ساتھ پانی رکھنا بھی ضرور نہین ہی اور ثواب پہنچانے سے پہلے اُس کھانے مین سے جو کوئی کھاوے۔ تو درست ہی منع نہین اور ہندؤن کے دین مین ثواب پہنچانے کا یہ طریق ہی کہ مثلاً کھانا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اسکا سنکلپ یعنی نیت یون کرے کہ ثواب پہنچانیوالا داہنے ہاتھ مین پانی لیکر شاستری زبان مین یہ کہے کہ اب جو فلانا مہینہ فلانی تاریخ فلانا دن ہی تو مین فلانا شخص فلانی میری قوم فلانی فلانی چیز فلانے شخص[1] کے لیئے مین صدقہ کرتا ہون پھر اُس پانی کو زمین پر ڈالدے اور ثواب پہنچانا اُن کے نزدیک اگرچہ ہر روز درست ہی پر بعضے دن بھی مقرر کرنے ضرور جانتے ہین چنانچہ ایکدن واسطے کریا کرم کے مقرر ہی کہتے ہین کہ مرنے کے مرنیسے اسدن تک اس مُردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین تیار ہوتا ہی اور قابل جزا اور سزا کے ہوتا ہی اسئواسطے اُسدن کا نام کریا کرم رکھا ہی کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتے ہین بدن کو اور کرم کہتے ہین عمل کو یعنی مرنیکے دن سے اُس دن تلک کوئی شخص اس مُردے کا اقرب موافق شاستر کے ایسے عمل بجالاوے جنکے سبب سے اس مُردہ کا بدن تیار ہو پھر اسدن میں اس مردہ کیواسطے کچھ عمل کیا جاوے اس عمل کا نام کریا کرم ہی یعنی بدن کا عمل اس دن[2] اس کریا کے لیئے

[1] یعنی مُردہ ۱۲ [2] کریا کے معنے کرنے کے بھی ہین ۱۲ منہ اور ہندؤن کے نزدیک کریا کے دنمین اختلاف ہی بعضے قوم کے لیئے بعد دس دن کے مقرر کرتے ہین اور

یہ کرم کرتے ہین کہ اس مرئے کے نام پر کھانا پوشاک پلنگ ۔ توشک ۔ لحاف ۔ زیور ۔ باسن چھتری ۔ گھوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنے مقدور کے مہابرہمن کو دیتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ سب کچھ اسکو پہنچتا ہی اور اُسدن مین اور بھی بہت سا کھیڑا کرتے ہین اور مہابرہمن وہ برہمن ہین کہ مردون کے نام کا صدقہ انکو دیتے ہین ۔ اور اس کریا کرم کے واسطے برہمن کے مرنیکے بعد گیارھوان دن اور کھتری کے مرنے کے بعد تیرھوان دن اور ویش یعنے بنئے کے مرنے کے بعد پندرھوان یا سولھوان دن اور شودر یعنی باڑھی وغیرہ کے مرنے کے بعد تیسوان یا اکتیسوان دن مقرر ہی ازانجملہ ایک چھماہی کا دن ہی یعنی مرنے کے بعد چھ مہینے ازانجملہ برسی کا دن ہی اور اس دن مین گائے کو بھی کھانا کھلاتے ہین ازانجملہ ایکدن شُدھ کا ہی مردے کے مرنے سے چار برس پیچھے ازانجملہ اسوج کے مہینے کے نصف اول مین ہر سال اپنے بزرگون کو ثواب پہنچاتے ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی موا اسی تاریخ مین ثواب پہونچانا ضرور جانتے ہین اور کھانا نیکے ثواب پہنچانیکا نام سرادھ ہی اور جب سرادھ کا کھانا تیار ہوجائے تو اول اسپر پنڈت کو بُلاکر کچھ بید پڑھواتے ہین جو پنڈت اس کھانے پر بید پڑھتا ہی وہ انکی زبان مین ابھشرمن کہلاتا ہی اور اسیطرح پر اور بھی دن مقرر ہین اور جب اپنے معبودون کی روح کیواسطے کچھ کرتے ہین تو وہان ثواب پہنچانے کی نیت تو ہوتی نہین بلکہ اُن سے ڈرکر یا کچھ نفع کی امید رکھکر یا بطور نذر و منت کے انکی بھیٹ دیتے ہین اور اُن کے واسطے بھی دن معین ہین اور اُنکے بعضے معبودون کی روح کیواسطے بعضے کھانے بھی مقرر ہین جیسے دیوی کو شراب اور گوشت کا بھوگ لگانا بام مارگ مین بڑا ثواب جانتے ہین اور ہنومان کو چوریا اور مہادیو کو دھتورہ کا پھول اور بیل کا پتہ وغیرہ اور انکے معبودون کی نیاز اگرچہ سب ہندوؤن کو کھانی درست جانتے ہین لیکن جو کسی مردے یا معبود کے نام پر سنکلپ کرکے دیا جاوے تو وہ سوائے برہمن کے اور کو لینا اور کھانا درست نہین جانتے اگرچہ برہمن مالدار اور دوسری قوم کے محتاج ہون اور برہمنون کے بڑون نے اپنی اولاد کی گزران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین لکھدیا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوائے برہمن کے کوئی نہ لیوے اور اپنے معبودون کے نام پر میوہ جات اور جَو اور تِل اور گھی اور شہد آگ مین جلا دیتے ہین اور اس کا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مُردون کے نام سے لیکر پانی گرلاتے جاتے ہین جب بشن برہما وغیرہ دیوتاؤن کو پانی دینے لگتے ہین تو زنار کو داہنی طرف پسلی پر کر لیتے ہین اور اسی طرح زنار رکھنے کو بشن سبّ کہتے ہین اور بعضے جب اپنے پچھلے پنڈتون اور بھگتون کو پانی دیتے ہین جسکو رکھ کہتے ہین تو زنار کو سینے پر لٹکا لیتے ہین اسکا نام ہی کنٹھی اور جب اپنے بزرگون کو پانی دیتے ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کر لیتے ہین اُسکا نام ہی پتر سب اور پتّر انکی زبان مین مرے ہوئے بزرگون کو کہتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہی اس کا نام ترپن ہی معاذاللہ خدا تعالے کی نعمتون کو آگ مین جلا دینا اور زمین پر پھینکدینا کیسی بیوقوفی کی بات ہی بھلا ثواب تو اس چیز کا پہنچے کہ کسی مسکین کے کام آوے اور آگ مین جلا دینا اور زمین پر پھینکدینا ایک بڑا گناہ ہی اور یونہی بیفائدہ مال ضائع ہوجاتا ہی پھر اُس سے ثواب کی امید رکھنی محض نادانی ہی خدا کی پناہ شیطان کیا شریر ہی کہ اسی بہانے سے آدمیون کے مال ضائع کرواتا ہی اور عاقبت کے عذاب مین پھنساتا ہی اور جسدن ان کے کسی مردے یا معبود کے نام پر کھانا تیار ہوتا ہی اسدن مین جب تک برہمن کھالیوین تب تلک اس کھانے مین سے اور کو کھلانا درست نہین جانتے اگرچہ لڑکے بالے بھوک کے عذاب مین گرفتار رہین لیکن اسمین سے انکو نہین کھلاتے ف اس مقام پر شاید ہندو یہ اعتراض کرین

ابھشرمن بفتح ہمزہ و کسر بائے موحدہ و ہائے مختفی بسکون شین منقوطہ و رائے مہملہ و فتح میم و سکون نون برہمنیکہ بر طعام ایصال ثواب چیزے بخواند ۱۲ ۔ بام مارگ نام مذہب یکے از ہنود ۱۲ ۔ ہنومان نام دیوتا کہ بصورت بوزنہ است ۱۲ ۔ سنکلپ آب در دست گرفتہ نیت کردن ۱۲

کہ مسلمانون کے بھی ثواب پہنچانے مین یہی ساری رسوم ہندؤن کی موجود ہین بعضے مسلمانون نے ثواب پہنچانے کے لئے دن مقرر کر لئے ہین جیسے مردہ کے تئے سوم کو قل کہتے ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچھا کر اور طرح طرح کے کھانے رکھ کر اعتقاد رکھتے ہین کہ مردے کی روح یہان آتی ہی اور بعضے کہتے ہین اس دن روح گھر سے نکلتی ہی اور چھماہی اور سالیانہ کرتے ہین اور حضرت پیران پیرؒ کی فاتحہ سوائے گیارھوین اور سترھوین کے اور دن مین نہین کرتے اور حضرت امیر حمزہؓ کا ختم شب برات ہی کو کرتے ہین اور حضرت امام حسینؓ کا محرم کے عشرہ مین علیٰ ہذا القیاس اور بزرگون کی فاتحہ ان کے مرنے ہی کے دن کرتے ہین اور بعضون کی روح کے لئے بعض کھانے بھی مقرر کر رکھے ہین جیسے شاہ عبدالحق توشہ حلوے کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت بو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت علیؓ کا کونڈا میٹھے چاولون کا اور اس کا کھانا بھی گرما گرم ضرور جانتے ہین بلکہ اسپر کیلہ کا پتہ اور سرخ ڈورے بھی ضرور رکھتے ہین اور بعضے اس دن روزہ رکھتے ہین اور حضرت امام حسینؓ کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا ریوڑیان بابا فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر نبوی کا نمک علیٰ ہذا القیاس اور بزرگون کے نام پر مقرر کر لیئے ہین بلکہ بعضے شخصون نے یہ بھی قید رکھی ہی کہ فلانے بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسے کی فلانے کا روٹ سوا من کا فلانے کا روٹ پانچ سیر کا فلانے کی تین کوڑی کی نیاز اور مردہ کا اسقاط[۲] خاص قرآن مجید ہی کا ہوا اور ضرور اسکو ساتھ ہی آدمیون کے ہاتھ مین پھرایا جاوے اور بعضون نے ان نیازون کے کھلانے اور لینے والے بھی مقرر کر رکھے ہین جیسے کہتے ہین کہ شاہ عبدالحق کا توشہ وہی شخص کھاوے جو حقہ نہ پیوے اور کھاوے تو وضو کر کے اور حضرت فاطمہؓ کی صحنک صرف عورتین ہی کھاوین اور عورت بھی وہ کھاوے جس نے دوسرا[۳] خاوند نہ کیا ہو۔ حضرت عباسؓ کی نیاز سید ہی کھاوین اور کندوری کی نیاز کواری لڑکیان کھاوین بلکہ بعضے دنون کے لئے بھی بعضے کھانے مقرر کر رکھے ہین جیسے ہندؤن کی رسم ہی کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو شرینی اور منگل اور اتوار کے دن برت یعنے روزے مین میٹھا اور گوگے پیر کی نومی[۴] کو سویان اسیطرح مسلمانون نے بھی مقرر کر لیئے ہین کہ شب برات کو حلوا ہی ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو سویان اور مخدوم جہانیان کے روزے مین میٹھی روٹیان اور سوا اُن کے ایسی قیدین لگا رکھی ہین اور بعضے مسلمان بزرگون کی نیاز اس امید پر دیتے ہین کہ وہ ہمارے رزق یا اولاد مین ترقی دینگے یا کوئی مراد پوری کرینگے اور ڈرتے ہین کہ اگر ہم انکی نیاز نہ دینگے تو ہمارا کچھ نقصان کر دینگے اور بعضے لوگ ثواب پہنچانے کو فرض کیطرح ضرور جانتے ہین جو کوئی گیارھوین وغیرہ کا دن نکرے اُسے طعن دیتے ہین اور بعضے نیاز وغیرہ کے دن نئے باسن بھی لگانے ضرور جانتے ہین اور جیسے ہندو سرادھ کے دن کھانے پر اتھشر مرتیج منتر پڑھواتے ہین اسیطرح مسلمان بھی مُلّان کو بُلا کر ختم دلاتے ہین اور جبتک ملّان اسپر ختم نہ پڑھ لے تب تلک اسمین سے کسی کو کھانے نہین دیتے اور ہندو سنکلپ کرنے کے وقت داہنے ہاتھ مین پانی لیتے ہین مسلمان پانی کا پیالہ کھانے کے ساتھ ختم کیوقت رکھنا ضرور جانتے ہین اور ہندو اپنے بزرگون کو پانی دیتے ہین ویسے ہی مسلمان محرم مین حضرت امام کی روح کے واسطے پانی کی مشکین زمین پر بہا دیتے ہین اور جیسے ہندو دیوتاؤن کے نام پر گھی وغیرہ آگ مین جلا کر اُس کا

---

[۱] حضرت حمزہؓ بہفتم شوال شہید شدہ اندر روز شب برات غلط است ۱۲ [۲] مردہ کی نماز روزہ قضائی کا اسقاط یہ ہی کہ ایک نماز روزہ کے بدلے مین آدھا صاع گیہون مسکین کو دے اور جو شخص بہت محتاج ہو اس کا حیلہ فقہ مین لکھا ہی لیکن قرآن مجید کا خاص کرنا اور سات دفعہ پھرانا ثابت نہین ۱۲ [۳] در سیخ وو بدعت جمع یکے از خوردنی برائے ہمین نان مقرر کردن دوم شوہر دوم را بد داشتن چہ تزویج ثانی سنت است ۱۲ [۴] نوین تاریخ بھادون کی ۱۲ منہ

ع بودن سید سلطان از زیر جہان ازیزی ب مستحب معامہ نہ شدہ اہ ... حم

تام ہوم رکھتے ہین اسیطرح مسلمان بزرگون کیواسطے ہزارہا چراغ روشن کرکے اور اسمین دھڑیون اور منون تیل جلا کر اللہ کی نعمت کو ضائع کرکے اس کا نام روشنی رکھتے ہین اور بعضے ختم کے وقت ہاتھہ باندھہ کر کھڑے ہوتے ہین اس اعتقاد سے کہ بزرگون کی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضے ختم کیوقت چراغ بھی کرتے ہین اور سوا اس کے اس قسم کی رسوم مسلمانون مین رواج پا رہی ہین جنکی تفصیل درازہی سوا سبات کا جواب یہ ہی کہ یہ کام ہمارے دین کی کتابون سے ثابت نہین بے سمجھ لوگون نے شائد ہندون کی ریس سے یہ باتین نکالی ہین اور ہمارے دین مین دوسرے دین والون کی ریس کرنی ان کی رسوم مخصوصہ مین منع ہی یہان تک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندؤن کے تہوارون مین سیر کے لیے شامل ہونا بھی حرام ہی کیونکہ فرمایا ہی جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَن تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جسنے ریس کری کسی قوم کی وہ اُن مین سے ہی اور یہ رسوم باطلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین ہمارے دین مین انکی کچھہ بھی اصل نہین اسواسطے ہم لوگ اُن رسمون کو بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتے ہین اور بعضے انمین سے مکروہ ہین اور بعضے حرام ہین بعضے شرک پھر یہ بات ہمارے دین مین نہوا سپر اعتراض کرنیسے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا **سوال ہندوان** تمنے جو کہا کہ ہمارے دین اسلامی مین اور دین والونکی ریس کرنی بہت بُری ہی اور اُنکے تہوارون مین بطور سیر کے شامل ہونا منع ہی پھر اور دین والے کھانا کھاتے ہین پانی پیتے ہین سوتے ہین بھوکون کو کھانا کھلاتے ہین سو تمکو چاہیئے کہ یہ کام بھی چھوڑدو اور ہندؤن کے تہوارون مین یونہی بطور سیر شامل ہونا درکنار بلکہ بعضے ملان شاگردون کو بعض اشعار لکھہ کر دیتے ہین جنمین ہندؤن کے تہوارون کی یعنی دیوالی وغیرہ کی تعریفین ہوتی ہین اور ان اشعار کا نام رکھا ہی عیدی سو اسکا **جواب** یہ کہ ہمارے دین مین اور دین والون کی ریس اُن باتون مین منع ہی کہ جن کی اصل ہمارے دین مین کچھہ نہو اور انھین کی خصوصیات مین سے ہو اور جو کام ہمارے اور دوسرے دین والون کے مشترک ہین وہ کام ہم کیون نہ کرین اور یہ جو تم نے کہا کہ بعضے مُلّا ہندؤن کے تہوارونکی عیدی لکھدیتے ہین سو ہمارے دین مین یہ بھی منع ہی ایسی عیدی وہی مُلّان لکھدیتے ہین کہ دو چار پیسے پر اپنے تقوے کو بیچ دیتے ہین اور یہ لوگ ہمارے نزدیک فاسق ہین غرض یہ ہی کہ ان باتون سے ہمارے دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا

باب تیسرا بیچ معاملات کے

اور اس باب مین چھہ فصلین ہین

فصل پہلی نکاح کے بیان مین

ہمارے دین مین نکاح وہ چیز ہے کہ کوئی عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے عقد مین دے اور مرد اسکو قبول کرے اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہون تو کوئی عورت کا ولی جیسے باپ یا بھائی اسکا نکاح کر دین پس اقرار کے واسطے دو شخص یہان والونکا گواہ ہونا ضرور ہی اور عورت کے نفس کا کچھہ عوض بھی مرد دیر ٹھیر جاوے اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کے خطبہ پڑھنا سنت ہی اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچھہ نصیحت کا مضمون ہوتا ہی اور دولھا دولھن کے حق مین دعا کرنی بھی سنت ہی اور بعد نکاح کے مرد کو چاہیئے کہ اس نعمت کے شکر مین درویشون اور دوستون کی ضیافت کرے اس کا نام ولیمہ ہی اور نکاح مین دولھا اور دولھن کو اچھے کپڑے

پہننے اور خوشبو لگانی واسطے ستھرائی کے نہ واسطے نام آوری اور تکبّر کے درست ہی اور دف کی آواز سے نکاح کی شہرت کر دینی
جائز بلکہ مستحب ہی اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے یا کسی عورت کا خاوند مر جاوے تو اس عورت کا کسی اور مرد سے
نکاح کر لینا درست بلکہ بڑا ثواب ہی اور ہندوؤن کے نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کے والی جیسے باپ وغیرہ اس
عورت کو سنکلپ کر کے کسی مرد کو دیدے اور سنکلپ کا بیان دوسرے باب کی چھٹی فصل مین ہو لیا اور مرد اس عورت کو
قبول کرے اس لفظ سے سوست स्वस्त پھر اس اقرار کے واسطے آگ کو گواہ پکڑتے ہین یعنی آگ جلا کر دولھا دلھن
کو آگ کے گرد پھیرے دیتے ہین نہین معلوم کہ آگ کے گواہ کرنے مین کیا فائدہ ہے اگر کوئی شعور والا گواہ ہو تو اُس کی گواہی
وقت حاجت کے کام بھی آوے اور آگ تو ایک چیز بیجان ہی اور جو ہندو یہ کہین کہ آگ کا موکل ہی بسنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہی
ہم اس کو گواہ پکڑتے ہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ آدمیون کے گواہ کرنے سے تو یہ بھی فائدہ ہی کہ اگر بتقدیر حاکم کے سامنے جھگڑا
ہو جائے تو اس وقت گواہ کام آوے اور دیوتا کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سے غائب ہی کس کام آوے اور سوا اسکے
اس کے جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتے ہین اُن سے عقل حیران ہی از انجملہ دولھا دلھن کے کنگنا اور سہرا باندھنا برادری کی
عورتون کا جمع ہو کر سات یا پانچ یا تین دن تک سات سہاگنون کے ہاتھ سے دولھا اور دلھن کے بٹنا لگانا تیل چڑھانا اور
تنی کڑاہی اور سادنت کا کرنا اور چوک پورنا اور نام آوری کے واسطے ڈھکاؤ کرنا باڑا دینا بے ضرورت ہاتھی گھوڑون پر سوار ہو کر
چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجے بجوانا بندوقین سر کرنا اور سمدھیون کا آپس مین ملکر
ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور میٹھا اور کھٹا بھات مقرر کرنا بلکہ بعضے کھتریون مین یہ رسم ہی کہ جب برات کی ضیافت کرتے ہین تو شیرینی کی
گھر لی بنا کر براتیون کو اسکے گرد بٹھلا کر کھلاتے ہین اور چھلنی مین چراغ رکھکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اس کو تلوار سے گرا دینا اور
نوشہ سے عورتون کا چھند کھلانے اور لونگ لائچی مانگنی اور نامحرم عورتون کا نوشہ کے گرد جمع ہو کر چہل اور مذاق کرنا اور طرح طرح
کی پہیلیان اور بہیرے مردون اور عورتونکی کہنی اور عورتون کا مردون کو راگ مین گالیان فحش دینی جسکو سیٹھنا کہتے ہین اور دلھن
کی جوتی کا دولھا سے سجدہ کروانا اور نائین کا دولھا کا بدن سرخ ڈورے سے ناپنا اور عورتون کے سر کے بال دولھا
سے گندھوانے جسکا نام دھوریان ہی اور کنگنا کھیلنا اور گوت گُنالا کرنا یعنی قوم کے مرد عورتون کا ایک باسن مین کھانا اور
دولھا کی مان کا کانسے مین پاوین ڈالنا اور برسوہی اور کھٹ نام آوری کے لئے کرنی اور نام و فخر کیلئے طرح طرح کے باجے اور
برادری کی روٹی کرنی اور سوا اس کے اور بہت سی رسوم باطلہ ہین کہ ان سب کا بیان کرنا سبب طوالت کا ہی اب نہین معلوم
کہ ان رسمون مین کیا فائدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضائع کرنا ہی اور اکثر بیحیائی کے کام ہین اگر ہندو کہین کہ ان رسمون سے
بعضی رسمین بعضے مسلمانون مین بھی جاری ہین سو اس کا جواب یہ ہی کہ ہمارے دین مین یہ کام سب باطل اور مردود اور
حرام ہین جاہل لوگ ہندوؤن کی ریس کرتے ہین سو برا کرتے ہین اور انکا کچھ اعتبار نہین اور جو ہندو یہ کہین کہ بعضی ان رسمون
مین سے ہندوؤن کے شاستر مین بھی بیان نہین ہوئین بلکہ عوام لوگ از خود کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ تمھارے جتنے پنڈت ہین
انہی رسمونکو پابند ہین اور ان کو برا نہین جانتے اور ہمارے نیک علماء باعمل رسوم کی پابندی پر سخت انکار کرتے ہین اور برا جانتے ہین

[illegible]

کیونکہ ہمارے دین مین سوائے شرع شریف کے اور کسی چیز کا پابند ہونا درست نہین اور بعضی رسمین انہین سے خود تمھارے شاسترون
کے موافق بھی ہین چنانچہ مہابھارت کے ادپرب مین لکھا ہے کہ پانچ مقام مین جھوٹ بولنا گناہ نہین ایک جہان یار و آشنا
ہنستے ہوئے جھوٹ بولین دوسرے خاوند عورت کے دل خوش کرنیکو جھوٹ بولے تیسرے بیاہ مین جھوٹی گالیان دیجاوین چوتھے
کسیکو ظالم کے قتل کرنے سے بچانے کیلئے جھوٹ بولا جاوے پانچوین مال کی حفاظت کیلئے جھوٹ بولا جاوے غرض بیاہ مین
گالیان دینی شاستر سے ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اسکے لئے پھر دوسرا نکاح کرنا ہندؤن کے دین
مین بمذہب مشہور روا نہین مگر انمین سے جو لوگ رذیل ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسی کے گھر مین جورو بنا کے بٹھا دیتے
ہین اور ان مین جو اشراف کہلاتے ہین ہرگز یہ بات روا نہین رکھتے اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت مین بیوہ ہو جاوے پر تمام عمر
اپنی اسی حالت مین کاٹے بیوہ ہی رہے دیکھو یہ کتنی بڑی ظلم کی بات ہے اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوے تو پھر اس مرد کے
نکاح مین بڑا اہتمام کرتے ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتے ہین کہ اسکو دوسری دفعہ خاوند نہین کرنے دیتے بیچاری
ساری عمر ترس ترس کر ٹھنڈی سانس بھرے اور ان ظالمون کی جان پر صبر کرے اور سوا اسکے عورت کے بے شوہر رہنے مین یہ قباحت
کتنی بڑی ہے کہ بہت سی عورتین بے شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سے بچی بھی تو خیالات فاسدہ سے بچنا تو نہایت ہی
مشکل ہے اور حکمت الٰہی کو سمجھنا چاہیئے کہ مرد اور عورت کے نکاح ہونیمین کتنا بڑا فائدہ ہے کہ بنی آدم دنیا مین زیادہ پھیل پڑین اور
اللہ تعالی کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث نکاح چھوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حق تعالی کے ہے مثلاً ایک سردار اپنے
غلامون کو کچھ ایک زمین واسطے کھیتی کرنیکے سپرد کرے اگر وہ غلام اس زمین کو بے تردد چھوڑ دین اور اسمین کھیتی کرنیکو اچھا نہ جانین
تو بلاشبہ ان غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسی طرح اللہ صاحب نے عورتون کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ مرد ان سے نکاح کرین تا کہ
اولاد حاصل ہو پھر جو کوئی عورتون کو بے نکاح چھوڑ دیگا وہ بھی اللہ کے قہر مین مبتلا ہوگا اس مقام پر شاید ہندؤن کے یہ اعتراض
خیال مین گذریگا کہ اشراف مسلمان بھی بیوہ عورتون کو دوسرا نکاح نہین کرنے دیتے سو اسکا جواب یہ ہے کہ نکاح دوسرا ہمارے
دین مین منع نہین ہے بلکہ سنت ہے اور بعض وقت واجب بھی ہو جاتا ہے ہندؤن کی صحبت کی تاثیر سے بعضے مسلمان اہل ہند
ازراہ حماقت کے رانڈ عورتون کا نکاح نہین کرتے سو ان لوگون مین جو کوئی تھوڑی بھی سمجھ رکھتے ہین اس رسم کو یعنی نکاح
نہ کرنیکو بہت ہی برا جانتے ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون اور رانڈون کا نکاح کروا بھی دیتے ہین اور مکہ
معظمہ اور مدینہ منورہ اور سارے عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتون مین سب اشراف مسلمانون مین بیواؤن
کے نکاح کی رسم جاری ہے ایک خاوند فوت ہو جاوے یا طلاق دیدے دوسرا نکاح کر دین اگر دوسرا فوت ہو جاوے تیسرا اسی طرح اگر ایک
عورت کے کتنے ہی نکاح ہوتے رہین تو عیب نہین جانتے یہ آفت صرف ہند کی ولایت مین ہے اور بعضے جاہل بسبب صحبت ہندون
کے دوسرے نکاح کو نہین ہونے دیتے اور جو لوگ بیوہ کے نکاح ہونیکو عیب سمجھین اور برا جانین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندون کے
بھائی ہین انکو اشراف نہ کہنا چاہیے بلکہ اجلاف ہین اور ان لوگون کے حق مین مولنا شاہ عبد العزیز رسالہ نکاح ثانی مین لکھتے ہین
مردمیں لیق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرہ سادات و شیوخ نشمارند بلکہ در زمرہ راجپوتان و راگھڑان و دیگر کفرہ ہندوستان

داخل نمایند" یعنے ان لوگون کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو سید اور شیخ نہ جانین بلکہ اپنے آپ کو راتگھڑون اور راجپوتون اور دوسرے کافران ہند سے سمجھین اور اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نے ایک فتوی نکاح ثانی مین لکھا ہی خلاصہ یہ کہ عورت کے نکاح ثانی کو جو عیب سمجھے وہ کافر ہی اور اس فتوی پر چالیس سے زیادہ عالمون کی مہر اور دستخط ہین **حکایت** ایک روز ایک ہندو نے کہا کہ عورت کو خاوند بمنزلہ پرمیشر یعنی خدا کے ہی اور پرمیشر ایک ہی ہے سو عورت کا خاوند بھی ایک ہی چاہیے سو اس کا جواب یہ ہی کہ یہ قول تمھارا سراسر پوچ ہی اور قابل التفات کے نہین آدمی کبھی خدائی کے مرتبے کو نہین پہنچتا ہی اور اگر بفرض محال خاوند کو عورت کا پرمیشور سمجھتے ہو تو ایسا پرمیشر بیچارا جب موت کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر اپنے پرمیشر ہونے پر معزول ہوا دوسرا شخص اسکے قائم مقام ہو تو کیا عجب ہے بلکہ بقول تمھارے بعد مرجانے پہلے پرمیشر کے ہونا اس کے قائم مقام کا ضرور ہی اور نہین تو اس عورت کو در صورت رہنے بدون پرمیشر کے خدا جانے کیا کیا قباحت درپیش آوینگی نعوذ باللہ منہا اور اُن کے دین کا ایک اور عجیب مسئلہ یہ ہی کہ بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ کر دینا ایسا گناہ ہی جیسے گئو ہتیا یعنی گائے کا قتل کرنا اور سوائے راجہ کے اَور کو دو عورتین اپنے نکاح مین لینا درست نہین جانتے اور مہابھارت کے آدھ پرب مین لکھا ہی جو کوئی عورت حیض سے پاک ہو اور کسی آدمی کو اپنی طرف طلب کرے اور وہ شخص اُسکے پاس نہ جاوے تو ایسا ہی جیسا ناحق خون کیا اور ہندؤن کے مذہب مین آٹھ طرح کا نکاح ہوتا ہی ازانجملہ ایک قسم یہ بھی ہی کہ چھتری کسی کی لڑکی زبردستی سے پکڑ لین جیسے بھیکم نے اپنے بھائی کے لئے بنارس کے راجہ کی بیٹیان زبردستی سے پکڑ لین اور یہ قصہ اور اس طور کے نکاح کا بیان مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہی اور کچھ تفصیل اس قصہ کی پہلے باب کی دوسری فصل مین بھی ہو چکی ہے

فصل دوسری بیچ بیان بعضی چیزون حلال اور حرام کے

ہمارے دین مین جو چیز زمین سے اُگے مثل ترکاریون اور ساگ اور ہر طرح کا اناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کے بدن کو مضر اور مہلک اور نشے والی نہ ہو یعنی زہریات اور افیون اور بھنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات اور مٹی یہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسے کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندؤن کے دین مین اناج اور ترکاریون مین سے مسور اور شلجم اور گاجر کا کھانا بھی مثل لہسن اور پیاز کے منع ہی حالانکہ یہ چیزین نہ آدمی کو مضر اور نہ مہلک ہین نہ اُن مین نشہ ہی نہ بدبو ہی اور ہمارے نزدیک ہر طرح کی شراب ہر کسی پر حرام ہی اور ہندؤن کے نزدیک شراب تین قسم کی ہی ایک وہ کہ چانول وغیرہ اناج سے بنائی جاوے دوسری وہ کہ میوہ جات سے تیار کیجاوے تیسری وہ کہ گُڑ سے بنالیوین سو ان کے دین مین برہمن کو ہر طرح کی شراب حرام ہی اور کھتری اور بیش کو پہلی اور دوسری حرام ہی تیسری جائز ہی اور شودر کو ہر طرح کی حلال ہی اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب کا ہر کسیکو جائز اور بڑا ثواب جانتے ہین اور انکے مذہب مین قسم کھانیکے وقت زہر کا کھانا بھی حلال ہی چنانچہ آگے بیان ہوگا۔ یہان ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ شراب جو حرام ہی تو نشہ کے سبب سے حرام ہی کیونکہ نشہ کے سبب سے آدمی کی عقل ماری جاتی ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو ایسی چیز کہ جس سے عقل متغیر ہو جائے حرام ہی ہونا چاہیے کیونکہ اکثر لوگون کا یہ حال ہوتا ہی کہ شراب پی کر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتے اور کچھ

سلہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہی کہ دیوتون نے برسپت کے بیٹے کو کہ شکر کا شاگرد تھا قتل کر کے اور جلا کر شراب مین ملا کر شکر کو پلایا شکر نے اس کو پیٹ سے نکالا اور زندہ کیا اس وقت سے برہمنون پر شراب کو حرام کر دیا ۱۲ منہ عفی عنہ

انگور اور چانول اور میوہ جات وغیرہ کے سبب سے حرام نہین ہوتی کیونکہ یہ سب چیزین کھانے مین آتی ہین اور ان کو کوئی حرام نہین سمجھتا اور اس سبب سے بھی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہی کیونکہ اگر یہ ہوتا تو پانی بھی حرام ہوتا کہ وہ بھی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بھی بالاتفاق حلال ہی جب یہ بات ہوئی کہ شراب نشہ کے سبب سے حرام ہی تو چاہیئے کہ ہر قسم کی شراب آدمی کو حرام ہو کیونکہ ہر قسم کی شراب مین نشہ ہی اور نشہ عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی رکھتا ہی پھر اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب فلانے شخص کو حرام ہی اور فلانون کو حلال اور آدمی کو زہر کا کھلا دینا کیسی بُری بات ہی اور ہمارے دین مین تمام پیشہ ورون کے گھر کا کھانا حلال ہی بشرطیکہ اُن کا مال حرام کے پیسے سے پیدا نہ ہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود خوار اور راہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جن کے گھر صرف حرام کی وجہ سے مال آتا ہی سو انکے گھر کا کھانا حرام ہی اور ہندون کے دین مین لہار۔ صیقل گر۔ سُنار۔ جولاہہ۔ دھوبی دباغ۔ سلاح فروش۔ نسلاح۔ شکاری۔ طبیب۔ ان لوگون کے گھر کا بھی کھانا منع ہی حالانکہ ان لوگون کے کسب عقلاً بُرے نہین اور ہمارے دین مین حلال جانورون کا دودھ پینا حلال ہی اور ہندوُن کے نزدیک جس گائے کا بچھڑا مر جاوے اُس کا دودھ پینا درست نہین اس مین بھی ناحق اللہ کی نعمت کا ضایع کرنا ہی۔

فصل تیسری بیچ بیان تحیت ملاقات کے

ہمارے دین مین بڑا ثواب ہی اُس بات کا کہ جب دو مسلمان آپس مین ملین کھلے ماتھے ملین اور آپسمین سلام کرین ایک کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ[1] اور دوسرا کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلے سلام کرے اُس کو بڑا ثواب ہی اور جو پہلے سلام کرنے سے عار کرے وہ بڑا بخیل ہی اور یہ سلام سب مسلمانون کا ساجھا ہی خواہ بوڑھا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر استاد ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف یعنی ان سب کو آپس مین سلام کرنا درست ہی پر جوان عورتون نامحرم سے سلام کرنا مردون کو منع ہی اور جوان مردون نامحرمون سے سلام کرنا عورتون کو منع ہی اور جو عورتین محرم ہین جیسے بہن اور مان اور خالہ اور پھوپھی وغیرہ جن سے نکاح کرنا کبھی درست نہین ہوتا اور اپنی بیوی ان سب سے بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کرنا سنت ہی اور اول سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین سے ایک بھی کر لیوے تو سب کے ذمہ سے سنت ادا ہو جاوے اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین سے ایک بھی جواب دیوے تو سب کے ذمہ سے فرض اُتر جاوے اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کے ساتھ پشت خم کرنا منع ہی اور ہاتھ اُٹھانا بھی اچھا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے پیار سے بہت اچھے ہین اور ہندون کے تحیۂ وقت ملاقات بہت مختلف ہین اور ان کے نزدیک جو چھوٹا ہی وہ پہلے بڑے کو ماتھا ٹیکے یعنی تسلیمات کرے اور خادم مخدوم کو اور چیلا گرو کو اور شاگرد اُستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اس کے جواب مین دعا دیوے اور برہمن اسیرباد اور چرنجیو[2] کے لفظ سے دعا دیتے ہین اور دوسری قوم باہمن کو ماتھا ٹیکین اور سنیاسی فقیرون کو نموناراین کہتے ہین اور بیراگی فقیرون کو جی مہاراج کہتے ہین اور سکھ لوگ جب آپس مین ملتے ہین تو واہ گروجی کی فتح کہتے ہین اور باہمن اور فقیر اور بڑے انکے مارے تکبر کے اور ونکو اور چھوٹون کو سلام مین ابتدا نہین کرتے اگر

[1] اس کے معنی یہ سلامتی تم پر اور اللہ کی مہر اور اُسکی برکتین اور اُسکی بخشش ۱۲ [2] چرنجیو این لفظ دعائیہ است یعنی تا مدت دراز زندہ باش ۱۲ منہ رح

اس مقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ مسلمانون مین سے بعضے اس زمانہ کے پیرزادے اور شائخ پہلے آپ سلام کرنا گوارا نہین رکھتے اور السلام علیکم کی جگہ اپنے مریدون سے حضرت سلامت کہلاتے ہین اور مصافحہ کی جگہ گھٹنون کو ہاتھ لگواتے ہین بلکہ قدمبوسی کرواتے ہین چھوٹے لڑکون کو السلام علیکم کرنا درست نہین جانتے اور بعضے لوگ صاحب سلامت کہتے ہین اور بعضے میان جی تسلیم کہتے ہین اور بعضے اپنے اُستادون کے آگے پشت خم ہو کر اولٰے مین پھر چھاتی پر ہاتھ رکھکر سلام کرتے ہین اور ان کے اُستاد اس بات سے خوش ہوتے ہین اور بعضے فقرا السلام علیکم کی جگہ یا اللہ کہتے ہین اور بعضے علی مدد اور بعضے کرم مرتضےٰ اور فضل حق اور بعضے عشق اللہ کہتے ہین بعضے بندگی آداب مجرا کہتے ہین اور بعضے شخص تسلیمات کورنشات کہتے ہین اور بعضے اتنا ہی کہدیتے ہین کہ آئیے حضرت یا آئیے جناب اور بعضے فقط ہاتھ ہی کا اشارہ کردیتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ باتین ہمارے دین مین سب نا درست ہین اور یہ لوگ بُرا کرتے ہین کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب بڑون سے بڑے ہین ہر کسیکو پہلے آپ سلام کرتے تھے بلکہ حضرت نے چھوٹے لڑکون کو بھی السلام علیکم کیا ہے اور جو شخص السلام علیکم سے برا مانے یا کسی اور سنتِ نبوی کو بُرا جانے وہ شخص گمراہ اور بڑا خبیث ہے سو جاہلون کی بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہارے دین مین قدیم سے ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے بڑون کو سجدہ کرتے رہے ہین کیونکہ تمہارے نزدیک سوائے خدا کے اورون کی تعظیم بطور عبادت کے کرنی درست ہے چنانچہ پہلے باب کی چھٹی فصل مین معلوم ہوچکا ہے

فصل چوتھی بیچ بیان شروع کرنے کامون کے

ہر کام کے پہلے اللہ کا نام لینا اور اُس کی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا ہے سو ہم لوگ ہر کام کے پہلے کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہ کام مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بہت مہربان ہے نہایت رحم والا اور بعضے کامون کی ابتدا مین اتنا ہی کہنا آیا ہے بسم اللہ اور بعضے کامونکی ابتداء مین اور دعائین بھی حدیث سے منقول ہین جنسے اللہ کی صفت خاوندی اور بندونکی عاجزی اور بیچارگی معلوم ہوتی ہے اور ہندوؤن کے دین مین ہر کام کے پہلے گنیش کا نام لینا ضرور ہے سو ہندو ہر کام کے پہلے کہتے ہین سری گنیشائے نمہ یعنی گنیش کو میری نمسکار یعنی تسلیمات ہے اور گنیش وہی ہے جو مہادیو کا بیٹا جس کا سر ہاتھی کا سا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے باب کی پہلی فصل مین ہوچکا ہے سبحان اللہ سب نعمتون اور سب کامون کی قوت بخشی اللہ نے اور یہ لوگ ہر کام کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتے ہین بلکہ سچ تو یون ہے کہ جسکا کھائے اُسی کا گائے شاید اس بات پر بھی ہندو یہ شبہ اُٹھاوین کہ بعضے مسلمان بھی اکثر کامون کی ابتدا مین اور اپنے اُٹھنے اور بیٹھنے مین بعضے اولیا کا نام لیتے ہین جیسے کہتے ہین یا علیؓ یا حسینؓ یا محبوب اور بعض اہل حرفت اپنے کام کے شروع مین اُستاد پیر لقمان حکیم کو کہتے ہین اور بعضے لوگ پنجابی شہر کے دروازہ مین داخل ہوتے ہوئے کھیڑا بادشاہ کہتے ہین اور ملاح کشتی چلاتے وقت حضرت خواجہ خضر کا نام لیتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ اس طرح کی باتین ہمارے دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بُری ہین یہ صرف ان لوگون کی بے وقوفی ہے

فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور ذالت قومون کے اور اختیار معاش ہر ایک کے

ہمارے مسلمانون کے دین سے ثابت ہے کہ شرافت اور ذالت ہر کسی کی دو جہت سے ہے ایک اعمال کی جہت سے جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سے بچنے والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اشرف ہی اُس کا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بداعتقاد اور بدعتی اور بداخلاق اور فاسق ہو وہ اللہ کے نزدیک ارذل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی چیز ہی چاہے بُرے کو اچھا کرے غرضکہ اللہ کے نزدیک شرافت و رذالت بسبب اعمال کے ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ یعنے تم مین گرامی تر اللہ کے نزدیک وہ ہی جو بہت پرہیزگار تر ہی اور دوسرے بسبب قرابت انبیاؑ اور اولیا کے یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سے قرابت رکھتے ہون اُن کو شرف ہی دوسری قومون سے جیسے سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیلؑ اور قومون سے افضل ہین لیکن یہ شرف قوم کا بھی موقوف ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہ ہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی اور ہمارے دین مین جو کسب حلال ہی جو سب قومون کو کرنا درست ہی جیسے کھیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور جولاہگی اور درزی گری اور معماری اور سوا اُن کے اور کسبی پیشے مسلمان کو کسی کسب حلال سے عار نہین ہی اور جو کسب حرام ہین سو سب قومون کو حرام جیسے شراب کشی اور غنا گری اور قلتبانی اور مزامیر و معازف نوازی اور سوا اُسکے اور ہر مسلمان سمجھ والے کو ایسے کامون سے عار ہی اور یہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست ہی اور فلانے کو منع ہی چنانچہ روایت صحیح مین آیا ہی کہ سرور کونین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ آپ گانٹھ لیتے تھے اور ہندؤن کے دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کے بھی ہی لیکن ان کے نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہی سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسرے کھشتری کہ اب کھتری مشہور ہین تیسرے ویش یعنی بنیے وغیرہ چوتھے شودر یعنی جاٹ وغیرہ سو ان چارون مین برہمن کو سب سے اور کھتری بیش اور شودر سے اور ویش کو شودر سے اشرف جانتے ہین اور ان کے کرم بپاک مین لکھا ہی کہ موکھش یعنی نجات اخروی سوائے براہمن کے اور کسی کو حاصل نہین ہوتی یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسے ہی عمل نیک کرین لیکن جبتک براہمن کا جنم نہ پاوین اُنکی موکھش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکھا ہی کہ شودر اپنی عمر مین عمل نیک کرتا ہی تو بعد مرنے کے ویش کا جنم لیتا ہی اور اسیطرح ویش کھتری کا اور کھتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا ہے جب موکھش حاصل کرے اور برہمن کی تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرح کا مبالغہ کرتے ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منو شاستر مین لکھا ہی کہ برہمن کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی پاکیزگی اور دوسرے کے معنی اقبالمندی

ف چاند نے اپنے اُستاد برہسپت کی جورو سے زنا کیا اس سے بُدھ ولد الزنا پیدا ہوا ہنود میں رج کا تو تا کہ کسی کی بد دعا سے عورت بنگیا تھا بدھ کا اس سے نکاح ہوا اس سے راجہ پرورا پیدا ہوا اور سری کشن جی اور سب کورو اور پانڈون ہی کی اولاد ہین یہ دو تون خاندان ہند مین شریف ہین اولاد بدھ ولد الزنا کی ۱۲ سوط باب ۳ صـ۱۱۹ اندرمن نے بی بی ہاجرہ کے کنیز ہونیکا طعن کیا ہی جواب یہ ہی کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی بندگی یہود و نصارٰی کے نزدیک بھی مسلم ہی اور بحرجا لان متاخرین ہند کو کسی ولایت کے عقلا کے نزدیک کنیز کی اولاد شرافت مین کلام نہین اور تمھارے یہی راجہ جات اور بدر کنیز کی زادہ تھے مگر آپ کے اکابر کوئی سبب کی نسل سے ہی کوئی کسی جانور کی اور سری بیاس جی ولد الزنا اور نانی اسکی مچھلی اور پانچون پانڈون کا باپ کس کو قرار دوگے اور بھیم ہوا سے اور مکل اور سکھدیو اسنے کماز سے اور راستی کمار گھوڑے کے پیٹ سے اور علیٰ ہذا القیاس اور این بیاس کو بھی اوتار جانتے ہین ۱۲ بقول ہندؤن کے بڑے اشراف برہمن اور چھتری اور بڑا اشراف زمانہ ست جگ ہی سو بڑے اشرافون سے بڑے اشراف زمانہ مین ایسے کام ہوئے ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ تحفۃ الہند وغیرہ اور تصنیفات مولانا محمد علی صاحب سے خوب معلوم ہوتا ہی لیکن اس امر کا جواب معقول سکھدیو جی نے خوب دیا ہی اسگندھ بھاگوت ادھیاے ۳۴ مین ہی کہ راجہ پریچھت نے سری کرشن جی کے کاول گوپیون کے ساتھ سنکر سکھدیو جی سے پوچھا کہ پرائی استریون سے بھوگ کرنا تو نہایت نکھد کرم یعنی فعل بد ہی کرشن نے ایسا کیون کیا فرمایا کہ راجہ صاحب سامر تھ یعنی توفیق اور قدرت والے کیا نہین کرتے انتہی مختصراً یعنی سامرتھیون کو نہایت بُرے فعل بھی حلال ہین ۱۲ لے بنی اسمٰعیل تمامی عرب اند و در ایشان قریش و در قریش بنی ہاشم و در بنی ہاشم حسنی و حسینی قریب تر اند بجناب رسالت پناہ از دیگرے ۱۲ سید سیف الدین اخوند ۲ ہندون کا معتبر یعقوب منوہی مصنفش منو دیہا

ہون اور چھتری کے نام مین بھی دو لفظ چاہئین پہلے کے معنے قدرت اور دوسرے کے معنے حفاظت اور ویش کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی مال ور دوسرے کے معنے پرورش کرنا اور شودر کے نام مین بھی دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی حقارت دوسرے کے معنی عاجزی سے خدمت کرنا اور اسیواسطے ہی کہ ہندوؤن کے نزدیک ہر قوم کیلیے جُدے جُدے پیشے مقرر ہین۔ اور ایک قوم کو دوسرے کا پیشہ کرنا درست نہین جانتے چنانچہ برہمن کے لیے یہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑھنا پڑھانا جگ کرنا صدقہ[1] دینا صدقہ لینا اور کھتری کے لیے[2] یہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑھنا نہ پڑھانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کیخدمت ملک کی حفاظت کی مزدوری لوگون سے وصول کرنی دین کی حفاظت بدکارون سے جرمانہ لینا اور انکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتھی گھوڑا بیل اور خادمون کی خبر رکھنی سوال نہ کرنا نیکون کا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کے لیے یہ کام مقرر ہین علم پڑھنا جگ کرنا صدقہ کرنا خدمت کرنی کھیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور شودر کیلیے یہ کام مقرر ہین برہمن اور چھتری اور ویش کی نوکری کرنی اور انکے اترے ہوئے کپڑے پہننے اور انکا جھوٹا کھانا اور مصوّری[3] اور زرگری اور دروگری اور نمک اور شہد اور دودھ اور دہی اور گھی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منو شاستر مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہے تو اس کی زبان کاٹی جائے کیونکہ شودر برہما کے پاؤن سے پیدا ہوا ہی اور پاؤن سارے اعضا سے ادنی ہی اور جو کوئی کم ذات اشرف ذات کے آسن[4] پر بیٹھ جاوے تو راجہ اسکی کمر پر داغ دلوا کر اسکو ملک سے نکالدے یا اسکے چوتڑ مین زخم کردے اور لکھا ہی کہ برہمن کو قتل کی سزا دینی نہایت بیوقوفی ہی بر اور ذات کو جان کی سزا دینی جائز ہی برہمن نے اگرچہ سب سے زیادہ گناہ کیا ہو تو بھی اسکو قتل کرنا نہ چاہیئے بلکہ اسکو معہ مال و اسباب کے اپنے ملک سے نکال دیجیے اور لکھا ہی کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن کے رہنے کی جگہ ہی اگر وہ مارا جاوے تو ان کا کہان ٹھکانا اور لکھا ہی کہ برہمن شودر کا مال بیدھڑک لے لے کیونکہ شودر کا کچھ بھی نہین اس کا مال و اسباب اسکے آقا کا ہی یعنی برہمن[5] کا اور سوائے اسکے اور بہت بیان اسطرح کا ہی کہانتک لکھا جائے غرض برہمن انکے نزدیک سبکا آقا اور کھتری ہر کا سپاہی اور ویش اسکا سوداگر اور شودر اس کا غلام ہے اور ان چارون قومون کے سوا اور سب خلقت کو ملیچھ جانتے ہین اور ان چارون قومون کے مقرر ہونے مین ان کی روایات مختلف ہین پر سام بید اور اکثر پوتھیون سے معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کے مُنہ سے اور کھتری برہما کے ہاتھون سے اور ویش اسکی رانون سے اور شودر اسکے پاؤن سے پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ چارون قوم راجہ شونک کے وقت سے مقرر ہوئی ہین اور بھاگوت مین یون لکھا ہی کہ برہما نے اپنے آپ کو دو حصے کر ڈالا داہنا حصہ مرد بن گیا جس کا نام سویمبھو منو ہی اور بایان حصہ ستروپا عورت اور انھون نے اپنی اولاد کو چار قسم[6] پر کردیا انتہی اور انکے یہان کا ایک شلوک برہمن کی تعریف مین واسطے سند کے لکھا جاتا ہی ؎

دیوادھینان جگت سرین منترادھینن دیوتا ۔ نی منترا برہمنا دھینے تا برہمن بشمات دیوتا

یائے مجہول ۱۲ نون غنہ ۱۲ نون غنہ ۱۲ یائے مجہول ۱۲ ہائے خفی ۱۲

[1] عبادتی است مشہور در مذہب ہنود مرکب از صدقہ و قربانی وغیرہ ۱۲ [2] سنہ [4] آسن یعنی نشستگاہ ۱۲ [5] ۱۳ برہمن کی ایسی طرفداری کی ہی کہ ایک دفعہ دھرم برہمن کی صورت بن کر ایک مہاجن کی جورو کے پاس جاکر خواہان صحبت ہوا اتنے مین شودر آپہنچا یہ حال دیکھکر کہنے لگا کہ مین باہر جاتا ہون تم فراغت سے عیش کرو دھرم نے شودر کی برہمن نوازی پر آفرین کی اور اپنی صورت ظاہر کری ۱۲ [3] راجے چھتریون کی عورتون نے برہمنون کے نطفہ سے اولاد حاصل کی ہی ۱۲ [6] چار قسم یعنی برہمن کھتری ویش شودر ۱۲ منہ

یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہی اور دیوتے منتر کے تابع ہین اور منتر برہمن کے تابع ہے سو برہمن میرا دیوتا ہے۔

दवा धीनान जगत सर्व मजा धामज दवता॥ नेमजा ब्राद मरा धीन।
ब्रादतरा समान देवता॥

اور منوشاستر مین لکھا ہی کہ اگر برہمن کے ہاتھ سے کتا یا بلّی یا مینڈک یا چھپکلی یا کوّا یا الّو مارا جاوے تو اُس کا کفارہ ایسا ہی جیسا شودر کے مارے جانیکا اس سے معلوم ہوا کہ اُن کے نزدیک شودر اِن جانورون کے مانند ہے۔

فصل چھٹی بیچ بیان بعضے مسائل عدالت اور انصاف کے

جاننا چاہیے کہ جو شخص عدالت مین جا کر کسی طرح کی نالش اور دعوی کرتا ہی اُس کو مدّعی کہتے ہین اور جس شخص پر اُس کا دعوی ہوتا ہی اُسکو مدعا علیہ کہتے ہین سو ہمارے دین مین انصاف کا طریق یہ ہی کہ مدعی سے دو گواہ عدل طلب کیے جاوین اگر ایسے دو گواہ اس کے دعوی پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کے نزدیک سچّا ہوتا ہی ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوے اور قسم کا طریق یہ ہی کہ قسم کھانیوالا اللہ کی قسم کھا کر مدعی کے دعوی کا انکار کر دے تو وہ سچّا ہو جاتا ہی اور سوائے اللہ کے اور کسی نام کی قسم کھانی درست نہین اور ہندؤن کے دین مین بیوہار شاستر یعنی عدالت کے علم مین یون لکھا ہی کہ مدّعی چار یا تین گواہ حاضر لاوے اور جو گواہ عادل ہو تو وہ ایک بھی کافی ہی اور قسم ان کے نزدیک مدّعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہے قسم دیوے لیکن ان کے نزدیک قسم عجب طرح کی ہی کہ اس کی بنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیہ پر ہی اور بعض قسم ایسی ہی کہ جس سے آدمی ہلاک ہو جاوے اور قسم دینا انکے ہان آٹھ قسم پر ہی پہلا قسم یہ کہ قسم کرنیوالے کو ایک پلہ ترازو مین بٹھاوین اور کچھ منتر پڑھین[1] اگر اسکا پلہ اونچا ہو جاوے تو اسکو سچّا جانین اور نہین تو جھوٹا اور یہ قسم خاص برہمن کے لئے ہی دوسرا قسم یہ کہ سات خط مدوّر زمین پر کھینچے اور قسم کرنیوالے کو غسل دین اور کچھ منتر بھی پڑھا جاوے اور سات پتے پیپل کے اس کے ہاتھ پر رکھ کر کچّا سوت اسپر لپیٹین اور لوہا آگ مین سرخ کر کے ان پتون پر رکھدین اور وہ شخص اسیطرح سے ان دائرون کے اندر قدم رکھتا ہوا چلے جب آخری دائرے مین پہنچے لوہے کو گرا دے اس عرصے مین جو اس کے ہاتھ کو آنچ نہین پہنچے تو اسکو سچا جانتے ہین اور یہ قسم خاص کھتری کے لیے ہی تیسرا قسم وہ کہ قسم کھانیوالے کو ناف کے برابر گہرے پانی مین روبمشرق کھڑا کر کے غوطہ دے اور اُسکے غوطہ لگانے کے ساتھ ایک شخص سوا چھ انگل کی کمان مین تیر بے پیکان رکھ کر چلا دے اور ایک شخص تیز قدم اس تیر کو اٹھانے جاوے تیر کو اُٹھا کر لانے تلک[2] اگر وہ غوطہ خور پانی مین اپنا دم قائم رکھے تو جانین کہ سچّا ہی اور یہ قسم خاص بیش کے لئے ہی چوتھا قسم یہ کہ تھوڑا سا زہر ہلاہل گھی مین ملا کر اور پھر کچھ منتر پڑھکر قسم کھانیوالے کو روبجنوب کر کے کھلاوین اور کھلانیوالا روبمشرق یا روبشمال ہو پانسو تالی بجانے کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نہ کرے تو اس کو سچّا جانین پھر زہر کے دفع کرنیکی دوا اُسکو کھلاوین اور یہ قسم خاص شودر ہی کے لئے ہی ہندؤن مین بیچارے شودر کی ہر طرح کمبختی ہی جسکے لئے قسم بھی ایسی تجویز کری جو ہلاک کا سبب ہی پانچوین قسم یہ کہ ایک بت کو نہلا کر اُس کے دھووَن مین سے تین چلو قسم والے کو پلاوین اگر چودہ دن سے پہلے اسکو کچھ تکلیف نہ پہنچے تو جانین کہ سچّا ہی چھٹی قسم یہ کہ ساٹھی کے چاولون کو

[1] اگر ایسے کامونکا انتظام منترون ہی پر موقوف ہی تو قسم کھانیوالا کوئی ایسا منتر یاد کر لیگا جس سے اسکا پلہ اونچا ہو جاوے اور وہ اگرچہ جھوٹا ہو تب بھی سچا ہو جاویگا ۱۲

[2] یہ سامان ہی آدمی کے جلا دینے کا اور قسم والا اگر کافور وغیرہ دوائین ہاتھ کو مل کر اگرچہ جھوٹا ہو احتمال ہی کہ اوس کا ہاتھ نہ جلے ۱۲

رات بھر مٹی کے برتن مین رکھ چھوڑین اور کچھ منتر پڑھ کر قسم والے کو رو بمشرق کر کے کھلاوین پھر اسکا تھوک پیپل کے پتے یا بھوج پتر پر گرادین اگر کچھ لہو نکلے یا اسکے منھ پر کسی طرف سوجن ظاہر ہووے یا کانپنے لگ جاوے تو جانین کہ جھوٹا ہی ساتوین قسم یہ کہ ایک مٹی یا کانسی کے برتن مین کہ سولہ انگل لمبا اور اسی قدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کے گھی یا تلون کے تیل کو خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اس مین ڈالدین قسم کرنیوالا اگر اس سونے کو دو انگلیون کے ساتھ نکال لے اور اسکا ہاتھ نہ جلے تو اُس کو سچا جانین آٹھوین قسم یہ کہ دھرم یعنی راستی کی صورت چاندی سے اور آدھرم یعنی ناراستی کی صورت لوہے سے بنا کر نئے کوزے مین ڈالین یا دھرم کی صورت سفید پرچہ یا بھوج پتر پر لکھ کر اور آدھرم کی صورت سیاہ پرچہ پر لکھ کر کوزے مین ڈالدین اور قسم کھانیوالا ان دونون مین سے ایک کو نکال لے اگر دھرم کی صورت اسکے ہاتھ مین آجاوے تو اسکو سچا جانین انتہی اور چارون پچھلی قسم ہر قوم کیلئے درست جانتے ہین

باب چوتھا بیچ جواب بعضے ان اعتراضونکے کہ ہندو لوگ دین اسلام پر کیا کرتے ہین

سو ہم پہلے ان سب اعتراضون کا جواب کلی دیتے ہین اور پھر ان کے جوابات جزئیہ لکھتے ہین جواب کلی یہ ہی کہ ہمارے دین کی جو بات ہے سو بموجب حکم حضرت حق جل و علا کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل اُن کے خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہی کہ پہلے باب کی چوتھی فصل مین اسکا بیان ہو چکا ہی اور ہمکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا بجالانا فرض ہی سو تم ہمارے دین کی جس بات پر اعتراض کرو اسکے جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت کرتا ہی کہ ہمکو جس طرح ہمارے پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ السلام نے بتلا دیا وہ ہم کرتے ہین اور جو اُس کے جواب مین تم یہ کہو کہ ہمارے ہندوؤن کے دین کی جو بات ہی وہ بموجب حکم خدا کے برہما اور دوسرے دیوتاؤن اور رکھیشرون[1] کی زبان سے معلوم ہوئی ہین اور جیسے تمھارے پیغمبر صاحب سے معجزات ظاہر ہوے ویسے ہی ہمارے بزرگون سے خرق عادات[2] ظاہر ہوئے جیسے برہما کی اچھیا یعنی خواہش سے اسکے چار منھ ہو گئے اور بشن[3] اپنی کرامات سے جلندر دیت کی صورت پر بن گیا تھا اور کشن کی ہزار بیویان تھین رات کو اکیلے ہی کشن جی ہر ایک کے محل مین ہوتے تھے اور کشن[4] نے ایک بار پہاڑ کو ہاتھ پر اُٹھا لیا تھا اور مہادیو کے غصے کی تیزی سے جلندر دیت پیدا ہو گیا تھا اسیطرح اور بہت خرق عادات ہمارے بزرگون سے ظاہر ہوئی ہین سو جیسے معجزات کا ظاہر ہونا تمھارے پیغمبر صاحب کی صداقت کی دلیل ہی ایسے ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہمارے بزرگون کی صداقت کی دلیل ہی اور جیسے تمکو پیغمبر صاحب کے ارشاد کی بجاآوری ضرور ہی ہمکو بھی اپنے بزرگون کے ارشاد کی بجاآوری ضرور ہی ہم بھی جو کام دین کے کرتے ہین اُنھین کے بتلائے ہوئے کرتے ہین پھر تم ہمارے دین پر کیون اعتراض کیا کرتے ہو جیسے تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتے ہو ویسے ہی ہم بھی برہما وغیرہ کی متابعت کرتے ہین انتہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبر صاحب سے جو معجزات ظاہر ہوئے تو معتبر روایتون سے ثابت ہوئے ہین اور اسکے ساتھ ہی روایتون سے حضرت کے خوش اخلاق اور نیک افعال بھی ثابت ہین اور راویون کی راست گوئی اور معتبری کی تحقیق کے واسطے ہمارے یہان ایک جدا علم اور فن مقرر ہی اور اس فن کے

[1] رکھیشر بکسر را مہملہ و کاف عربی و ہاے خفی و یاے معروف و ضم شین منقوطہ بمعنی عابد بزرگ و این لفظ در اصل رکھ ایشر بود رکھ بمعنی عابد و ایشر بمعنی خداوند ہمزہ ساقط شدہ رکھیشر شد ۱۲ منہ [2] خرق عادات یعنی برخلاف عادات حق تعالی کے کچھ ظاہر ہونا جیسے مردے کا زندہ ہونا پتھر لکڑی کا بولنا انگلیون سے پانی جاری ہونا وغیرہ ۱۲ منہ [3] پہلے باب کی چوتھی فصل مین یہ قصہ ... ۱۲ منہ [4] یہ قصہ پہلے باب کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ [5] پہلے باب کی پہلی فصل مین دیکھو ۱۲ [6] پہلے باب کی ... قصہ ظاہر ہو چکا ہے

استعمال کرنیوالے علماء محدثین کہلاتے ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتے ہین تاکہ ضعیف روایتون کو صحیح روایتون سے جدا کرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق یہان تک ہوتی ہی کہ کون شخص تھا کس کا بیٹا کہان رہتا تھا کب پیدا ہوا کب مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النسیان تھا یا حافظہ دار روایت کی تحقیق مین تجسس کرتا تھا یا سستی کرتا تھا اور اپنے بیان اور تقریر مین مضطرب تھا یا مستقل تھا اور حق و باطل مین تمیز کرنیوالا تھا یا نہین اور گناہ کبیرہ سے بچنے والا تھا یا نہین اور کیسا مذہب رکھتا تھا انتہی پھر بعد اس قدر تفتیش حال راوی کے اگر اسکے معتبر ہونے مین کچھ شک پڑ جاتا ہی تو اسکی روایت کا چندان اعتبار نہین گنتے اور تمھارے بڑون کے خرق عادات تمھارے ہی شاسترون سے معلوم ہوتے ہین اور تمھارے شاسترون کا کچھ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمھارے دین مین راویونکی تحقیق اور تفتیش نہین ہی۔ اور کوئی فن واسطے تحقیق راویون کے مقرر نہین ہے، بلکہ جو کچھ کسی نے لکھدیا وہی مذہب ٹھیر گیا اور سوائے اس کے اور باتین وہی ایسی تباہی جو تمھاری پوتھیون مین مندرج ہین کہ وہ تمھارے نزدیک بہت ہی معتبر ہین تو اس سبب سے تمھاری پوتھیون کی بات (بالکل) پایۂ اعتبار سے ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمھاری پوتھیون کی روایات تصدیق کرکے تمھارے بڑون کی خرق عادات سچ بھی جان لین تو وہ بھی ان کی کرامات اور معجزہ نہین ہو سکتے کیونکہ انھین پوتھیون کی روایات سے تمھارے بڑون کے اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین چنانچہ کچھ تھوڑا بیان انکا اس کتاب ہی مین ہو لیا ہی اور جس شخص کے اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اسکے ہاتھ سے کچھ خرق عادات ظاہر بھی ہون تو انکو کرامت اور معجزہ نہین کہتے بلکہ استدراج[له] کہتے ہین اور جس کے ہاتھ سے کوئی خرق عادات بطور استدراج کے ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو بقول تمھارے اگر تمھارے بڑون کے افعال ذمیمہ جو تمھاری پوتھیون مین لکھے ہین سچ ہین اور ان سے خرق عادات بھی ظاہر ہوئے تو ہم انکو استدراج جانینگے معجزہ اور کرامت نہین کہہ سکتے اور استدراج والے کی بات کا اعتبار نہین ہوتا اگر یہ کہو کہ بعضے فقیر مسلمان بھنگی شرابی اور بے نماز اور فاسق ہین اور انکے ہاتھ سے خرق عادات ظاہر ہوتے ہین اور مسلمان ان کو نیکبخت اور ولی اور سائین لوگ انکے خرق عادات کو کرامت کہتے ہین سو اس کا جواب یہ ہی کہ ایسے لوگ ہمارے نزدیک نیکبخت اور ولی نہین ہین بلکہ کمبخت اور گنہگار ہین اور ان کا خرق عادات کرامت نہین ہی بلکہ استدراج ہی حقیقت یہ ہی کہ ہمارے نزدیک خرق عادت کئی قسم پر ہی ایک تو یہ ہی کہ کسی پیغمبر کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے پیچھے اس سبب سے کہ اسنے دعوی پیغمبری کا کر لیا ہو اس کو معجزہ کہتے ہین جیسے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے معجزات اس کتاب مین بیان ہوئے ہین اور دوسرا وہ کہ پیغمبر کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے پیغمبر ہونے سے پہلے اسکو ارہاص کہتے ہین جیسے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر اور درخت نے سلام کیا پہلے پیغمبر ہونے سے اور تیسرے کسی ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو اسکو کرامت کہتے ہین چنانچہ تھوڑا سا بیان اس قسم کا بھی اس کتاب مین ہو لیا ہی چوتھا وہ کہ کسی عام مسلمان نیکبخت کے ہاتھ سے ظاہر ہو اس کو معونت کہتے ہین پانچوین وہ کہ کسی مسلمان بدعتی و فاسق جیسے بے نماز اور شرابی اور بھنگی وغیرہ یا کسی کافر کے ہاتھ سے ظاہر ہو اسکو استدراج کہتے ہین چھٹا وہ کہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہو جسنے جھوٹا دعوے

له استدراج کے معنی ہین درجہ بدرجہ لینا ڈھیلا چھوڑ دینا مثلاً ایک شخص فاسق ہی حق تعالی اسکے ہاتھ پر خرق عادت ظاہر فرماتا ہی اور وہ اس سبب سے اپنے فسق و فجور کو برا نہین جانتا سو اسواسطے فسق و فجور مین بڑھتا چلا جاتا ہی اور آخرت مین اسکی سزا پائیگا ۱۲ ؎ یعنی پہلے باب کی چھٹی فصل مین ۱۲ ؎ سوا اسکے اور بھی بہت خرق عادات پیغمبری سے پہلے ظاہر ہوئے ۱۲

پیغمبری کا کیا ہو پر اس کے ہاتھ سے اسطرح ظاہر ہوتا ہی کہ وہ بدبخت ہی اس سے ظاہر اجھوٹا اور بےعزت ہو جاوے اس کو اہانت اور خذلان کہتے ہین جیسے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین مسیلمہ کذاب نے یمامہ کے ملک مین دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی مسیلمہ نبی اللہ سے طرف محمد رسول اللہ کے کہ زمین آدھی ہماری ہی اور آدھی تمھاری لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب اپنے قبضہ مین کر رکھی ہی حضرت نے اسکے جواب مین فرمان عالیشان لکھا اس کا حاصل مطلب یہ تھا کہ یہ خط ہی محمد رسول اللہ سے طرف مسیلمۂ کذاب کے زمین نہ میری ہی نہ تیری بلکہ اللہ کی ہی تو نے یمامہ کے لوگون کو تباہ کر دیا اللہ تجھکو تباہ کریگا۔ کہتے ہین کہ مسیلمہ نے سنا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کلی کر کے وہ پانی کنوئین مین ڈالا کنوئین کا پانی بہت اور میٹھا ہو گیا مسیلمہ نے بھی ایسا ہی کیا جس کنوئین مین اپنی کلی کا پانی ڈالا پانی اس کنوئین کا زمین مین غائب ہو گیا اور جو کچھ کہ رہا سو کھاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بیمار لڑکون کے حق مین دعا کرتے وہ اچھے ہو جاتے مسیلمہ نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ گنجہ ہو گیا اور ایک لڑکے کے حلق مین انگلی ڈالی اس کی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنے وضو کا پانی ایک باغ مین چھڑک دیا پھر کبھی اس باغ مین گھاس نہ اگی اسیطرح جسکے حق مین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اسیوقت مرجاتا اور جس کسیکی آنکھ کی روشنی کی دعا کرتا وہ اسیوقت اندھا ہو جاتا غرض اس کے خرق عادات اسکے دعوی کے برخلاف ظاہر ہوا کرتے تھے جس سے وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہو جایا کرتا سو ان سب خرق عادات سے چار قسم پہلی یعنی معجزہ اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو بہر صورت اچھی اور فائدہ دینے والی ہین اور دو قسم پچھلی یعنی استدراج اور اہانت جس کے ہاتھ پر ظاہر ہون اس کے حق مین مفید نہین ہوتین بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین آدم بر سر مطلب اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ صاحب اخلاق حمیدہ اور افعال برگزیدہ ہین ان سے بیشمار معجزے ظاہر ہوئے ان کا ارشاد فیض بنیاد واجب الانقیاد ہی اور تمھارے بڑے کہ جنکے افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمھاری ہی پوتھیون سے ثابت ہین ان کا کہنا واجب الانقیاد نہین سو جو بات ثابت ہو جاوے کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اسپر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کروگے اول جو جو اعتراضات تمھارے دین پر آتے ہین انکی طرف تو خیال کرو اور ان کے جواب دینے سے فارغ ہو جاؤ تب ہی کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ ان مین سے بہت ہی تھوڑے اس کتاب مین بھی درج ہین اور ہمارے دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کے نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی باتون کو اپنی عقل ناقص کے نزدیک ناپسند سمجھکر اعتراض کرو تو ان کے جواب باصواب دیئے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جوابات جزئیہ ان اعتراضون کے یہ ہین۔ **اعتراض قولہم**[۱] مسلمان اپنی بہن سے نکاح کرتے ہین یعنی چچا کی بیٹی سے کہ وہ بھی بہن ہوتی ہی نکاح کرتے ہین یہ کیسی بےشرمی کی بات ہی **جواب** چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطے کہتے ہو کہ وہ باپ کے بھائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی بھی بہن ہی کیونکہ یہ ماں کے بھائی کی بیٹی ہی سو ماموں کی بیٹی سے کہ وہ بھی بہن ہی بیاہ کرنا تمھارے دین مین درست ہی یہ کیسی بےشرمی کی بات ہی اس مقام مین بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ ماموں کی بیٹی سے نکاح کرنا ہمارے ہان جائز نہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ تم اپنے مذہب سے ناواقف ہو

لہ حضرت کے بعد کئی شخصون نے دعوی پیغمبری کا کیا پھر بعضے انہین سے مسلمان ہوئے اور بعضے مقتول ہوئے چنانچہ مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین لڑائی مین مقتول ہوا تھا ۱۲ منہ[۱] در مدارج النبوۃ و دیگر کتب سیر نوشتہ است ۱۲ منہ[۱] قولہم یعنی قول ہندؤن کا ۱۲

شاستر والے کہتے ہین کہ بیٹی کے دینے کے واسطے بھانجے سے زیادہ کوئن ادھکاری یعنی مستحق ہی اور بعضے شاستروں مین لکھا ہی ف
دکھشنی ماتلی کنیاں اترے مانس بھوجنا؛ پشچمی کریا ناشیے تریو دوش بندتے؛ یعنی دکھن کے ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ لینا
پہاڑ کے ملک مین گوشت کھانا اور پچھم کے ملک مین کریا کرم کا ناس کر دینا ان تینوں مین کچھ دوش یعنی گناہ نہین ۔

दजरा मातीली कन्या उत्रे मानस माजनाः
पश्चा जमि की रमा नसि स त्रयो दोषा नि द नेः

اور پنڈت عشق لال کتیھلی نے یہ کہا تھا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سے خارج ہوتی ہی اور چچا کی بیٹی قوم مین داخل سو اس کا جواب یہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سے ہی اور ماموں کی بیٹی ماں کے قوم مین سے سو قرابت اور بہن ف ہوتا ہر طرح ثابت ہی اور بقول تمھارے برہما نے اپنی بیٹی سارستی کو کہ اسی قوم مین سے تھی بدون بیاہ کے قصد جماع کا کیا اور سکو اپنی جورو بنایا اور پھر اپنے بیٹے سے بیاہ دیا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمھارے پراشر رکھنے بے دھوری سے زنا کیا جس سے بیاس تمھارا بڑا پیشوا شاستروں کا مصنف پیدا ہوا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمھارے دروپدی کشن جی بھگتنی کے پانچ خاوند تھے جنکو پانڈو کہتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ یہ پانچوں کشن جی کے بڑے مقرب تھے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور اگر یہ کہو کہ یہ پانچوں اپنی اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلا کر پھر زندہ کرتے تھے سو اسکا جواب یہ ہی کہ بدن جل جاتا تھا جان یعنی وہی ہستی تھی کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم مین جل کر پھر وہی جسم بقول تمھارے زندہ ہوتا تھا پھر جان وہی ہی اور جسم بھی وہی باقی رہا تو جون کی توں دروپدی باقی رہی اور بقول تمھارے کنتی ف ان پانچ پانڈوں کی ماں راجا پانڈ کی بیوی جس سے کئی دیوتاؤں نے زنا کیا اس سے پانچ پانڈو ولدالزنا پیدا ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بیاس ف تمھارے پیشوا نے اپنی بھابیوں سے زنا کیا جس سے راجہ پانڈ اور دھرتراشٹ پیدا ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمھارے اندر بہشت ف کے راجہ نے چندرماں دیوتا کی رفاقت سے اہلیا گوتم کی بیوی سے زنا کیا اور گوتم کی بددعا سے ہزار فرج اسکے بدن پر ظاہر ہوئی یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمھارے سیتا ف رام چندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لے گیا پھر جب وہ رامچندر کے گھر مین آئی رامچندر نے غیرت سے اس کو جنگل مین نکال دیا پھر لا کر اپنے گھر رکھا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور باوجود ان باتوں کے ان عورتوں مین سے بعضیوں کو تم کنیاں ف یعنی کواریاں اور معصوم کہتے ہو یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور سب مرد اور عورت مہادیو ف کے لنگ کو پوجتے ہو یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمھارے برہما اور بشن مہادیو کی آلت کو ناپنے لگے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بام مارگی کی فرج کی پرستش کرتے ہین یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور کشن اور اسکی بیوی کی نقل بنا کر اپنے سامنے نچوانا اور ان کی فضیحتوں کو بیان کرنا یہ کیسی بے شرمی بات ہی اور بقول تمھارے

ف دکھش یعنی ملک جنوب کہ بہندی دکھن گویند و ماتل یعنی ماموں ف کنیان یعنی دختر ف اتر یعنی شمال و مانس یعنی گوشت و بھوجن یعنی خوراک ف پچھم یعنی ملک مغرب ف کریا یعنی اعمال و عبادات ف ناس یعنی نکردن ف تریو یعنی سہ ف دوش یعنی گناہ ۱۲ ف زیرا کہ وجود آدمی از دو اصل است یکے پدر ثانی مادر پس دختر عم از جزو فرع پدر دانند بوسطہ برادر و دختر خال ہم فرع مادر است بوسطہ برادر پس فرع یک اصل را حلال دانستن و فرع دیگرا حرام بمنزلہ خواہر گفتن ترجیح بلا مرجح و دعوی بے دلیل است معاذ اللہ از عقل و از دین ۱۲ ف سیف الدین پہلے باب کی چوتھی فصل مین ذکر ہو چکا ۱۲ ف پہلے باب کی دوسری فصل مین دیکھو ۱۲ ف یہ قصہ مشہور ہی ۱۲ ف و ف و ف پہلے باب کی دوسری فصل مین دیکھو ف یہ قصہ مشہور ہی ۱۲ ف ہندوؤن کے دین مین پانچ عورتوں کو کنیان یعنی کنواری اور معصوم جانتے ہین ایک سیتا رامچندر کی بیوی دوسری اہلیہ گوتم کی بیوی تیسری تارا چوتھے دروپدی پانچوین مندودری راون کی جورو ۱۲ ف باب دل کی پہلی فصل مین اس کا ذکر ہی ۱۲

ایکدفعہ مہادیو کو نیند کی حالت مین شہوت غالب ہوئی اور انکا لنگ کھڑا ہوا پاربتی بخیال اس بات کے کہ اسکی شہوت ختم نہ ہو جاوے لنگ کو اپنی فرج مین داخل کر کے اُسپر بیٹھ گئی اور لنگ زیادہ ہونے لگا یہانتک کہ آسمان تک پہنچا پاربتی بھی اسکے اوپر بیٹھی رہی جب دیوتاؤن کے مقام پر پہنچا پاربتی وہان جاکر لجیامان یعنی شرمناک ہوئی یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور بقول تمہارے مہادیو جی برہمنون کی عورتون مین اپنے لنگ کو ننگا کر کے جا کھڑے ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور سوائے ان کے اور بہت سی باتین بے شرمی کی تمہارے دین مین ہین **اعتراض قولہم** مسلمان بڑے گندے ہین پاخانے سے نکلکر ہاتھ پاؤن مٹی سے ملکر نہین دھوتے کلی نہین کرتے برتن کو نہین مانجتے **جواب** ہم لوگ نجاست کے دور کرنے مین اتنی کچھ ستھرائی کرتے ہین کہ تم ہندؤن کو نصیب نہین یعنی اوّل نجاست کو ڈھیلون سے دور کر کے پھر اس احتیاط سے دھوتے ہین کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے اور نجاست کچھ منہ اور ہاتھ پاؤن کو نہین لگجاتی کہ ناحق پانی ضائع کرین اور تم لوگ شاید منہ سے بکتے ہوگے کہ بموجب حکم شاستر کے بارہ[۱۲] کلیان کرو تب تمہارا منہ پاک ہو اور اپنے دلمین سوچو تو سہی کہ جو لوگ گوبر اور موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین **اعتراض قولہم** مسلمان ایکدوسرے کے جوٹھے سے نہین بچتے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھالیتے ہین ایکدوسریکا جوٹھا پانی پیتے ہین **جواب** آدمی کا منہ پلید نہین ہی اگر پلید ہوتا تو اس سے اللہ پاک کا نام لینا اچھا نہ ہوتا اور جبکہ منہ پاک ٹھیرا تو ایکدوسرے کے جوٹھے سے بچنا کیا ضرور ہی اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کے منہ کو پلید جانتے ہو گھوڑے کے منہ اور گائے کے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتے ہو **مصرع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا. **حکایت** ایک سردار ہندو نے جناب مولوی فضل امام مرحوم سے کہا دیکھو ہندو ایکدوسرے کے جوٹھے سے کیسے بچتے ہین اور مسلمان آپس مین بیٹھکر ملکر کھانا کھالیتے ہین مولوی صاحب نے جواب دیا کہ گائین دس ملکر ایک کھرلی پر گھاس کھالیتی ہین اور کتے دو بھی ملکر نہین کھاتے اور فرمایا ہی شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دہ درویش برگلیمے بخسپند و دو سگ بامرداری بسر نبرند[۲] اور دوسرے تمہارے شاسترون سے بھی ثابت ہی کہ جگن ناتھ مین کھتری برہمن بیش شودر سب کو ملکر کھانا درست ہی ایکدوسرے کے جوٹھے سے پرہیز کرنا نہین درست اور دوسرے ہمارا منہ پاک ہی اسیواسطے ہم ایکدوسرے کے جوٹھے کو پلید نہین جانتے تمہارا منہ پلید ہی تم اس واسطے ایکدوسرے کے جوٹھے کو پلید جانتے ہو **اعتراض قولہم** مسلمانون کے دین مین لکھا ہی کہ ان لوگون کو اللہ نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کا کاٹنے والا. دائم الخمر یعنی ہمیشہ کا شرابی. ذابح البقر یعنی گائے کا ذبح کرنیوالا. تس پر بھی مسلمان ہندؤن کی ضد سے گؤ کا برا کرتے ہین **جواب** یہ بات سراسر جھوٹ ہی ہمارے دین مین کہین نہین لکھا کہ اللہ تعالی ان شخصون کو نہین بخشیگا درخت کا مالک اگر اپنے درخت کو کاٹے کچھ ڈر نہین اور گائے کا ذبح کرنا بھی منع نہین البتہ شراب کا پینا ہمارے دین مین سخت گناہ ہی مگر یہ نہین کہ خدا تعالی دائم الخمر کو کبھی نہین بخشیگا. بلکہ دائم الخمر خواہ کسی اور گناہ کا مرتکب جب توبہ کرے اُسیوقت اللہ اس کا گناہ بخشدیتا ہی اور توبہ یہ ہی کہ پچھلے گناہ کئے پر ندامت کھاوے اور آگے کو وعدہ کرے کہ گناہ نہ کرونگا اور جو نماز روزہ حج زکوٰۃ قربانی وغیرہ ترک ہوئی ہین تو اُن کو ادا کرے اور جو گناہ ایسے ہین کہ

---

[۱] اسکند پوران ادھیائے ۸۰ مین ہی کہ کشن بھگوان نے راجہ دیوداس وغیرہ ساکنان کاشی کو ہدایت کیا کہ جو در بھن ہٹی مین کچھ فرق نہین سب سے مزہ کرنا چاہئے اور جب کہ سب برہما کی اولاد ہین چاہئیے کہ سب ملکر کھاوین کچھ تفاوت نہ جانین ۱۲ منہ

جن مین ہندوٴن کے حق تلف ہوئے ہین جیسے رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ سوان سے معاف کرادے اور خدا تعالیٰ کے آگے بھی توبہ کرے اور حق تعالیٰ ایسا مہربان ہی کہ جس کو چاہیگا بدون توبہ کے بھی بخشدیگا اور ہم جو گائے کو ذبح کرتے ہین تمھاری ضد سے نہین کرتے بلکہ جیسے بکری وغیرہ جاندار ہمارے نزدیک حلال ہین ایسے ہی گائے بھی ہی اور ہم گائے کا بُرا نہین کرتے بلکہ بھلا کرتے ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخروہ بہشت کی مٹی بنایا جاویگا یہ ذبح اسکا بُرا نہین بلکہ بھلا ہی اور تم کیا گائے کا بھلا کرتے ہو کہ بیلون پر بوجھ لادتے ہو اُن سے ہل چلاتے ہو اور طرح طرح کی آنیر مار کرتے ہو بچھڑے باندھ کر ترساتے ہو اُس کی مان کا دودھ آپ پی جاتے ہو اور مری ہوئی گائے کو چوہڑے چمارون کے حوالے کر دیتے ہو تم آپ تو اسکا گوشت نہین کھاتے لیکن چوہڑے چمارون کی ضیافت کرتے ہو اور اسکے چمڑے کی جوتیان آپ بھی پہنتے ہو اور تمھاری کتاب منوسمرت مین لکھا ہی کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سے بدّیا یعنی علم پڑھ کر آوے تو اس کا باپ بن کے استقبال کو جائے اور گائے ذبح کر کے اسکی کھال گرما گرم بیٹے کے بدن پر رکھے اور تمھارے دین مین تو گائے کا کھانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوئی بیگانی گائے کو چوری سے ذبح کر کے کھا جاوے اور اُس کے ساتھ تھوڑا سا جھوٹ بھی بول دے تو اسکی نجات ہی ہو جاوے چنانچہ متسیہ پوران مین لکھا ہی کہ کونک کے سات بیٹے تھے اسکے مرنے کے پیچھے بڑا قحط ہوا جب انکے پاس کچھ کھانے کو نہ رہا وہ گرگ رشی کے پاس چلے گئے اس نے ان کو اپنی گائے چرانے کیلیئے بن مین بھیجدی بن مین جا کر مارے بھوک کے اس گائے کو ذبح کر کے دیوتون پر چڑھا کر کھا گئے وقت شام کے آ کر گائے کے مالک سے کہنے لگے کہ تمھاری گائے کو شیر نے کھا لیا چنانچہ اس پُن کے سبب سے ان کی پرم گت یعنی نجات ہو گئی اب چاہیے کہ ذرا آنکھین انصاف کی بند کر کر جس دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کر کے دیوتیرون کو چڑھانا اور کھا جانا اور جھوٹ بولنا گناہ نہو بلکہ سبب نجات کا ہو پھر ایسے دین کو خدا کی طرف سے سمجھنا اور اسپر نجات کی امید رکھنی پرلے سرے کی گمراہی اور جان بوجھ کر جہنّم مین داخل ہونا ہی اور گائے کی قربانی کا بیان رگ بید مین بھی لکھا ہی **اعتراض قولہم**۔ گئو ہندوٴن کو دودھ دیتی ہی مسلمانون کو کیا موت دیتی ہی کہ اس کی تعظیم نہین کرتے **جواب** حقیقت مین گائے موت تمکو دیتی ہی کہ مرنے سے بیتے ہو ہمکو دودھ بھی دیتی ہی اور گوشت بھی دیتی ہی اور گائے ہمارے تمھارے درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہی کہ اس کے دودھ مین تو ہمارا تمھارا ساجھا ہی اور اس کا گوشت خاص ہمارے حصّہ مین آیا ہی اور موت خاص تمھاری غذا ہی **اعتراض قولہم**۔ ہندو سے مسلمان بنجاتا ہی مسلمان سے ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑ کر بُری بنجاتی ہی اور بُری سے اچھی نہین ہوتی جیسے اناج سے گندگی بنجاتی ہی گندگی سے اناج نہین بنتا **جواب** قول تمھارا غلط ہی کیونکہ تم ہی لوگ کہتے ہو کہ سدھنا قصائی اور گنگا گنجنی اور میران بائی رانی اور راجہ نل پہلوان اور گوپی چند بھرتری راجہ یہ لوگ سب

ف اسرپ اینکمید کھین ہی کہ آسمانی گھوڑا اور گائے پیدا کر کے دیوتون سے کہا کہ انہین حلال کر کے کھاوٴ اور دیوتون نے کہا کہ اگرچہ گائے کے کھانے اور پینے کے بہت فائدے ہین اور گھوڑے سے سواری کے مگر یہ واسطے انسان کے ہین ہمارے لائق نہین ہمارے واسطے کچھ اور تجویز کرو۔ اور فصل ۱ پرب ۲ مہابھارت مین ہی راجہ پرانجنے جگ مین گاوٴ فربہ کو قتل کیا بہت گایون نے جمع ہو کر فریاد کی آخر کلام مین راجہ نے کہا کہ جگ مین حیوان کا ذبح کرنا اور کھانا اگرچہ نیکی ہی لیکن مین اچھا نہین جانتا بموجب حکم بید کے ذبح گاوٴ نیکی ہی راجہ نے اپنی طبیعت سے اچھا نہ جانا سو انکا کیا اعتبار ہی انفارا جہ بھیکنے جب جگ کی کیفیت بیٹے سلوم کی ما دہ جگ کا کیا گائے کو باندھ کر لائے اسوقت کپل رکھنے کہا بید سچا ہی لدوم رسم رکھو اس گاوٴ مین داخل کر کے گاوٴ کی زبان بولنے لگا ان دونون رکھون مین گفتگو ہوئی آخر کپل نے کہا مارنا جو موافق حکم بید کے ہی وہ حقیقت مین مارنا نہین ہی اور بکری گھوڑا ہاتھی اور گاوٴ کشتہ اور ناکشتہ سب اسطے عمل جگ کے ہی انتہی مختصراً دیکھو سوالد المجاد ص ۳۱ تا ۳۴

پرمیشر کے بھگت ہوئے اور بُرے سے اچھے ہو گئے انکو بھی کہو کہ انج سے گندگی بن گئے اور ہندو سے مسلمان بن جانا ایسا نہین
جیسا کہ تم نے کہا بلکہ ایسا ہی جیسا تانبے سے سونا اور قلعی سے چاندی بنجانا ہی جیسے اکسیر کے ڈالنے سے تانبا سونا اور قلعی سے
چاندی اور پارس کے چھونے سے لوہا سونا بنجاتا ہی ایسا ہی اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھنے سے کافر بھی مسلمان اور سب گناہون سے
پاک بنجاتا ہی **اعتراض** قولہم مسلمان ہر قوم کے لوگون کو اپنے مین ملا لیتے ہین خواہ چوہڑا ہو یا چمار ساہنسی یا گندھیلا ایسے
ناکارہ قومون سے بھی بچاؤ نہین کرتے **جواب** سمندر مین تمام جہان کی ندیان جا ملتی ہین اور سمندر سب کو اپنے مین ملا لیتا ہے
ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسیکو دخل ہو جاتا ہی چھوٹے چوہڑ کو کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اس مین ملجاوین اور جیسے ہر طرح کی
ناپاک چیزین سمندر مین جا کر دھوئی جاتی ہین اور پاک ہو جاتی ہین اسی طرح دین اسلام مین آکر ہر آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے
سو یہ دریا دلی دین مسلمانی کو ہی کفر کو نہین اور جو حوض کا پانی خود پلید ہوا اس سے اور چیز کس طرح پاک ہو سو یہی طرح تمہارا دین ہی
وہ دوسرے کو کیا پاک کرے اور ہر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہی کہ گندگی دو قسم کی ہوتی ہی۔ ایک گندہ ہونا بدن کا ہر طرح کی
پلیدیون سے دوسرے گندہ ہونا روح کا بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق سے بُرے اعتقاد جیسے سوائے اللہ کے اور کو جہان کا مالک اور حاکم
اور واجب الوجود اور غیب دان سمجھنا اور سوائے اللہ کے اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سے بے اعتقاد
رہنا اور فرشتون اور شریعت کے احکام کو حقیر سمجھنا اور قیامت کے ہونے مین شک رکھنا اور خدا کی رحمت سے ناامید اور اسکے عذاب
سے بیخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیے ہین نہ فرمائے ہین اُن کو مستحسن اور دین کے کام سمجھنا اور سوائے اسکے
اور بُرے اخلاق جیسے اپنے آپ کو بہتر سمجھنا اور اپنی عبادت پر لوگون کی خوشی اور شاباشی کی خواہش کرنی اور کسی کے پاس
کوئی نعمت دیکھ کر جلنا اور کسی کی طرف سے دل مین کینہ رکھنا اور مال و دولت سے محبت رکھنی اور بہت دن تک زندگانی کی اُمید
رکھنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوائے انکے سو دوسری قسم کی گندگی پہلی قسم سے زیادہ خبیث ہی کیونکہ بدن کی گندگی کا دور ہونا
بہت آسان ہی فقط پانی سے دور ہو جاتی ہی۔ اور روح کی پلیدگی کا دور کرنا سخت مشکل ہی اور روح کی پلیدیون مین کفریات کی
ناپاکی سب سے زیادہ سخت ہی کہ ہمیشہ کے عذاب کو پہنچاتی ہی سو ہم لوگ جو کافرون کو بُرا جانتے ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کے
بُرا جانتے ہین نہ بسبب پلیدی بدن کے سو یہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانے سے جاتی رہتی ہی کیونکہ جب اعتقاد سنور گیا روح
پاک ہو گئی خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار کوئی ہو اور ہمارے نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب برابر ہین جو شخص کفر کی پلیدی سے توبہ کرے وہ
ہمارا بھائی ہی اسیواسطے ہمارے دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہے اول اسکو یہ تلقین کرین کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کی
بندگی کرنی روا نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے بھیجے ہوئے اور ہمارے راہنما ہین اور حضرتؐ کی متابعت ہر کسی پر فرض
ہی پھر اسکو مضمون صفت ایمان کا سکھا دین اور کفریات سے توبہ کرا دین اسکے پیچھے ستھرائی کے لیئے اسکو غسل دینا مستحب ہی[1]
اور تم چوہڑے چمار کو بُرا جانتے ہو بسبب پلیدی بدن کے بُرا جانتے ہو روح کی پلیدی کہ سب سے بُری ہی اسکو تم بُرا نہین جانتے یہ
تمہاری بے سمجھی ہی اگر تم ان لوگون کو بسبب استعمال پلیدی ظاہری کے دین مین ملانا بُرا جانتے ہو تو ایک چوہڑا یعنی پایان

[1] اگر در حالت کفر غسل جنابت کردہ باشد دوا لاغسل کردن او را واجب است ۱۲ امیر سیف الدین۔

ہاتھ تمھارے بدن مین بھی موجود ہی کہ دووقت نجاست کو اسی سے دھوتے ہو اس کو بھی اپنے بدن سے کاٹ ڈالو **اعتراض**
قولہم مسلمان جو ختنہ کرتے ہین اگر یہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا۔ **جواب** اللہ کو پسند
ہونا یا نہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہ کام پسند نہ ہوتا تو ہمکو حضرت عم کی زبان سے
اسکا حکم نہ کرتا اور اس مقام پر کہنے والا یون کہہ سکتا ہی کہ ہندو جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتے ہین اور بعضے کانشی مین جاکر
ارہ کے ساتھ چر کر مرجاتے ہین اور گنگا مین پر داہ لیکر یعنی ڈوب کر مرجاتے ہین اور ہمانچل یعنی ایک برف کے پہاڑ مین گل کر
مرجاتے ہین اور آنکھ بند کر کے دکھن کی طرف روانہ ہوتے ہین اس امید پر کہ کوئی کنوان یا خندق آگے آجاوے اس مین گر کر
مرجاوین اور اسیطرح کی موت کو بڑا ہی ثواب سمجھتے ہین اگر خدا کو یہ کام منظور ہوتے توان لوگون کو پہلے سے دنیا مین پیدا نہ کرتا اور
اگر کہو کہ اس زمانے مین کوئی ہندو ایسا کام نہین کرتا سو اسکا جواب یہ ہی کہ تمھارے دین مین یہ سب کام جائز بلکہ مستحسن ہین اب
انگریزی حکومت مین ایسے کامون سے ممانعت ہوگئی ہی اسواسطے کوئی ہندو ایسا کام نہین کرسکتا اور حقیقت مین جان کا
ضائع کر دینا اور حرام موت مرنا بڑی بیوقوفی ہی اور خود تم لوگ کہا کرتے ہو کہ آپ گھاتی مہا پاپی یعنی اپنے نفس کا قاتل بڑا گنہگار
ہی اور بڑا تعجب ہی کہ یہ لوگ حرام موت مرجاتے ہین تمھارے نزدیک بڑا درجہ پاتے ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجاوے
یا کوئی عورت بچہ جن کر مرجاوے یا کوئی سانپ کے کاٹنے سے مرجاوے یا بے اختیار پانی مین غرق ہوجاوے تو اس قسم کی موت کو
تم آپ مرت یعنی حرام موت جانتے ہو حالانکہ اس بات مین اس بیچارے مرنے والے کا کچھ قصور نہین ہی اور عقلاً تو یہ بات ٹھیک ہی
کہ جو کوئی اپنے آپ کو قصداً مار ڈالے وہ حرام موت سے مرے اور جو بے قصد کسی آفت شدید مین مرجاوے وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہمارے
دین سے اسیطرح ثابت ہے دوسرے جیسے ہمارے مسلمانون کے موئے زہار کا مونڈنا سنت ہی ایسے ہی تمھارے ہندوؤن کے داڑھی مونڈانا
ضرور ہی سوتم پر یہ اعتراض آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہ کام منظور ہوتا تو پہلے سے تمکو بدون داڑھی کے پیدا کر دیتا **اعتراض قولہم**
مسلمان جاندار کو ذبح کر کے کھا لیتے ہین اتنا نہین جانتے کہ جیسا اپنا جی ہی ویسا ہی اورون کا ہی **جواب** سب حیوان اللہ
نے انسان کیلئے پیدا کئے ہین کوئی سوار ہونیکو کوئی بوجھ لادنے کو سو جس جانور کے گوشت کھانیکا حکم زبانی صاحب معجزات
علیہ الصلوٰۃ کے ہمکو معلوم ہوگیا ہی اس کو ہم کھاتے ہین ہم بھی اللہ کے بندے ہین اور جانور بھی اگر ہم بغیر حکم اللہ کے جانورون کو
ذبح کرتے تو البتہ مقام اعتراض تھا اور عقلاً بھی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطے فائدے آدمی کے برا نہین کیونکہ اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجئے تو
مضائقہ نہین مثلاً اگر گائے یا بیل یا گھوڑے کے بدن مین کیڑے پڑ جائین تو ایک گھوڑے یا گائے یا بیل کے لیے ہزار ہا کیڑے کا
مار دینا جائز ہی کیونکہ کیڑے بہ نسبت گھوڑے یا گائے یا بیل کے ناقص ہین اور گھوڑا اور گائے اور بیل بہ نسبت کیڑون کے کامل
اسیطرح انسان کہ ساری مخلوقات سے کامل تر ہی اگر اُس کے فائدے کے واسطے سب حیوانات کو قتل کر دین تو برا نہین اور گوشت
کھانا تمھارے دین مین بھی منع نہین ہے، چنانچہ تمھارے دھرم شاستر مین لکھا ہی کہ جو جانور کھانے مین آتے ہین اور جو لوگ انھین کھاتے
ہین دونون کو برہمانے پیدا کیا ہی اس لئے اگر دھرم شاستر کے طور پر انکو کھاوین تو کچھ گناہ نہین اور یہ بھی تمھارے ہان لکھا ہی کہ
دیوتاؤن اور پتردن پر گوشت چڑھا کر کھانا کچھ بات نہین اور لکھا ہی کہ جو جانور گھر مین رہتے ہین اور جنکا حال معلوم نہین ان کو نہ کھانا

چاہیئے اور لکھا ہی کہ برہمنون کو ساہی گرگٹ چھپکلی مگرمچھ خرگوش وغیرہ کھانا درست ہی اور متاکھشرا مین لکھا ہی کہ پانچ ناخن والے جانورون مین گوہ کچھوا ساہی خرگوش اور مچھلیون مین روہو سند تنڈک کھانے کے لائق ہین اور منو شاستر مین لکھا ہی کہ سورج کے اتراین اور دکھشنا ین یعنی ساون اور ماہ کی ابتدا مین قربانی کرنا اور کھانا فرض ہی اگر اس مقام مین ہندو کہین کہ گوشت کا کھانا ہمارے دین مین پچھلے زمانہ مین درست تھا اب حرام ہو گیا ہی تو اس کا جواب یہ ہی کہ تمھارے دین مین پچھلے زمانہ مین جائز تھا ہمارے دین مین اب جائز ہی تمھارا اعتراض ہم پر کسی طرح نہ رہا اور یہ قول بھی تو معتبر نہین ہی کہ تمھارے دین مین اب گوشت کھانا مطلق حرام ہی ایک بشنو[1] لوگ تو ضرور اب گوشت کھانے کو حرام جانتے ہین اور شیو[2] لوگون کے مذہب مین حلال ہی اور یہ لوگ دیوی کے تھان پر بکری اور بھینسے قربانی کرتے ہین بلکہ یہ بھی تمھارے ہان لکھا ہی کہ جو شخص دیوی کے نام پر بلدان یعنی قربان کرے جتنے اُس کے سر پر بال ہون اُتنے برس وہ سرگ مین رہے اور گیا مین جا کر سارے ہی ہندو اپنے پتر[3] ون کو گوشت کے پنڈ یعنی غلولے چڑھاتے ہین ۔ اور یہ سب کچھ شاستر مین جائز ہی

خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے

دین مسلمانی مین جتنی خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ ہی کہ سب کو بیان کر سکون لیکن بعض اُن مین سے کہ اسوقت مجھے سوجھین بقدر اپنی طاقت کے بیان کرتا ہون **پہلی خوبی** توحید یعنی کسی کو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال مین شریک نہ کرنا کہ فلسفہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب عقل توحید کو اچھا جانتے ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچھ ظاہر ہوئی کہ سوائے اللہ کے کسی اور کو سجدہ تحیہ کا بھی حرام ہو گیا اور دفع بلائے اور طلب حاجات مین سوائے اللہ کے اور سے تفرع اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویرون کا بنانا اور کسی کی قبر کی نقل بنانی یعنی جھوٹی قبر بنا لینا اور اسکی زیارت کرنی کہ یہ کام مبدء بت پرستی کے ہین حرام ہوئے یہانتک کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی قسم کھانی بھی منع ہو گئی چنانچہ کچھ بیان اس کا پہلے باب مین ہو چکا ہے ۔

دوسری خوبی اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جس دین مین خرابیان پڑگئی ہین تو اکثر بدعات کے اختیار کرنے سے پڑی ہین سو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی سے بارہا تاکید سے فرما دیا تھا کہ میرے اور میرے اصحاب کے قول فعل سے زیادہ کوئی کام دین مین نہ کرنا اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ حق تعالی میری امت کے لئیے ہر سو برس کے ابتدا مین ایسے شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص ان کے دین کو بدعتون سے صاف کر کے تازہ کر دیگا چنانچہ ہر صدی مین ایسے شخص ظاہر ہوتے رہے[a] جنکے سبب سے یہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا **تیسری خوبی** درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کے پہلے باب سے ظاہر ہوئی ہی **چوتھی خوبی** عبادات بدنی اور مالی اس دین مین ایسی ہین کہ جس سے دل و جان کو لذت حاصل ہو از انجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہی یعنی اکثر فرشتے ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتے ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپائے رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالی نے ان سب کی نماز جمع کر کے مسلمانون کو عنایت کر دی کہ نماز مین یہ سب افعال موجود ہین **پانچوین خوبی** معاملات اور رعیت داری اور حق ماں باپ اور جورو اور خاوند اور قرابتیون

[1] بشنو پرستندگان بشن ۱۲ [2] شیو پرستندگان شب ۱۲ [3] پتر بالکسر بزرگان مردہ ۱۲

[a] چنانچہ تیرھوین صدی مین حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ مع رفیقون اپنے کے ہند کی ولایت مین مجدد یعنی تازہ کرنے والے دین کے ہوئے ۱۲ منہ

اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور مسکین کی خاطر داری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل سے بیان ہوئے کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کی احتیاج پڑے وہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا ہی یہانتک کہ پاخانے اور پیشاب کے آداب بھی حضرت بتلاگئے اور فقہ کے ابواب کو دیکھنا چاہیئے تا حقیقت اس بات کی معلوم ہو **حکایت عجیبہ** اکبرآباد مین ایک انگریز ایک عالم مسلمان سے کہنے لگا کہ دین اسلام کے حق ہونے کی کیا دلیل ہی اس بزرگ نے حضرت کے معجزات کا ظاہر ہونا اور کچھ دلیلین بیان کین وہ انگریز کہنے لگا کہ یہ دلائل بھی ہین اور سوائے اسکے ایک دلیل حق ہونے دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہ ہی کہ ہمارا جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا نے کئی برسون سے جمع ہو کر یہ قانون اپنی عقل کے زور سے مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک کہ یونان سے قریب ہی اسواسطے اس ملک کے حکیمون کی عقل بھی تیز ہوتی ہی اور اس قانون کو باندھتے باندھتے جو ان حکیمون مین سے مرتے گئے تو ان کی عوض مین اور حکماء بھرتی ہوتے رہے غرض کئی سو دانا نے کئی سو برس مین آپس کے مشورہ سے یہ قانون مقرر کیا ہی اور پھر بھی بعد چار پانچ برس کے اس قانون مین کچھ نہ کچھ تغیر آجاتا ہی اور تمھاری شرع کے سب قانون[1] ایک شخص کی زبان سے بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسرے کے فقط تیئیس[2] برس کی مدت مین مقرر ہوگئے اسوقت سے ابتک اسمین کچھ فتور اور تفاوت نہین آیا تو ہم یہ جانتا ہی کہ ایک شخص سے تھوڑے سے دنون مین بدون مشورہ اور صلاح دوسرے کے ایسا قانون شائستہ اور بائستہ مقرر ہوجانا بغیر مدد وحی کے نہین ہوسکتا فقط یہ بات سُنکر مولوی صاحب نے فرمایا کہ

[1] قانون انگریزی مین صرف معاملات ہین اور قانون شرعی مین عبادات معاملات آخلاق اعتقادیات حقوق الناس وغیرہ بہت کچھ ہی ۱۲ منہ [2] جب حضرت کی چالیس برس کی عمر ہوئی وحی نازل ہوئی تریسٹھ برس کی عمر مین وفات ہوئی ۱۲ منہ صاحب نظر مبین تحریر فرماتے ہین کہ مسٹر جان ڈیون اورٹ لکھتے ہین (یعنی حضرت رسول کریم صلعم کی صفت) یہ بات آپ کی اوصاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ آپکے دوست اور اہل خاندان تھے جو آپ کی عادات سے خوب واقف تھے اگر معاذ اللہ آپ فریبی ہوتے تو یہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور انپر یہ فریب ظاہر ہوجاتا در حقیقت یہ بات کبھی ثابت نہین ہوئی کہ محمد صلعم نے ترویج شریعت یا اثبات دعوی نبوت کے لیے مکر اور حیلے کیئے یا جھوٹے معجزے دکھائے اسلام حضرت کی حیات ہی مین تمام عرب مین قائم ہوگیا اور بت پرستی کی بیخ و بُن باقی نہ رہی ایسی کامیابی حضرت کو بسبب شجاعت اور قوت جنگ کے نہ حاصل ہوئی تھی بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپنے مذہب مہذب و درست کیا ممالک کو مغلوب و فتح کیا اس طریقہ کو جو چاہین سو سمجھین لیکن حق تو یہ ہی کہ ان طریقون کی نسبت جو اُس زمانہ مین عرب مین جاری تھے یہ طریقہ بہت ہی ظاہر اور پاک بلکہ خود طہارت اور پاکیزگی ہی۔ بعد فتح مکہ کے آپ سب احکام اور ارکان حج بجا لائے اور حجرالاسود کے قریب کھڑے ہوکر باواز بلند خدائے برحق کا نام لیا او بتون کو بیخ و بُن سے اکھاڑ ڈالا اسلام حضرت کی حیات مین تمام عرب مین قائم ہو گیا اور بت پرستی کی بیخ باقی نہ رہی آپ کے سچے سب خلفاء نے بھی اس تلوار کو میان مین بند نہ رکھا جبتک کہ اس کو ایک وسیع سلطنت کی فتح جسمین اقالیم ایشیا یورپ اور افریقہ شامل ہین قائم نہ کر لیا اس اسلام نے زیر سایہ رایت عمر اور خالد اور خلفاء آنحضرت فتح پر فتح حاصل کی اور فارس فلسطین شام مصر کے بعد دیگر حملہ آور اور اہل اسلام کے مطیع و منقاد ہوئے بارہ برس کے عرصہ مین ان لوگون نے بیس ہزار شہر اور قصبے اور قلعے اپنے مطیع کر لیئے تیرہ ہزار شوالے اور گرجے برباد کر دیئے اور ... ۱۴ مسجدین اپنے ہم مذہبون کے واسطے تعمیر کین اور ان ملکون پر بھی کفایت نہ کی جبتک باشندگان حبش کو مغلوب نہ کیا اور تمام ملک افریقہ سکندریہ سے ٹینجر تک و ملک ہسپانیہ اپنی سلطنت قاہرہ مین نہ داخل کر لیے جبتک دم نہ لیا تا مس کرل صاحب اس اولوالعزم پیغمبر کا حال ایسی بے تکلفی اور انصاف سے بیان کیا ہی کہ راقم کا جی نہین چاہتا کہ اسے چھوٹے مورخ موصوف کہتے ہین کہ اس عقیل باشندہ صحرا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) جسکی چشم سیاہ اور پر نور تھی اور دل کشادہ اور خلیق تھا حرص و طمع نہ تھی بلکہ اور خیال تھے اور وہ متین اور اولوالعزم تھا اور ان لوگون مین تھا جو ہمیشہ سرگرم اور مستعد رہتے تھے اور جنکو خود حق تعالی نے صداقت کے لیے پیدا کیا ہی اور لوگون کا تو یہ حال ہی کہ مصنوعات اور مسموعات پر عمل کرتے اور انھین پر قناعت کرتے ہین لیکن وہ شخص (یعنی آنحضرت) ہمیشہ خود تھا اور اس کا نفس تھا وہ بڑا راز ہم سے اُسی کی ذات مین عیان تھا اور وہی شخص اس سر مکنون کے عز و جلال کا مظہر تھا

(بقیہ برصفحہ ۱۰۱)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰) ایسا صدق و صفا جیسا ہمنے بیان کیا کچھ نہ کچھ خدا سے علاقہ رکھتا ہی اور ایسے شخص کا کلام ایک صدا ہی جو خود خدا کے دل سے نکلتی ہی لوگ توجہ سے سنتے ہین اور پھر واجب ہی کہ بگوش دل سنیں اس آواز کو سنین تو اور کسی بات کو نہ سنین اسواسطے کہ او حقیقی باتین ہین اس آوازکے مقابلہ مین سب مثل ہوا کے ہین ہمیشہ سے ہزارہا خیال ہنگام حج اور سیاحت مین اس شخص کے دل مین خطور کرتے تھے وہ خیالات یہ تھے کہ مین کیا ہون یہ شئی غیر محدود جسمین مین رہتا ہون اور جسے عالم کہتے ہین کیا ہی اور حیات اور موت کیا چیز ہے اور مجھے کیا یقین کرنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے کوہ حرا اور کوہ سینا کے سیاہ پتھرون نے اور وحشتناک تنہائیون نے اسکے سوالات کا جواب دیا اور نہ اس شخص کو افلاک نے جواب دیا جو مع اپنے نیلگون اور نورانی ستارون کے گردش کر رہے تھے کسی چیز نے اسے جواب دیا بلکہ اس شخص کا دل اور وحی آلہی سے جواب دیتی تھی راقم کہتا ہی کہ محمد ایک شخص خانہ نشین نے ایسا کیا کہ اس کے خاندان نے اسے پیغمبر جان لیا محمد ایک غریب عرب نے اپنے ملک کے قبائل وحشی مفلس برہنہ اور گرسنہ کو ایک گروہ معقول اور مضبوط کر دیا اور انھین ساری دنیا سے علیحدہ افعال اور اطوار تعلیم کیے ۳۰ برس سے کمتر زمانہ مین اس مذہب کے لوگون نے سلطان روم کو شکست دیکر بادشاہان فارس کو مغلوب کیا شام و عراق و مصر کو فتح کیا اور تمام بلاد بحر ظلمات سے بحر اخضر اور دریا جیحون تک مقبوض کیے اور بارہ سو برس کے عرصہ مین ان کی سلطنت سوائے ملک ہسپانیہ کے کسی اور ملک مذکور مین سے نہین گئی بلکہ ان لوگون کا مذہب شمالی اقالیم ایشیا وسط افریقہ اور کنارہائے بحر اخضر پر پھیلتا ہی اور اتبک پھیلتا ہی جاتا ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر اولوالعزم ایسے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا انکی عقل کی سرگرمی نے ایسا مذہب بنا کیا جس نے پیروان زردشت کو ایسا مغلوب اور مقہور کیا کہ فقط چند خاندان متفرق و منتشر انمین سے باقی رہ گئے اور ہندوستان پر حملہ کیا اور مذہب قدیمہ براہمہ کو اور نیز مذاہب بدھ کو جو اس سے بھی دور تک پھیلا تھا مغلوب کیا اور دریائے گنگ کے اس پار کر دیا۔ اس مذہب کے لوگون نے بہت قدیم اور معزز صوبجات ہندوستان عیسائیون کے قبضہ سے نکال لیے اس ملک کے تمام بلاد مشرق اور افریقہ رومی مصر سے آبنائے جبرالٹر تک فتح کر لیے اقلیم یورپ کے بلاد مشرقی پر حملہ کیا اکثر بلاد ملک ہسپانیہ لے لیئے اور ساحل دریا سے نوائر تک بڑھ گئے اور ان ملکون کے فتح کرنے سے خود روم کے پایہ تخت مین زلزلہ ڈالدیا اور آخر الامر بلاد روم جدید یعنی قسطنطنیہ مین بفتح و فیروزی اپنی حکومت و ملت قائم و مروج کی راقم کہتا ہی کہ یہ بات قابل لحاظ ہی کہ حضرات موسیٰ و عیسیٰ علیہما نے بمقتضائے زہد و تقوی نبوت کی بڑی خوشی سے یہ خبر دی تھی کہ زمانہ آخر مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ہم سے بھی افضل و اولی ہوگا اور تاکید مسیح نے بھی وعدہ کیا ہی کہ فارقلیط یعنی تسلی دہندہ آئیگا یہ دونون پیشینگوئیان بلاشک اشرف الانبیا و خاتم النبیین یعنی آنحضرت کے بارے مین ہین اور آپ ہی کی پاک ذات مین انکی تکمیل ہوئی کہ آنحضرت کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تھا قرآن سے خوب ظاہر ہی کہ آنحضرت بڑے موحد تھے آپ نے بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش کی ممانعت فرمائی اسلام ایک ایسا مذہب ہی جسکے اصول مین سب کا اتفاق ہی اور جسمین کوئی ایسی کتھا نہین جو زبردستی مان لینی پڑے اور سمجھ مین نہ آئے آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئے اور اپنے مذہب کو قائم رکھا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کے اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ ان ملکون مین اتبک خدا تعالی واحد الحقیقی کی پرستش جاری ہی لاکھون آدمیون کے دلون مین اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہ پکڑی اور ہماری صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہ خیال کرین کہ حقیقت مین آپ کے معتقدین دل سے قائل تھے اور یہ سچ جانتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور آپ سچے نبی ہین ضرور ہی کہ منکرون کو آپکا مذہب اس کے عمدہ قواعد اور قوانین کے خدا کی طرف سے الہام ہونا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کے مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسی کے مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تھا آنحضرت کے مذہب کی صداقت اس بات سے اور بھی معلوم ہوتی تھی اگرچہ اس مذہب کو نکلے ہوئے ایک عرصہ دراز ہوا مگر اسمین اور مذہبون کی مانند مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نے اپنے وہم و قیاس کی متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قائم رہے اور اس کی وجہ سے بتون کو نہ پوجنے لگے انکے عقیدے کی بنا یہ چند الفاظ ہین جن کا ترجمہ یہ ہی مین خدا اور اسکے نبی کا یقین کرتا ہون آپ کی عمر کے ہر ایک کام سے یہ بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تھا اور جب ہم اس امر پر غور کرین کہ آپ نے باوصف اسبات کے کہ اسلام کو آپ کے زمانہ حیات مین خوب ہی رواج ہو گیا اور آپ کو انتہا حکومت حاصل ہو گئی مگر آپ نے ہرگز اس سے ذاتی فائدہ نہ اٹھایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدھی سادھی وضع رکھی جیسے پہلے تھی تو یہ امر اور بھی ہمارے قول کا زیادہ موید ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلند نظر یعنی متکبر نہ تھے یہ امر یقینی کہ بت پرستی کا معدوم کرنا اور خدائے تعالی واحد مطلق کی عبادت کا ایسی قوم مین بنیاد ڈالنا جو نہایت درجہ کے بت پرست تھے اور خدا کو بالکل بھول گئے تھے حقیقت مین ایسا کام تھا جسکے واسطے خدا تعالی نے مقرر کیا ہو یہ بھی امر یقینی ہی کہ آنحضرت نے عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کی عبادت قائم کی اور اس ملک سے بت پرستی ایسی معدوم کی کہ وہ ایک ہزار برس کے عرصہ مین اتبک پھر کبھی کسی طرح سے ظاہر نہین ہوئی کیا یہ بات خیال مین آسکتی ہی کہ جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور حقیر بت پرستی کے بدلے جس مین اسکے ہموطن یعنی اہل عرب مدت سے ڈوبے ہوئے تھے خدائے واحد حقیقی کی پرستش قائم کرنے سے بڑی بڑی اہم اصلاحین کین مثلاً اولاد کشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزون کے استعمال کو قمار بازی کو جس سے اخلاق کو بہت نقصان پہنچتا ہی (بقیہ بر صفحہ ۱۰۲)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰) منع کیا بہ نہایت سے کثرت ازدواج کا اسوقت مین رواج تھا اس کو بہت کچھ گھٹا کر محدود کیا غرضکہ ایسے بڑے اور سرگرم مصلح کو ہم فریبی ٹھیراسکتے ہین؟ اور کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی کارروائی مکر پر مبنی تھی؟ ہنین ایسا نہین کہہ سکتے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخیر وخوبی و نیک نیتی اور ایمانداری اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ اپنی کارروائی پر ابتدائے نزول وحی سے جو خدیجہ سے بیان کی آخر دم تک عائشہ کی گود مین شدت مرض سے وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے جو لوگ ہر وقت آن کے پاس رہتے تھے اور جو آن سے بہت ربط ضبط رکھتے تھے انکو بھی کبھی ریاکاری کا شبہ نہین ہوا اور کبھی انھون نے اپنے نیک برتاؤ سے تجاوز نہین کیا بیشک ایک نیک اور صادق طبیعت شخص جسکو اپنے خالق پر بھروسا ہو اور جو ایمان اور رسم ورواج مین بہت بڑی اصلاح کرے حقیقت مین صاف صاف خدا کا ایک آلہ ہوتا ہے اس کو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے اس بات پر کیون نہ یقین کیا جاوے کہ اسکو زمانہ اور اپنے ملک مین اور اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت اور تعظیم سکھلانے کے لیے اور ان کی حالت کے مناسب انکو ملکی اور اخلاقی امور مین نصیحت کرنے کے لیے خدا نے بھیجا تھا اور راستبازی اور نیک کرداری کا وعظ تھا۔ ایڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہین کہ محمد صلعم کا مذہب شکوک وشبہات سے پاک صاف ہے قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کی ستارون کی اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع ہونے سے غروب ہو حادث ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے جو قابل زوال کے ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے اس نے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود عظیم تسلیم کیا ہے جس کی نہ ابتدا ہے نہ وہ کسی شکل مین محدود ہے نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اسکا ثانی موجود ہے جس سے کسیکو تشبیہ دے سکین وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون پر بھی آگاہ رہتا ہے بغیر کسی اسباب کے بھی موجود ہے اخلاق اور عقل کا کمال جو اسکو حاصل ہے وہ اسکو اپنی ہی ذات سے ہے ان بڑے بڑے حقائق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اسکے پیروون نے اسکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسرون نے معقولیت کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ اپنی بحث کی اسلوبون کے مذکورہ بالا عقیدے کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور قوائے عقلی سے بڑھ کر ہے اس لیے کہ جب ہم نے اس نامعلوم چیز کو یعنی خدا کو زمان مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کر دیا تو پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لیے کیا چیز باقی رہی وہ اول یعنی ذات باری تعالی جسکی بنا عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہنچی چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتون کے ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا ہے مسٹر طامس کارلائل صاحب لکھتے ہین کہ ہم لوگ (یعنی عیسائیون مین) جو یہ بات مشہور ہے کہ محمد ایک بڑا پرفن اور فطرتی شخص اور گویا جھوٹ کے اوتار تھے اور ان کا مذہب دیوانگی اور خام خیالی کا تودہ ہے یہ سب باتین لوگون کے نزدیک غلط ٹھیرتی جاتی ہین جو جھوٹ باتین دور اندیش اور مذہبی سرگرمی رکھنے والے آدمیون (یعنی عیسائیون) نے اس انسان (یعنی محمد صلعم) کی نسبت قائم کی تھین اب وہ الزام قطعاً ہماری رسوائی کا باعث ہین، چنانچہ ایک یہ بات مشہور ہے کہ پاکوک صاحب نے جب کرونی صاحب سے پوچھا کہ یہ قصہ جو تم نے لکھا ہے کہ محمد نے ایک کبوتر کو تعلیم کیا تھا کہ وہ ان کے کان مین سے بیل نکالا کرتا تھا اور مشہور کیا تھا کہ وہ فرشتہ ہے جو انکے پاس وحی لایا کرتا ہے تو اس قصہ کی کیا سند ہے تو انھون نے جواب دیا کہ اس قصہ کی کوئی سند نہین اور کچھ ثبوت نہین حقیقت یہ ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ایسے ایسے قصون کو بالکل چھوڑ دیا جائے جو جو باتین اس انسان (یعنی محمد صلعم) نے اپنی زبان سے نکالین بارہ سو برس سے اٹھارہ کروڑ آدمیون کے دل بمنزلہ ہدایت کے قائم ہین ان اٹھارہ کروڑ آدمیون کو بھی اسی طرح خدا نے پیدا کیا ہے اسوقت جتنے آدمی محمد صلعم کے کلام پر اعتقاد رکھتے ہین اس سے بڑھ کر اور کسی کے کلام پر اس زمانہ کے لوگ یقین نہین رکھتے پھر کیا ہم یہ خیال کر سکتے ہین کہ جس کلام پر خدائے مطلق کی اس قدر مخلوق زندگی بسر کر گئی اور اسپر مر گئی کیا وہ ایک ایسا کھیل ہے جیسا ایک بازیگر کا ہوتا ہے؟ مین اپنے نزدیک ہرگز ایسا خیال نہین کر سکتا بلکہ مین بہ نسبت اور چیزون کے اسپر جلد یقین کرتا ہون اگر جھوٹی اور فریب کی باتین دنیا مین اسیقدر زور دار رواج پکڑ جائین تو پھر اس دنیا کی نسبت کوئی کیا سمجھے گا اس قسم کے خیالات جو بہت پھیلے ہوئے ہین بہت ہی افسوس کے قابل ہین اگر ہمکو خدا کی سچی مخلوق کا علم کچھ حاصل کرنا منظور ہو تو ہم کو ایسی باتون پر یقین کرنا ہرگز نہین چاہیے وہ باتین ایسے زمانہ مین پھیلی تھین جبکہ توہمات کو بہت دخل تھا اور انھین کے سبب سے خیال تھا کہ آدمی کی روحین عمگین خرابی مین پڑی ہوئی ہین جو ان کی ہلاکت کا سبب ہے میرے نزدیک اس خیال سے ایک جھوٹے آدمی نے ایک مذہب قائم کیا اور کوئی اس سے زیادہ اور ناخدا پرست خیال دنیا مین نہین پھیلا۔ بھلا یہ کب ہو سکتا ہے کہ ایک جھوٹا آدمی جو نہ اور اینٹ اور مسالہ کی حقیقت کو سمجھ نہ جانے اور پختہ مکان بنانے اور وہ پختہ مکان کا ہیکو ہوگا بلکہ خاک کا ایک ڈھیر ہوگا بارہ سو برس تک اس کو کیا قیام ہو سکتا ہے اور اٹھارہ کروڑ آدمی اسمین کب رہ سکتے ہین بلکہ اتبک وہ مکان کبھی کا سر کے بل گر پڑا ہوتا، مقرر یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے طریقون کو قانون قدرت کے سامانون کی حقیقت (بقیہ برصفحہ ص ۱۰۲)

تم ہمارے دین کو حق جانتے ہو پھر مسلمان کیون نہین ہوجاتے کہنے لگا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو پھر یہ پانچسو روپیہ
کی تنخواہ مجکو کہان سے ملے انتہی اور مولٰنا محمد یعقوب صاحب سے مین نے سُنا کہ پھر وہ شخص مشرف باسلام ہوگیا اور
سرکار انگریزی سے اُس کی تنخواہ بھی بحال رہی **چھٹی خوبی** علم اخلاق اور تصوف اور تزکیہ نفس جیسا کہ دین اسلام مین
بیان ہوا ہی ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھو اور کتب اس علم کے دیکھنے سے
اسکی خوبی معلوم ہوتی ہی اور یہ سب علوم قرآن و حدیث سے نکلے ہین **ساتوین خوبی** اللہ کا کلام بالفاظ جن صفتون کے ساتھ ہم
خاص اسی دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین رہا چنانچہ بیان اس کا پہلے باب کی تیسری اور چوتھی فصل
مین ہی **آٹھوین خوبی** اولیا اور صلحا صاحب ظاہر و باطن اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئے
نوین خوبی کوئی بات ایسی کہ جو عقل کے نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور دین والے نے کسی بات
پر کچھ اعتراض کئے ہین تو ہمارے علماء باصفا نے کہ اللہ ان کی قدر و منزلت زیادہ کرے ان کے رد مین ایسے جواب لکھے ہین کہ
مخالفون کی زبان بند ہوگئی ہی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطے مغالطہ دہی عامی مسلمانون کے کیا کرتے ہین
سو اُن کے رد مین کتاب صولۃ الضیغم اور استفسار اور ازالۃ الاوہام اور سوائے اسکے بہت سی کتابین موجود ہین اُن کو دیکھنا
چاہیئے تاکہ حقیقت حال معلوم ہو **دسوین خوبی** حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصائل حسنہ ہونا اور ہر طرح کے
معجزات کا ظہور حضرت کے ہاتھ پر ہونا کہ حق تعالی نے سب پیغمبرون کی خوبیان اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع
کر دیا ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری **گیارھوین خوبی** حضرت اور حضرت کے اہلبیت اور صحابہ اور دوسرے خواص امت کا
بادشاہی کو چھوڑنا اور درویشی کو اختیار کرنا چنانچہ حضرت کے اہل بیت پر جس طرح کی تکالیف دنیاوی گزرتی تھین ظاہر ہین
ان کے بیان سے جی بھر آتا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ باآنکہ ان خلافت کی دھوم دھام چین تک پہنچی تھی کسی نے دیکھا کہ
تیرہ پیوند آپ کی چادر مین لگے ہوئے تھے اور ان مین بعض چمڑے کے بھی تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی شہر کے
امیر تھے جنگل سے لکڑیون کا بوجھ اُٹھا کر لاتے اسیطرح بازار مین چلے جاتے تھے اور کہتے تھے طرقوا لِلامیر یعنی اپنے امیر
کے لئے راہ دو اور ایسا ہی اور اچھون کا حال ہی **بارھوین خوبی** جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑے بڑے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲) سیکھے اور اسپر عمل کرے ورنہ قدرت سے اس کو یہ جواب ملیگا کہ نہین ہرگز نہین ہو سکتا جو جو قانون اور قاعدے خاص ہین وہ خاص
ہی رہتے ہین عام نہین ہوجاتے افسوس ہی کہ کوئی شخص نخل کاٹ دیا اور ایسے ہی بہت سے دنیا کے شریر اور وہ لوگ کہ جنہون کے لیئے اپنی قید فطرت
سے کامیاب ہوجاتے ہین مگر ان کی کامیابی ایک جعلی ہنڈوی کے مانند ہوتی ہی جن کو وہ اپنے نالائق ہاتھون سے جاری کرتے ہین اور خود الگ تھلگ
رہتے ہین اور دون کو ان کے سبب سے نقصان پہنچاتے ہین مگر قدرت آگ کی شعلون اور فرانسیسی ہنگامون اور اس قسم کی اور غضبناک ظہور سے
ظاہر ہوکر یہ بات بہت غضبناک اور قہر سے دنیا پر ظاہر کردیتی ہی کہ جعلی ہنڈویان جعلی ہی ہوتی ہین،
جارج سیل صاحب بھی ترجمہ قرآن مین اس شخص کی تکذیب بہت سرگرمی کے ساتھ کرتے ہین جس نے مانند لالہ اندرمن کچھ مذمت
دین اسلام کی کی تھی چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ مین اس سے متفق نہین بلا شک و شبہ محمد صلعم بخوبی اپنے دل مین یقین رکھتے تھے
کہ خدا واحد ہے جو ان سب کا بڑا مسئلہ تھا جس کے پھیلانے مین ان کو توجہ تام تھی دیکھئے سب اقوال مخالفین اسلام کے ہین
جن سے بہت بڑی عظمت دین اسلام کی ثابت ہی ۱۲-

فائدے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہے کہ آدمی ایک جگہ پر جمع ہوکر اپنا دکھ درد ایک دوسرے سے بیان کرین امور دینی و دنیوی مین ایک دوسرے کے مددگار ہون سو ہمارے واسطے حق تعالی نے کئی جماعتین مقرر فرمادین ایک جماعت قرابتی اور ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگون کا حق اورون سے مقدم ہوتا ہے دوسری جماعت تمام شہر کے مسلمانون کی آٹھوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسری جماعت تمام پرگنہ کے مسلمانون کی ایک برس مین دوبار عید الفطر اور عید الضحی کے دن چوتھی جماعت سارے جہان کے مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کے دن تیرھوین خوبی عورتون کیلئے پردہ ستر ہونا کہ یہ بات عقل کے نزدیک بہت ہی خوب ہے سو خاص اسی امت مین ظاہر ہوئی چودھوین خوبی نشے کی چیزون کا حرام ہونا کہ جن کے سبب سے آدمی کی عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اُسی پہ ہے مغلوب ہو جاتی ہے پندرھوین خوبی ترقی دین کی باوجودیکہ فرنگی لوگ لکھا روپیہ خرچ کرتے ہین اس بات پر کہ لوگ ان کا دین اختیار کرین چنانچہ پادریون کو نوکر رکھنا اور مدرسون کا تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا اسی واسطے ہے اور جو کوئی ان کا دین اختیار کرتا ہے اس سے نان و نفقہ کی بھی مروت کرتے ہین پھر باوجود اتنے تردد و سامان کے کوئی عقلمند ان کے دین مین نہین آتا اور اگر کوئی بیعقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کے اُن کا دین اختیار کرتا ہے تو کوئی ہزار مین ایک آدھا ہوتا ہے اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب ہونے سلطنت اہل اسلام کے اس ملک مین ضعیف ہو گیا ہے اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیاوی موجود نہین رکھتے کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روٹی اور کپڑا اپنے اوپر کرلین اس حال پر بھی بہت سے آدمی اپنی حشمت دنیاوی کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی و مفلسی مین آنا غنیمت جانتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین چند شہر و قصبون مین بہت سے لوگ ایمان لائے ہین ازانجملہ جو کہ میرے دوست و آشنا ہین اُن کا ذکر خیر ہوتا ہے اور ان مین سے کئی شخصون نے تو اپنا اسلام ظاہر کر دیا ہے اور بہت دیندار اور نیک اخلاق ہین جن کے نام یہان لکھے جاتے ہین

شیخ عبدالرحیم المعروف بہ منشی نذر حسین آگے انکا نام تھا جواہر سنگھ قوم کھتری پانڈہ باشندہ پائل بڑے ہوشیار اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہمارے پائل کے یارون کے مجمع مین سب سے پہلے انھون نے اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کی حالت مین واسطے اظہار اسلام کے بہت بیقرار تھے ایک رات کسی مسجد سے اذان کی آواز کان مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سُنکر تمام رات غلبہ محبت مین نیند نہ آئی صبح کیوقت ان کا والد کہنے لگا رام رام یہ اُسی بیقراری مین خفا ہو کر بولے اللہ اللہ کہہ پھر گھبرا کر گھر بار چھوڑ کر مجنون کی طرح باہر نکلے انبالہ مین پہنچے کسی کو نہ پایا جنکے پاس مشرف باسلام ظاہری ہون غرض ایک مدت تک اُن کا یہ حال رہا ع

عاشق و دیوانہ و سر گشتہ ایم
یار جویان گرد ہر در گشتہ ایم

آخر کو کسولی پر پہنچے وہان جاکر اسلام ظاہر کیا ماں اور بیوی اور دو بیٹے اور مال و دولت اور حویلیان اور تمام آرام کی چیزون کو چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے آئے ع

آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند
فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

اب ارادہ رکھتے ہین کہ روزگار کو ترک کرین تاکہ دین کی طرح کی خرابیون سے سلامت رہے اللہ تعالی اُن کی مراد پوری

کرے شیخ عبد الواحد چھوٹے بھائی منشی فدا حسین کے بہت صالح اور پارسا ہین ان کے مسلمان ہونیکا عجیب قصہ ہے چھوٹی عمر مین واسطے تحصیل علم کے منشی فدا حسین کے پاس آرہے موضع کوم تین بخدمت بابرکت حضرت مولانا علاؤ الدین کے سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور اسلام کی خوبیان معلوم کین ایکدن ایسے بیقرار ہوئے کہ مغرب کے وقت اظہار اسلام کردیا اور کفر کی بیماری سے غسل صحت فرماکر مسلمانون کی جماعت مین شامل ہوئے۔ ان کی مان اور بہت لوگ پائل سے آئے رونے چلانے لگے اُنھون نے سوائے اللہ اور رسول کے کسی طرف التفات نہ کی ؎

کوئی لاکھ جی سے ہو مجھ پر فدا	ہین تجھ پر فدا ہون مجھے اس سے کیا

تھانہ دار ہندو تھا کہنے لگا اسکو پکڑے جاؤ انھون نے کہا کبھی نہ جاؤن گا۔ تھانہ دار نے کہا تو کیون مسلمان ہوا کہنے لگے دوزخ سے ڈر کر۔ غرض ہر چند ہندوون نے ان کو پھیر بیجانے کو زور لگایا ان کو کسی کا قول نہ بھایا اب تحصیل علوم مشغول ہین اور منشی فدا حسین ان کے خبر گیران ہین مولوی نعمت اللہ جوان متقی صاحبدل طالب علم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور ان کی پند و نصیحت سے بہت مرد اور عورتون کو فیض ہوا اور ہوتا ہے آگے اُن کا نام تھا ہرنام داس قوم کھتری آسل باشندہ پائل۔ احوال ان کا یہ ہے کہ جب سن تمیز کو پہنچے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین بھڑکنے لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین اسلام کی خوبیان بخوبی ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سے ہجرت کرکے لدھیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا ان کے باپ اور بھائی اور کئی ہندو پائل سے آئے ان کے باپ نے بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تک ہنگامہ برپا رہا محکمۂ انگریزی تک جانے کی نوبت پہنچی بفضل حق تعالی خیر رہی پھر مین انکو اپنے ساتھ مالیر کوٹلہ مین لے گیا پائل کے ہندؤن نے سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہمارے لڑکے کو پائل سے پکڑ لے گیا ہے پٹیالہ سے رئیس مالیر کوٹلہ کے نام خط سفارش کا لائے اور کوٹلہ کی پنچایت نے بھی زور لگایا اور ایکدفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میرے مکان سکونت پر بطور بلوہ کے آئے اور بہت کشمکش ہوئی لیکن بہر حال اللہ کا فضل شامل حال رہا۔ ایکدفعہ ان کا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر کے ان سے کہنے لگا کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون اُنھون نے کہا کہ میرے باپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ رئیس اس بات سے بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسی کا مقدور نہین کہ تجھ کو پکڑ لے جائے تم چین سے رہو۔ لیکن ان کے والد نابزرگوار نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدت تک گردرہا۔ آخر ناامید ہوکر چلا گیا۔ اب یہ مالیر کوٹلہ مین رہتے ہین اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت مین تحصیل علم کرتے ہین اور اورون کو پڑھاتے ہین اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی جناب مین بزبان حال عرض کرتے ہین ؎

بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام	غبار کوئے توام گر بر آسمان شدہ ام

شیخ عبد الحق یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت مدت میری رفاقت مین رہے اور میرے ساتھ ہی مظہر اسلام ہوئے آگے اُن کا نام تھا سدھ سنگھ قوم جاٹ ساکن نروانہ۔ لڑکپن مین میرے بڑے بھائی کے پاس نوکر تھے جب جوان ہوئے دین اسلام

۱ حدیث شریف مین آیا ہے کل تقی آل محمد یعنی جو کوئی خدا سے ڈر کر گناہ اور کفر و شرک سے بچے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل مین داخل ہے ۱۲ اللہم اغفر لجمیع المسلمین

کی حقیقت معلوم کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین آئے اور مدت دراز میرے پاس رہے اور بہت سے سفر کئے ۱۲۷۷ھ ہجری مین ان کو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالی غریق رحمت کرے اور ان کا چھوٹا بھائی بھی مسلمان ہو کر بعد چند روز کے ان کے سامنے ہی انتقال کر گیا تھا بعد مرنیکے ایکدن مین نے عبد الحق کو خواب مین دیکھا کہ اچھے خوبصورت امرو کی شکل مین تھے مین نے پوچھا کہ کچھ تم کو عذاب قبر تو نہین ہوا کہنے لگا کچھ تھوڑا سا عذاب ہے مین نے تین دفعہ درود شریف پڑھکر اُن پر دم کیا کہنے لگے اب عذاب دور ہو گیا ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ہے دافع ہر بلا درود شریف

شیخ عبد العزیز المعروف بعزیز الدین نیک مرد قوی دل صاحب ہنر ہین مان اور باپ اور بیوی اور بیٹے اور دولت دنیاوی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے آگے ان کا نام تھا سائین دتا قوم برہمن سنڈ ساکن پائل۔ اِن کی ایک عجیب بات یہ ہے کہ جن دنون مین یہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکھتا تھا ایک دفعہ پائل مین قریب دو برس کے اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کے پردے مین مسلمان تھے اور بعضے اوقات ہندون سے کھُلی کھُلی باتین ہوا کرتین اور بہت لوگون کو ہمارے مسلمان ہونیکا ظن تھا اور میرے چچا لالہ گنیڈے رائے باوجود ہندو ہونے کے ہم لوگون سے محبت رکھتے تھے اور بات کلام مین در ہر وقت ایذا رسانی کسی موذی کے ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتے ہمنے ان کا نام ابو طالب مقرر کر لیا تھا اور ایک شخص بدمعاش ایک دربار کا حجام تھا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تھا اس کا لقب ابو جہل ٹھیرایا تھا۔ چنانچہ ایکدن یہی ابو جہل ہمارے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا یہ صاحب یعنے میان عبد العزیز کہ قوم کے برہمن اور ہمارے پروہت[1] تھے وہان آ پہنچے مین نے ابو جہل کو سُنا کر ان سے کہا کہ پروہت مین تو مسلمان ہو چکا ہون تمھاری کیا صلاح ہے کہنے لگے کہ مہاراج جہان ججمان وہان ہی پروہت سبحان اللہ وبحمدہ یہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ اسوقت انکو دین اسلام سے کچھ واقفیت نہ تھی بعد چند روز کے اللہ نے ایسا سبب کیا کہ گھر بار کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ؎

آن را کہ تو رہبری کسش گم نہ کند	وآن را کہ تو گم کنی کسش رہبر نیست

شیخ خدا بخش اور ان کا نام عبد الرزاق بھی ہے ایام جاہلیت مین بڑے اوباش تھے اس واسطے ان کا نام دہلی مین مشہور تھا۔ اب اللہ تعالی نے ان کو اپنی کمند رحمت سے کھینچا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعدارون مین کر دیا۔ آگے اُن کا نام تھا لچھمن قوم کھتری پنجابل باشندہ پائل برادری مین ہمارے قریب ہین شیخ عبد الکریم نوجوان پرہیزگار آگے ان کا نام تھا ودھو قوم برہمن کا بڑی باشندہ کوٹلا مالیر ودھیانہ مین اظہار اسلام کیا ان کی مان ملنے کو آئی روتے لگی یہ صاحب کہنے لگے اگر مجھ سے محبت رکھتی ہے تو مسلمان ہو جا پھر اپنی مان سے پہلے قصورات معاف کرائے اب علم پڑھتے ہین شیخ عبد الرحمن جوان صالح آگے ان کی قوم تھی کھتری ساکن امرت سر وطن سے ہجرت کر کے آگے کو گئے تھے مدت سے اُن کا حال معلوم نہین شیخ غلام محمد پہاڑ کے سرداروں مین تھے اور انکے ساتھ بعضے حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوئے

[1] ہندو ہر قوم ایک قوم کے برہمنون کو اپنا پیر ٹھہراتے ہین اگرچہ مسائل دین ان سے نہین سیکھتے لیکن شادی مونڈن وغیرہ مین ان سے کام پڑتا ہے اور اُن کو نذر ونیاز دیتے ہین وہ برہمن اس قوم کے پروہت اور یہ اُن کے ججمان کہلاتے ہین ۱۲۔

آگے ان کا نام تھا کنور جوالا سنگھ قوم کنوج ان کی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی شوق و ارادہ ہی تھا کہ ان سے ملین کہ اُن کے انتقال کی خبر پائی اللہ جلشانہ جنت نصیب کرے **شیخ غلام محمد** آگے ان کا نام تھا وزیر سنگھ متوطن مانجہ **شیخ غلام قادر** درویش آگے ان کا نام تھا گورمکھ سنگھ متوطن مانجھ **حاجی نور محمد** بہت سی مال و دولت چھوڑ کر مسلمان ہوئے آگے ان کا نام تھا گردھر لال قوم سراؤگی باشندہ آبھا **شیخ عبد اللہ** آگے ان کا نام تھا دیوان سنگھ قوم بنیا **شیخ خدا بخش** سراج بہت نیک مرد ہین ان کی قوم تھی روڑا کھتری ساکن میرٹھ اور ان کے چھوٹے بھائی مسلمان ہو کر بعد چند روز کے اس دنیا سے کوچ فرما گئے غفر اللہ لہ ولاخیہ **شیخ الٰہی بخش** بہت خوش اور متواضع ہین آگے انکا نام تھا موہن لال قوم برہمن گوڑ ساکن بجنور **شیخ محمد** آگے ان کا نام تھا للو سنگھ قوم راجپوت ساکن الور اور انکی بیوی بھی مسلمان ہوئی **شیخ عبد اللہ** شیرین مزاج آگے انکا نام تھا مادھو قوم گوڑ **شیخ کمال الدین** مرد ہوشیار اور نیکبخت ہین بیوی و بیٹے اور پوتے اور اسباب و مکانات چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف آئے اور ان کے کئی دوست پردے مین مسلمان ہین اور آگے ان کا نام تھا منگل سنگھ قوم کھتری یادہ ساکن کپورتھلہ اور ایک عورت کہ قوم کھتری سوڈھی مین مسلمان ہوئی تھی ان کے نکاح مین ہے **الٰہی بخش** مرد صالح آگے ان کا نام تھا راما قوم نجار ساکن لسبی **شیخ محمد حسین** اگلا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ **خدا بخش** پوربیہ **عبد الباری** نوجوان قوم برہمن ساکن تھانیسر **سلطان محمد** اور **شیر محمد** دونون بھائی آگے ان کا نام تھا سلطان سنگھ اور شیر سنگھ قوم سکھ ساکن اٹاری **شیخ عبد القادر** خوب سیرت مرغوب صورت صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگے ان کا نام تھا ٹھاکرداس قوم کھتری پری ساکن جالندھر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تھے مدت تلک پردے مین مسلمان رہے آخر مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق محمدی نے ان کے دل مین جوش مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگے کہ ع ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالے ٭ جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے۔

ماں باپ مکان اسباب زیور وغیرہ سب کو وطن ہی مین چھوڑا یعنے بہ سبب بیقراری کے ایسی جلدی کی کہ بعد ترک روزگار وطن کو بھی نہ گئے اور سسرال مین جا کر اپنی بیوی کو ساتھ لیکر روانہ ہو لودھیانہ مین پہونچکر بیوی سے کہنے لگے کہ مین نے تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہے اگر تم کو دین اسلام منظور ہے تو عین مراد ہے اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو پیچھے روانہ کر دون اس نیکبخت وفادار نے کہا کہ مجھ کو بھی دین اسلام منظور ہے پس ہان سے دونون میان بیوی مالیر کوٹلہ مین تشریف لائے اور جب یہ خاکسار بھی مالیر کوٹلہ مین تھا چنانچہ وہان پہونچکر لباس کفر دور کر کے خلعت اسلام سے مشرف ہوئے اور بڑی دھوم دھام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکھ کر پانی پت مین آئے بعد ایک مہینے کے شاہجہان آباد مین پہونچکر چند مدت پابند روزگار کے رہے اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کر دیا ہے اور اُن کے پیچھے اُنکے اور اُنکی بیوی کے باپ وغیرہ اقربا جمع ہو کر مالیر کوٹلہ مین آئے اور فریاد اور واویلا بہت کیا اور وہان سے ان کی تلاش مین کول تک پہنچے جب کہین ان کا پتہ نہ لگا نا امید ہو کر پھر آئے جب ان کے شاہجہان آباد مین ہونے کی خبر سُنی تو ان کے باپ نے کئی خط اُن کے نام بھیجے اور اپنا شوق لکھا اور ان کو بڑی تمنا سے بلایا کہ ہم تم کو اپنی قوم مین پھر ملا لین گے چنانچہ میان عبد القادر نے

ان کو یہ مضمون لکھ بھیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیقت دین اسلام کی دریافت کر کے مسلمان ہوا اور کسی طرح کی تکلیف مجھ کو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجھونگا اب مجھ سے اور میری بیوی سے دین سے پھرنے کی امید ہرگز نہ رکھئے بلکہ آپ کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ اگر اپنی نجات منظور ہے تو دین اسلام اختیار کیجئے اور مین اسی طور پر آپ کا خادم اور فرمانبردار ہون انشاء اللہ تعالی خدمت گذاری مین دریغ نہ کرونگا لیکن دین کے مقدمہ مین آپکا تابعدار نہین ہون انتہی مختصراً ؎

اے محمدؐ ترا در چھوڑ کہان جائے فقیر | بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

شیخ عبدالقادر آگے ان کا نام تھا موہن لال قوم کھتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند کندہ کش ہین۔ ان کی بیوی بھی مسلمان ہوئی کنبے کے لوگون کو چھوڑ کر پٹیالہ سے ہجرت کر کے شاہجہان آباد مین آ رہے **شیخ محی الدین** نوجوان مرد صالح آگے ان کا نام ٹھاہری چند قوم کھتری ککڑ بڑے امیر کے بیٹے ہین متوطن علیگڈھ ضلع پنجاب ان کا باپ نیشندار اور بھائی سررشتہ دار اور یہ محرر تھے اول مدت تلک پردے مین مسلمان رہے آخر خورشید عشق محمدی چھپ نہ سکا بے اختیار اظہار اسلام کر دیا ان کے بھائی کو خبر ہوئی آیا اور ان کو پکڑ کر اپنے مقام پر لیگیا اور ساری رات ان کو سمجھاتا رہا اور دین اسلام سے پھرنے کی ترغیب دیتا رہا اور اس رات اس کے گھر مین کھانا بھی نہ پکا اور یہ صاحب یعنی میان محی الدین صاحب ساری رات بھائی کے سامنے خاموش بیٹھے رہے اور بزبان حال یہ مضامین دردانگیز ادا کرتے رہے ؎ ترا بر در من رحمت نیاید ❊ رفیقے من یکے پر درد باید ❊ کہ با او قصہ گویم تا شب و روز ❊ دو ہیزم را بہم خوشتر بود سوز ؎ ہندستان را بنا شد در دو ریش ❊ بجز ہمدردے نگویم درد خویش ؎ ناصح از حال دلم ہیچ خبردار نبود ❊ کہ بجائے چو من خستہ گرفتار نبود ؎ اٹھ جا طبیب یان سے مرا کام ہو چکا ❊ مت کر مری دوا مجھے آرام ہو چکا ؎ رو بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است ❊ مرا افتاد دل از کف ترا چہ افتاد است ❊ اسی حال مین جب رات گذری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کے ؎ رخصت ای زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے ❊ مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے ❊ ناصح مشفق نصیحت اپنی لپیٹ کر رکھو ❊ مین اُسے سمجھون ہون دشمن جو مجھے سمجھائے ہے ❊ بے اختیار وہان سے اُٹھے اور کہا کہ قضائے حاجت کو جاؤنگا ان کے برادر نامہربان نے ایک محافظ ان کے ساتھ کر دیا یہ شہر سے دور آئے اور اس محافظ کی طرف دیکھا اور جانا کہ زور مین مجھ سے کمتر ہے تو کوئی پتھر زمین سے اُٹھا کر اس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب وہ پیچھے کو بھاگا انھون نے اس کا پیچھا چھوڑا اور اپنا پیچھا چھڑا کر ایک طرف کو مُنھ کر کے چلنا شروع کیا ؎

یہ دل ہے ہاتھ سے چھوٹے بمثل تیر جاتا ہے | اسے مین قید کر دیکھا مع زنجیر جاتا ہے

تمام دن اور ساری رات چلے صبح کو ایک مسجد مین کہ قریب کنارہ دریائے سندھ کے ہے پہونچکر بسبب غلبہ نیند اور درماندگی راہ کے بیتاب ہو کر تھوڑی دیر آرام کیا۔ وہان سے اُٹھ کر دریائے اباسندہ سے پار ہو کر ایک درویش بزرگ کی خدمت مین چند مدت ٹھیرے پھر پشاور وغیرہ اضلاع کی سیر کر کے شاہجہان آباد مین تشریف لائے اور قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا اب چند روز سے پھر وطن کو تشریف لے گئے ہین **مصرع** ہر کجا ہست خدایش بسلامت دارد۔ **شیخ عبدالرحمن** مرد سخی صاف دل بے ریا روزگار پیشہ آگے ان کا نام تھا پیر سنگھ متوطن پائل قوم کھتری پنجابل برادری مین میرے بھائی ہین مدت تک

چھپے مسلمان ہے لیکن ہندؤن سے مقابلہ اور ملحدون کے رد مین اچھے اچھے شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرتے رہتے اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب تصنیف کرتے اور خوش آوازی سے پڑھا کرتے اور یہ خاکسار مضمون اس بیت کا ان کی خدمت مین عرض کیا کرتا ۵ جبکہ ٹھیری عین ایمان حب محبوب خدا* الفت حضرت بھلا پھر کیا چھپایا جاہیئے* سو الحمد للہ والمنۃ کہ ۱۲۸۱ ہجری مین لدھیانہ کے رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کے اسلام اپنا ظاہر کیا شیخ عبد الحق[1] جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار ہنرمند مین آگئے ان کا نام تھا سوہن لال قوم کھتری پنجابل ساکن پائل برادری مین میرے بھتیجے ہوتے ہین. ابتدائے جوانی مین شرک سے بیزار ہوئے ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اختیار کی مدت تک ایمان مخفی رکھا آخر جذبہ رحمت الٰہی نے بزبان حال فرمایا کہ ۵ ترا ز کنگرۂ عرش میزنند صفیر* ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست* چنانچہ مان اور بھائیون اور بہنون کی محبت سے دل اُٹھا کر وطن سے ہجرت کی اور اللہ اور رسول ص کی طرف آئے اور لدھیانہ مین بیچ مسجد رسالہ کے شیخ عبد الرحمن کے ساتھ کہ ان کے بہت قریب ہین وقت عصر کے مشرف باسلام ظاہری ہوئے آگے روزگار پیشہ تھے اب علم کی تحصیل مین مشغول ہین شیخ عبد الکریم نوجوان صاحب ہمت آگے انکا نام تھا نندولال متوطن پائل شیخ عبد الرحمن کے چچیرے بھائی ہین جب انکو کفر برا اور اسلام اچھا لگا پردے مین مسلمان ہوئے. ایک دفعہ سرسری لدھیانہ مین تشریف لائے شیخ عبد الرحمن نے چاہا کہ ان کو مسجد مین نماز پڑھاوین انھون نے کہا ابھی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبد الرحمن نے کہا کہ مغرب کا وقت ہے کون دیکھے گا نماز تو مسجد مین ادا کر جب مسجد مین گئے. کسی نے ہندؤن سے کہدیا کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہے بعضے ہندو مسجد کے دروازہ پر آکر یہ حال پوچھنے لگے. ایک دوست نے کہا آج کوئی مسلمان نہین ہوا اتنے مین میان عبد الکریم صاحب مسجد سے باہر آکر فرمانے لگے کہ مین مسلمان ہوا ہون آخر ایک دن ظاہر ہونا تھا سو آج ہی سہی بعد ازان ان کا بڑا بھائی ملامت اور نصیحت کرنے کو آیا ۵

حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ ‖ کوئی مجھ کو یہ تو سمجھادے کہ سمجھاوین گے کیا

لیکن انھون نے کچھ خیال نہ کیا دوسری دفعہ ان کا بھائی اور سَو سے زیادہ ہندو جمع ہو کر آئے اور ان کو پکڑنے لگے میان محمد حسین خانصاحب کہ بڑے دیندار ہین اکیلے سب ہندؤن سے مقابل ہوئے اور بہت دنگہ فساد ہوا اول کوتوالی[2] مین پھر حاکم وقت کے آگے گئے میان عبد الکریم نے دونون جگہ جاکر کہا کہ مین ہندؤن کے دین کی قباحتین دیکھ کر مسلمان ہوا ہون. برہمانے اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا فلانے فلانے نے یہ کیا اور فلانے نے یہ چنانچہ حاکم وقت نے چار ہندؤن پر کہ عبد الکریم کا بھائی بھی انھین مین تھا دُو دُو مہینے کی قید یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبد الکریم نے اپنے بھائی کی سفارش کرکے آدھا جرمانہ معاف کروادیا اور آدھا اپنے پاس سے دیکر اُس کو قید سے چھڑوایا۔

[1] شیخ عبد الحق نے دو دفعہ حج اور زیارت مسجد شریف و قبر شریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی اور بیس برس سے مولف تحفۃ الہند کی رفاقت مین ہین سلمہ اللہ تعالیٰ دعا فاہ ۱۲ منہ عفی عنہ

[2] کوتوال بھی ہندو تھا ۱۲ منہ

شیخ عبداللہ نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئے آگے انکا قوم تھا بنیا۔ مان اور باپ اور بیوی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ۵ دلارا مبکہ داری دل در و بند ٭ وگر چشم از ہمہ عالم فرو بند ٭ خدا بخش پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کے دن وعظ مین آکر مسلمان ہوئے چونکہ تلقین اسلام مقدم تھا اسواسطے ایت لحظہ کے لیئے وعظ و پند کو بند کیا گیا اور انکو اسلام تلقین کیا گیا بیوی اور کنبے کے لوگون کو چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف آئے ہین شیخ احمد نیلگر وروزگار پیشیہ ساکن موضع مچھرا و خدا بخش مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تھا میسر شیخ محمدی مع بیوی اور ایک بیٹے کے مسلمان ہوئے اور ایک بیٹا بعد اظہار اسلام کے ہوا پہلے کا نام حافظ کریم بخش اور دوسرے کا حافظ الٰہی بخش۔ دونون صاحب حافظ قرآن جوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور تجارت پیشیہ ہین نام پہلا شیخ محمدی کا گنگارام اور حافظ کریم بخش کا فقیر اقوم بنیا متوطن سوارہ عبداللہ جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے پہلا نام خیراتی قوم گڈریا ساکن میرٹھ عبدالحق چپراسی عبداللہ مؤذن آگے ان کا نام تھا دولت عبداللہ رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب پانی پتی کے عبداللہ نوجوان خدا بخش مرد مسکین مسند نشین طالب علم ساکن ضلع بروٹ محمد دین جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ صاحب کے شاگردون مین ہین اور اس وقت میری رفاقت مین ہین آگے ان کا نام تھا کاٹھا قوم سکھ عبدالرحمن جوان صالح صاف دل بے ریا خندہ لب آگے ان کا نام تھا ہرکرن قوم برہمن تگا ساکن ترچھپت گڈھ بیوی اور اولاد اور تمام قوم کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے عبدالنور موذن مرد نیک اور ان کا بیٹا عبدالکریم دونون مسلمان ہوئے متوطن ضلع لاڈو۔ شیخ عبدالرحمن ساکن میرٹھ قوم کایتھ عبداللہ ساکن میرٹھ رحمن بخش ساکن کشنگڈھ مولوی شیخ عبدالرحمن آگے ان کا نام تھا لچھمی نرائن قوم کایستھ متوطن شاہجہان آباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیقت اور کفر کا بطلان معلوم کر کے یک لخت مشرف باسلام ظاہر ہوئے اور قرآن مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ اور بعضے شخص ایسے ہین کہ دل سے بصدق تمام ایمان لائے ہین لیکن ابتلک ظاہر مسلمان نہین ہوئے اور اکثر ان مین ایسے خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا انکی خوبی کو بیان کرون حق تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کا کھیوا پار کرے اور اسلام ظاہری نصیب کرے چنانچہ اُن کے قدیمی نام بسبب خفا کے مین نے یہان نہین لکھے مگر نام اسلام کے جو اُن کے مقرر ہو گئے ہین یہان لکھتا ہون عبداللہ کھتری ان کی بی بی بھی ایمان لائی اور دونون حجاب کی حالت مین فوت ہوئے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ میان عبداللہ کئی مہینے پہلے رمضان شریف سے دن کا کھانا چھوڑ دیتے تاکہ اس پردے مین رمضان کے روزے رکھے جاوین علی محمد کھتری اگرچہ حجاب مین ہے لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اسکو جواب خوب دیتے اسی حال مین انکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب مین نظر آئے ایکدفعہ مین نے پوچھا کہ اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا کچھ عذاب تو نہین ہوا بولے کچھ عذاب نہین ہوا مین نے کہا تم بڑے شریر تھے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔

سلہ ان کی بیوی بھی مع لڑکے کے اپنے مان باپ کو چھوڑ کر مشرف باسلام ہوئی ۱۲ منہ یا اللہ ایسی ہدایت سب ہنود کو دے آمین ۱۲ محمد ہاشم علی عفی عنہ

عبد الستار کھتری خوب سیرت نیک صورت تیز طبع مرد قابل ہین امیر علی کھتری مرد قابل خوش خلاق اور اُن کے چھوٹے بھائی کا نام اُن کا محمدؐ اور امیر علی کی بیوی بھی مسلمان ہی اور اُن کو واسطے اظہار اسلام کے تاکید کرتی ہی اور ان کے ایک دوست پردے مین مسلمان تھے فوت ہو گئے ان کو مین نے نہین دیکھا ہی لیکن سُنا ہی کہ عجیب آدمی تھے عبد الغفار کھتری عبد الوہاب برہمن محمد اسحٰق کھتری شیخ احمد برہمن ان کی بیوی بھی پردے مین ایماندار ہے اور ایک دفعہ شیخ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی عبد السّلام فقیر نربلا نجات اللہ کھتری رحمۃ اللہ کھتری عبد الکریم سود عبد الرحیم بنیا صفۃ اللہ کھتری عبد الرحمٰن کلال محمد عثمان کھتری اور ان کا چھوٹا بھائی غلام قادر کھتری ضیاء الدین بنیا محمد عمر کھتری عبد الغفور بنیا یہ چھوٹن صاحب بڑے امیرزادے ہین عبد العزیز جاٹ احمد صدیق جاٹ عبد الکریم کھتری عبد العزیز کھتری اور ان کے کئی دوست جن کے نام اب یاد نہین ہین عبد اللہ کھتری قربان حسن کھتری عبد اللطیف کھتری اور ان کے ایک دوست بھی تھے حجاب کی حالت مین دنیا سے گزر گئے نیاز احمدؐ اور کئی یار اُن کے عبد اللہ سراؤگی جن کا ذکر پہلے باب کی چھٹی فصل مین ہی عبد العزیز کھتری درویش محمد برہمن شہاب الدین کھتری عبد الحمید کھتری محمد صدیق برہمن اور سوائے ان کے بعضون کے نام مجکو اس وقت یاد نہین ہین رحق سبحانہ تعالیٰ ان سبکو دنیاؤ عاقبت مین خوش رکھے اور تمام مسلمان مردون اور عورتون کو ایمان کے ساتھ جہان سے اُٹھاوے اور عذاب سے بچاوے اور اسیطرح اور کافرون کو ہدایت کرے اور ہمکو ابدالآباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت مین رکھے اور مدینہ منورہ مین موت نصیب کرے ؎

نکل جائے دم تیرے قدمون کے نیچے		یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے	

اٰمِیْنَ ۰ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۰ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۰ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۰ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَخْرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ هَادِی الْمُضِلِّیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاهِرِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اب مسلمانون کی خدمت مین عرض یہ ہی کہ مصنّف اور مصحح اور مہتمم مطبع اور پڑھنے سننے والے بلکہ تمام مومنین اور مومنات کے حق مین دعائے سلامتی ایمان اور عافیت دنیا اور آخرت کی کرین خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

تمّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ سلیم نے کتھا بکھانی راکھا نام سلونی — دیکھو یہ پنڈت کی باتین ساری کریا کھوئی — کہو یہ کون دھرم ہے

دروپدی رانی مہا بھوانی ارجن جی کی ناری — پانچون پانڈو اُسکو بھوگین اپنی اپنی باری — کہو یہ کون دھرم ہے

سب دیوؤن مین بڑے مہادیو جٹا سے نکلی گنگا — سب یہ دیوؤن کی مورت پوجین انکا پوجین لنگا — کہو یہ کون دھرم ہے

تا لنگ اوپر پانی ڈالین اور جلین جڑاوین — سب مرد ون ڈنڈوت کرین تریئن بھگین چھوئین — کہو یہ کون دھرم ہے

گورا تا جدھی بڑھاتا اُن سنگ ایسی کرین — پان پھول ور سبھی پوجا بھاگ مین اُن کی بھرین — کہو یہ کون دھرم ہے

جی جی نارائن جگت کے سوامی سب کے انتر گیانی — ناری جی اُدھل گئی کچھو نیک سدھ نہین جانی — کہو یہ کون دھرم ہے

ششٹ بھا کے سرجن ہار من کے انتر گیانی — جیو جنت کیڑے پسو کی سدھ راکھین سیتا سدھ بسرانی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو ٹھہر انتر گیانی ہوتی سیتا سدھ کیون نہین راکھی — ٹھیک ٹھکانا کہین نہ جانا جب لوگن مین بھاگی — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان سے کہا رام نے کہین ہیرو تم جاؤ — سیتا گھر سے نکس گئی ہی نیک سدھ لے آؤ — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان بپورا دیا لاکے سیتا راون ہرلے — مہاجج کر راون سیتی سیتا اُلٹی پھر لے — کہو یہ کون دھرم ہے

سیتا من اُرجھا راون سے پیت نہ رام سے راکھی — راون کی مورت نیوا کر نت داہی کو جیا نکی — کہو یہ کون دھرم ہے

پاپ چھپائے نا چھپین انت کو بات اُگھاڑی — رام کان مین بھنک پڑی ہی جب سیتا گھر سے کاڑھی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کیون پھر ایسا کینا — پاپ ادے ہوئے سیتا کے جب رام وسوتا دینا — کہو یہ کون دھرم ہے

له قولہ بکھانی یعنی کہی ۱۲ قولہ کریا یعنی عمل یعنی کرنی ۱۲ عله دروپدی اوادپجولہ ایک عورت کا نام ہی کہ اس کے خاوند پانچ بھائی تھے ہر ایک سات سات دن اس سے کام رانی کرتا تھا اپنی اپنی نوبت پر اور ہندو پانچ عورتون کو کنیان یعنی کنواری معصوم جانتے ہین سیتا رامچندر کی جورو واہلیہ گوتم کی جورو جس سے راجہ اندر نے زنا کیا تارا مندری راون کی جورو دروپدی جس کے پانچ خاوند ہین جس کا یہان مذکور ہے ۱۲ قولہ مہا بھوانی یعنی بڑی دیوی قولہ ارجن کشن کا بٹا یارا اور بہنوئی ہے قولہ ناری یعنی عورت ۱۲ قولہ پانچون پانڈو یعنی پانچ پانڈو پانچ بھائی ہین دروپدی کے خاوند اور ان کو پانچ پانڈو اسلیئے کہتے ہین کہ راجہ پانڈو کی اولاد ہین اور انکے نام یہ ہین۔ ارجن۔ جدھشٹر۔ بھیم سین۔ نکل۔ سہدیو اور یہ پانچون اپنے باپ کے نطفے سے پیدا نہین ہوئے بلکہ کئی دیوتاؤن سے ہوئے ہین چنانچہ مہابھارت مین مفصل لکھا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ کئی آدمیون کے تخم سے پیدا ہوئے ہین انکی مان نے دیوتاؤن کا نام کر دیا ہی ۱۲ قولہ بھوگین یعنی عیش کرین ۱۲ عله قولہ جٹا یعنی ہندو فقیرون کے سر کے بال جمائے ہوئے ۱۲ قولہ گنگا بقول ہندوؤن کے گنگا ندی مہادیو کی جٹا سے نکلی ہی ۱۲ قولہ لنگا لنگ یعنی آلت ۱۲ عله قولہ جلین جل یعنی پانی ۱۲ قولہ ڈنڈوت ای سجدہ ۱۲ قولہ تریئن جمع تریا یعنی عورت ۱۲ قولہ بھگین یعنی فرج ۱۲ عله قولہ گورا یعنی مہادیو کی جورو جس کا نام پاربتی ہی ۱۲ قولہ پان پھول الخ یعنی چڑھاوا مثل چاول وغیرہ پوجا کے وقت ۱۲ قولہ بھگ مین ای مہادیو کی آلت اور اسکی جورو کی فرج کی صورت بناکر اور دخول کر کر اسکی پوجا کرتے ہین ۱۲ عله قولہ جی جی یعنی تعظیم اور دعا کا لفظ ہی ۱۲ قولہ نارائن یعنی خدا یہان مراد رامچندر ہی کہ ہندو اُسکو خدا کا اوتار سمجھتے ہین اسکی جورو کو راون پکڑ کر لے گیا تھا ۱۲ قولہ انتر گیانی انتر یعنی باطن اور گیانی جانے والا یعنی دلون کا بھید ۱۲ قولہ اُدھل گئی یعنی یار کیساتھ باہر نکل گئی ۱۲ قولہ کچھو نیک آہ یعنی کچھ ذرا خبر نہین جانی ۱۲ عله قولہ ششٹ بھا آہ یعنی مخلوقات تمام دنیا کے بنانے والے اور لوگون کا حال جاننے والے یعنی بھگوان ۱۲ قولہ جیو جنت آہ یعنی تمام حیوانات کی خبر رکھین اور سیتا کی خبر بھلا دی ۱۲ عله جو ٹھہر بلفظ شرط یعنی اگر وہ مراد اندر امچندر ۱۲ قولہ ٹھیک ٹھکانا یعنی جب سیتا کا پتہ کہین نہ لگا تو لوگون مین کہا ۱۲ عله ہنومان نام دیوتا بصورت لنگور ۱۲ عله سیتا من اُرجھا راون سے یعنی سیتا کا دل اٹکا ۱۲ قولہ رام سے یعنی رامچندر سے ۱۲ قولہ داہی کو یعنی اسکو ۱۲ عله قولہ انت کو آخر کو بات ظاہر ہوئی ۱۲ قولہ بھنک یعنی آواز بار یک ۱۲ عله قولہ ستونتی یعنی معصوم ۱۲ قولہ ادے بضم الف و کسر دال و یائے مجہول یعنی ظاہر ۱۲ قولہ وسوتا یعنی مصیبت کے ۱۲

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کاہیکو راون ہرتا ستونتی سراپے پربت جلگئے سیتا سراپے راون جلتا کہو یہ کون دھرم ہے
کشن مراری ات بل کاری ات ست جنکی گاوین پرناری پر گردھاری اُر جھے ودھ چھین کے کھاوین کہو یہ کون دھرم ہے

برج کی ناری سبکی پیاری نت اُٹھ جمنا نہاوین جنکے بستر ہرین دمودر برچھا پہ چھپ جاوین کہو یہ کون دھرم ہے
ناریجاری بھرین اگھاڑ جل مین گات کو بوڑے کہین انیت کرو مت کانہا کو دمارہ ترنی چھوڑے کہو یہ کون دھرم ہے

کہا مراری ہوئے اگھاڑی جل سے نکس تم آؤ گات اگھاڑ ادیکھون تمھارا تب ہو بستر پاؤ کہو یہ کون دھرم ہے
ملتھے اوپر مکٹ دھرین اور سب مل ہر گن گاوین آپ ناچین اور اُسے نچاوین ایسا راس کراوین کہو یہ کون دھرم ہے

سندر سندر رنبی گوپی رادھے کبجا ناری بھری سبھا مین ناچت ڈولین بھاو بتاوت ساری کہو یہ کون دھرم ہے
راس کراوین سب مل گھورین باپو لالا کاکا ایک ہانڈی مین سبکی کرچھی نیک انتر نہین راکھا کہو یہ کون دھرم ہے

پر کھاونگی ناریجاوین جس مین بدوی ٹھانی ہو جو ناریجانی بد دکھاتی تو اپنی بچا نہین جانتے ہو کہو یہ کون دھرم ہے

پہلے پوجین سیس نواوین سب مل ارتی گاوین پیچھے گھورین اور ستاوین سب دھرمی کہلاوین کہو یہ کون دھرم ہے
کشن مراری جائے دوارکا ایسا غدر مچایا جادو بنس مین دت ٹلے لگے آپس مین جنج کروایا کہو یہ کون دھرم ہے

بڑی ہنبلی مین چھپے مراری بھاج جھوجھ سے گئے ایک اہیڑے تیر جو مارا پران بکت ہو گئے کہو یہ کون دھرم ہے
بل بھدر جی بی گوپین کو دوارکا سیتی بھاگے سب گوپین گیلی مین اُٹھ بھیل لوٹنے لاگے کہو یہ کون دھرم ہے

کو دھیل لئے رادھے کبجا کو لئے رکمن پیارے کالی سکھی کا ست نرا کھا دھرم بھشٹ کری سارے کہو یہ کون دھرم ہے
ترلوکی ناتھ کی ناری جن کی یہ گت ہوئے بوڑی انکی پوجن ہارے انکی کیا پت ہوئے کہو یہ کون دھرم ہے

گنگا جاوین اور نہاوین گانڈ بھی اس مین دھووین جو گنگا مین کرلاڈ الین اس سے ناراض ہووین کہو یہ کون دھرم ہے
گانڈ جھنجھون کی اوپر بیٹھی منہ بدھم کر دینا منہ جھنجھون کا گانڈ سے بدھم دہرم الیو نکا جینا کہو یہ کون دھرم ہے

کالی دہ مین کودی مرارے ناگ سے ہاتھ بھی ناگ ایک پھنکار جو ماری جھلس کالے ہو گئے کہو یہ کون دھرم ہے
کہی شیخ سلیم سنو بھائی سادھو ہو اج یہ آوے ترلوکی کے ناتھ کا رنگ کیا ناگ بھی تنگ ہے جاوے کہو یہ کون دھرم ہے

---

۱ قولہ ہرتا یعنی پکڑتا ۱۲ قولہ ستونتی سراپے یعنی بددعا کے معصوم سے پہاڑ جل گئے سیتا کے سراپ سے راون بھی جل جاتا ۱۲ ۲ کشن کنھیا قولہ مراری خطاب کشن کا ہے قولہ ات بل کاری یعنی نہایت زور آور قولہ ات ست بمعنی تعریف ۱۲ قولہ پرناری یعنی بیگانی عورت ۱۲ قولہ گردھاری اُر جھے یعنی کشن الجھے ۱۲
۳ برج نام ملک ضلع متھرا بندرابن ۱۲ قولہ بستر کپڑے ۱۲ قولہ ہرین چھین لین ۱۲ قولہ دمودر خطاب کشن ۱۲ قولہ برچھ درخت ۱۲ ۴ ناریجاری عورتین بیچاری ۱۲ قولہ اگھاڑی یعنی ننگی گات یعنی بدن ۱۲ قولہ بوڑے اے ڈبووین ۱۲ قولہ انیت ظلم ۱۲ قولہ کانہا خطاب کنھیا ۱۲ ۵ کشن کا سانگ بنا کر اس کے ماتھے پر مکٹ رکھ کر اور کشن کی جورو رادہا نام اور اُسکی آشنا کبجا نام اور دوسری سہیلیون کے سانگ بنا کر سب نچاتے ہین اسکا نام راس ہے ۱۲ ۶ رادھے کشن کی بیوی ۱۲ کبجا کشن کی آشنا ۱۲ ۷ بدوی فضیلت اور بزرگی ۱۲ ۸ عورت کے نچانے کو ہندگی مراد ہے تو اپنی کو کیون نہین نچاوین ۱۲ ۹ آرتی یعنی تعریف اور مدح ۱۲ ۱۰ ایک قوم ہے کھتریون کی ۱۲ ۱۱ یعنی کبر وادر پانڈو کو لڑوایا ۱۲ ۱۲ سہیلیان کشن کی ۱۳ نام قوم کہ جنگل مین رہتی ہے ۱۲ ۱۴ تین جہان یعنی زمین و آسمان پتال ۱۲

پالن کو پوجین باپ کو لادین مہا کرت ہین جا یو
جیتے پوجین موئے نہ پوچھین دور دور سب بھاجین
مسلمان جو گئو نیاہی تو ہتیا جان کہنا وین
باڈ پاس سو دودھ نکالین سب ہین مل کھاوین
گئو موت کو مکھ مین ڈالین چھینٹا آنکھ لگا وین
گانڈ گئو کی اُتم ٹھانی منھ مدھم کر دیتا
ٹھنڈی ناری رام سنواری چل جمنا پر جاوین
بہمن آگے پیٹ اگھاڑے ٹیکا بندی لاوین
کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو موے چرچ یہ آئے
راجہ اندر بسنہر کہئے بسے بیکنٹھ بہار
راج کلاج کہو مت کو وگو پت دان کہلاوے
داتا بانٹی دکھیا کے چھاپے بھاکے کوئی لٹا کوئی لوٹے
یہ بھاگ مہینا رنگ رس بھینا ہندؤن مین جب آئے
کیچڑ گوبر گھولین ڈالین آپس مین دھوم مچاوین
منھ پر آوے سو بکے بکاوین لاج نہ کاہو سے کرین
کاہو کی نار کوئی رنگ ڈالے کوئی کولی بھر لیوے
بکے بکاوین ہولی گاوین کو دین ورستا وین
چھانٹ اکھاڑین لنگ کھلاڑین دھ سا سنت کہلاوین
مات پتا کی کھوپری اپنے ہاتھ سے کوٹ چھیت جلا دین

پھر وا کے جام کی پہنین پنہیا مہا کرت ہین پاپو — کہو یہ کون دہرم ہے
ڈھیڈ چماروں ہاتھ کھچا دین ٹیکا دہاری باجین — کہو یہ کون دہرم ہے
گئو ہتیا تو آپ کرین جو گئو چماروں تو بیچا وین — کہو یہ کون دہرم ہے
دیکھو یہ پنڈت کی باتین ماس دیکھ گھنیا وین — کہو یہ کون دہرم ہے
جو گئو پانی مین مکھ بوڑے تو جھوٹا کبھی نہ کھاوین — کہو یہ کون دہرم ہے
جا تر ہو سو مین جانے بھٹ ہندونکا جینا — کہو یہ کون دہرم ہے
جوبن ماتی کھو لکے گاتی مردون بیچ نہا وین — کہو یہ کون دہرم ہے
روپ سروپ انوپ بتا کے چھپ چھپ بن کھلاوین — کہو یہ کون دہرم ہے
پورکھ انھون کے مت کے ہینے ان کو لاج نہ آئے — کہو یہ کون دہرم ہے
گوتم رکھ کے گرے چھناری پائے بھگن ہزار — کہو یہ کون دہرم ہے
ان کے اُدر سے کوئی گھوے کوئی جوبن سن سجائے — کہو یہ کون دہرم ہے
منکھ جنم کا یہی پھل ہے کوئی کاہو سے ٹوٹے — کہو یہ کون دہرم ہے
نر ناری کیا بالک بوڑھا سب کی نیت ڈگ جاوے — کہو یہ کون دہرم ہے
نر ناری سب ناچن لاگین ایسو بھاگ رچا وین — کہو یہ کون دہرم ہے
لئے گلال ہاتھن مین دولین ناری کے مکھ پر ملین — کہو یہ کون دہرم ہے
پورکھ کھڑا اتما شا دیکھے نیک ترنہین دیوے — کہو یہ کون دہرم ہے
بھڑوا بھڑوا کہین کہاوین ناری دھوم مچاوین — کہو یہ کون دہرم ہے
نر ناری مین بھرن اگھاڑین نیک نہین لجیا وین — کہو یہ کون دہرم ہے
لے کافور گنگا کو جاوین ایسو تیرتھ نہا دین — کہو یہ کون دہرم ہے

سلہ گھنیا نت کھاوین ۱۲ سلہ مت کے ہینے یعنی عقل کے ضعیف ۱۲ سلہ راجہ اندر کہ ہندؤن کے نزدیک بہشت کا بادشاہ ہے کہتے ہین کہ اس نے گوتم رکھ کی جورو سے زنا کیا گوتم کی بد دعا سے اس کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوئین بعد مدت کے وہ فرجین آنکھون کی صورت پر ہو گئین ۱۲ سلہ راج کلاج یعنی شرم بے شرمی ۱۲ قولہ گو پت یعنی پوشیدہ صدقہ ۱۲ قولہ اُدر یعنی طرف ۱۲ قولہ جوبن سن یعنی جوانی کا ذائقہ ۱۲ سلہ قولہ بھینا یعنی بھرا ہوا ۱۲ قولہ نیت ڈگ جائے یعنی نیت بہہ جائے ۱۲ سلہ مان باپ کی سری کو جلا کر کی بعضی ہڈیان چن کر گنگا کو لے جاتے ہین ۱۲

سور کا کلا پور جنکی کانت اٹھ نرکھ جو کھاوین ایسے جنکے مات پتا سو مکت کہان سے پاوین کہو یہ کون دھرم ہے
مسلمانون کو نام دھرین اور ہاڈ ماس بن کھاوین یہ ہندو رجھوت کھاوین نیک نہین بچاوین کہو یہ کون دھرم ہے
سیکھ سیکھ پنڈت ہو بیٹھین پھر آپ ہی پاپ کماوین اور ونکو اپدیس بتاوین آپ نرکھ مین جاوین کہو یہ کون دھرم ہے
ہاتھ سے اپنے پتھر لاوین جس کا دیو بناوین جھک جھک اسکو سیس نواوین[نصیحت] الٹا گیان بتاوین کہو یہ کون دھرم ہے
گیارس[۱۱] بارس[۱۲] ورماوس[۱۵] چودس[۱۴] پونو[۱] نہاوین گھی شکر کا شیرا کر کے بہلا ہر کو کے کھاوین کہو یہ کون دھرم ہے
لیپ پوت کے چوکا دیوین بہت کرین ستھرائی اڑ مکھی بھوجن پہ بیٹھے چھوٹ کہان ستھرائی کہو یہ کون دھرم ہے
نو درگا[۲] کا برت کرین اور دسوان ہوم[۳] رچائین جیتا بکرا گردن مارین ایسو پاپ کماوین کہو یہ کون دھرم ہے
کپڑے اوپر رچھا کرین اور جیتا منس[۴] جلاوین ناہ جلے تو مار جلاوین ایسا ست کرواوین کہو یہ کون دھرم ہے
مٹی کی گنگور بناوین ندی اوپر لیکر جاوین بہن بھانجی اسکے آگے رستے مین نچواوین کہو یہ کون دھرم ہے
راماین بھاگوت مین دیکھی سو مین ساری گائی کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو من سے نہین بنائی کہو یہ کون دھرم ہے

[۱] پونو مہینے کا آخر دن ۱۲ [۲] ہندؤن کے مذہب مین لکھا ہے کہ اصل دیویان نو ہین اور ان سے نو کروڑ دیویان موجود ہین اسوج اور چیت کے مہینے کو دیوتاؤن کے نام پر نو دن برت رکھتے ہین ۱۲ [۳] گھی شہد میوہ آگ مین جلاتے ہین اس کا نام ہوم ہے ۱۲ [۴] منس یعنی انسان کو جلاتے ہین یعنی عورت خاوند کے ساتھ جل جاتی ہے جسکو ستی کہتے ہین اور جو عورت اول جلنے کا اقرار کر کے پھر انکار کرے اسکو زبردستی جلادیتے ہین ۱۲ مولوی عبید اللہ تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب تحفۃ الہند محشی بحواشی جدیدہ و مفیدہ مع کتھا شیخ سلیم صاحب
نہایت تصحیح و اہتمام کے ساتھ مطابق نسخہ ہاشمی و مطبوعہ نسخہ بھوپال کہ جو سب سے
زیادہ صحیح تھا مقابلہ کرا کر اور کتاب سوط اللہ الجبار سے حواشی چڑھا کر اور
ہندی لفاظ کو مع اس کے معنی کے صحیح کرا کر خاکسار مبارک علی
عرف الہہ رکھونے بھائی مسلمانون کیلئے
اپنے مطبع مجتبائی کانپور سے چھاپکر
شایع کیا
سنہ ۱۳۳۹ھ سنہ ۱۹۲۱ء

فہرست مطالب کتاب تحفۃ الہند